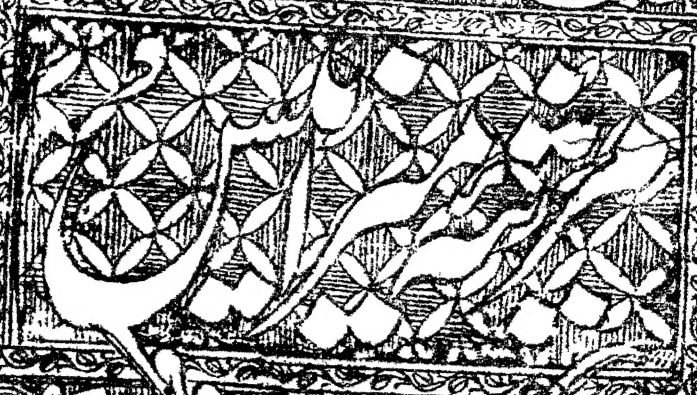


بسم الله الرحمن الرحيم

ردیف بمهر غرا و سیلا نوحه و کجا و خیره و شیدون شین جاس صاحب ابی عبد الله



از کلام پادشاه نظام سلطان اکبرین در این کتاب خدایا بهر علی صاحب کماله در این کتاب

مطالع نامی منشوری کس شکر کایون مین طبع مین جهان

## اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ مسلسل دار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق چھاپہ خانے سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اہلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں یہ بھی ارزاں ہر اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تین صفحہ جہاں سے بین الہین بعض کتب فقہ وغیرہ اردو فارسی عربی و ہندی میں بھی صبح کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتابیں اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

تمام کتاب	قیمت	تمام کتاب	قیمت
<b>کتب فقہ اردو</b>		مستفیدہ و فضائل تلاوت قرآن اور احکام و ضوابط	
ہنرمصاب - ہر سہ جلدیں گجائی - یہ کتاب مصائب خاص آل عبا علیہ السلام و الشہداء و النہد		غسل و تحم و فضائل اذان و اقامت و احکام و ضوابط نماز و حج گناہ و احکام سجدہ و وضو و فضائل و ضوابط و اعمال خور و زور و دیگر ادعیہ و نقوش و فضائل سورہ ہکے کلام مجید و فضائل نماز و عید و دیگر فضائل و فضائل حج و غیرہ و فضائل زیارت اہل بیت	
خریداری نوبت طبع کر کے پہنچی - اب پھر عید نظر ثانی مصنف باضافہ بعض مجالس کے طبع ہوئی		دو دیگر احکام و مسائل دین و غیرہ کا بیان ہے - کاغذ سفید -	۷۰ پ
اب کی مرتبہ قلم بہت واضح کر دیا گیا ہے اور قطع غلط کی بڑھاد گئی ہے تاکہ شب کے وقت لکھنا آکرین		غزوات حیدری ترجمہ اردو و شریعت حیدری	۱۰ پ
پڑھنے میں آسانی ہو کاغذ سفید -	۷۰ پ	چهار و مجلس سہمی تاریخ الائمہ -	۱۳ -
شرح المصاب - خلاصہ و المصاب - ہر سہ جلدیں		منہج النجاة - مع دعا کے عاشورہ اور	
دیگر مجالس مصائب لائق اسکے ہر کردار کے ہر سہ جلدیں		سید غلام حیدر خان -	۳ -
پر مٹیکر غزاد و دن کو سنائیں مصنفہ اخوند خا		زبدۃ المصاب - طیل دول از محمد عسکری	۷۰ پ
قاسم علی صاحب لکھنوی -	۷۰ پ	اعمال الصالحین بنابر نہایتنا عشرتہ -	۲ -
زمین المصطفین - مکتبہ مولوی سید محمد تقی		جامع جعفری - ترجمہ	
اس کتاب میں اور اردو و خلافت و اعمال و احکام		شرح الاسامیہ - امام ہر دو جلدیں ترجمہ مولوی	
و احکام نہایتنا عشری کا بیان ہے اور ادعیہ		سید عابد حسین صاحب -	۷۰ پ



بسم الله الرحمن الرحيم

در فضیلت اشک یزیدی و سبب آسمان حیات یقین داران عالم طاهر و نورانی

جلد

کتاب

سوم

از کلام بذرت اهتمام سرآمد مشرب گو یان نامی و ذکر آن گزافی بهر علی بن محمد و غیره

مطبع نامی منشوری کشتی کربان میرزا طاهر بن علی



<p>۷۷ شیرین کی شہین بی کو چھوڑنا نہن سے پین میں کجا سیر زنا بانج کو چھوڑنے کے لئے گھوڑوں میں لائی تھی بھینگی پنا</p>	<p>۷۸ شیر نے کہا آجھا میں جس کے بعد منظور میں اپنے ہوا ہون کی لہذا مخفیہ اطاعت میں آؤں بائع ہون اگر اصل نقادوں کو کہیں</p>	<p>۷۹ شیر نے پناشوں میں چھوڑنا بانج میں کو بیاہو دیا کے لئے سب گھٹے اندر میں نظر کے لئے نرا سونام بازو ہون کے لئے</p>
<p>۸۰ ترتیب تر امیدان شہادت میں ٹھیک سرتن سے آکر کہیں نری پڑھیک</p>	<p>۸۱ آرام ہمارا اوھین منظور نہیں ہے خیمہ وہ اوٹھا دیوین تو کچھ دہن ہے</p>	<p>۸۲ ناگاہ نشان ظلم کے برہانظر آئے خیمہ ابھی کھلنا تھا کہ اعدا نظر آئے</p>
<p>۸۳ دیر کے لئے یہ بول رہی تھی عباس میں لا دے کہ شہزادہ کی خیمہ کے لئے کوئی جاکہ نہیں تھی کی عرض جادو کے کو تیر تھی</p>	<p>۸۴ شیر نے شہین کی پناہ میں سب کوئی دشمنی میں رہی تھی شہین کے لئے اسطرح کے چھوڑنا دیکھو کہ وہ دن کے لئے چھوڑنا</p>	<p>۸۵ میدان سے سواران کی پناہ تعم کون ہو گیا کام کو دیا یہ تھا فوج آتی ہے جلدی کو اصل کو چو کا اب جو شہنشاہ کے شکر کا ادا</p>
<p>۸۶ لہر تابی دل بان کی فضا خوب ہے سولا شیرن کو ہوا نہر کی مرغی ہے سولا</p>	<p>۸۷ بجبرم دخطا قابل ادلا دہلی میں نوجہن مرا سرینے کو شہر سے جلی میں</p>	<p>۸۸ گھوڑے میں لگی ہے کی کوئی دم کو دولا کھ سواروں کی جگہ چاہیے ہو</p>
<p>۸۹ اوتر سے گی وہاں شہنشاہ کی براب رہی ہے کہ جو شہنشاہ کی زور دہرست راہ کی تھی شہنشاہ کی عادی ہیں کئی وقت کے لئے</p>	<p>۹۰ شیر نے کہنے کے بعد کیا نظر سے فوج کا یہ شہنشاہ حق کی طرف میں نہیں جاتا حسرت کے لئے جب تک ہے</p>	<p>۹۱ کریں کی جادو شہنشاہ کی لے کوئی نہر کے لئے یہ شہنشاہ اسب سب کو دھارون کو سوار دیر میں شہنشاہ کی پناہ</p>
<p>۹۲ منظور نظر طاقت الشہر سب کو دیر پام اوترنے کی بڑی چاہا سب کو</p>	<p>۹۳ شہن میں سرکام میں اب سہا سے تو جائیں شیرن کو شہاد کوئی نہ رہا تو جائیں</p>	<p>۹۴ اک دم میں قدم بان کہیں مرنا نہ ملے گا محرار میں بھی بھر تم کو اوترنا نہ ملے گا</p>

<p>۱۱۱ تو ان کی تیغ و نیزہ کی طرح تھی کیا کہنے ہو پوچھو جن کے ہاتھ پائے کھینچیں گے جو تیرے لیے لڑا کر لیا ہے خون کا اجماعی نہ ہو بلکہ ہر ایک کے تھامے</p>	<p>۱۱۲ وہ لوہے کے کیڑے تھے تیرے تھامے حاکم کا عمل جو نہیں ان کی طرح تھی مولا چھیڑ دیا ہے سچے حکم کا ہر پاری فروا بادار کے کہ خاص ہے ہر داری</p>	<p>۱۱۳ تو جن کو حکم کے کہنے لگے حکم دیکھیں تو جلاوطن ہو گئے بن بام پشتے کی طرح اس لڑکا ضعیف دو چوٹیوں کا قبضہ پھر شیریں</p>
<p>۱۱۴ لاکھ آئین کرد و لاکھ گہی ہر ہین تھے مرد باہون کے دھکاتے تھے غم میں تھے</p>	<p>۱۱۵ سب خلق ہو تھے میں شہنشاہ جری کے آقا برسے خنیا توین ٹھکی وری کے</p>	<p>۱۱۶ بڑھتے ہوئے دیکھا جو سوارہ کو ادھر کے ہتھوڑا لیا شیر نے گردی کو سپر کے</p>
<p>۱۱۷ ہوئے لگی اعلان اور گرج تھوڑا غیا گریا ہر سہرے عکس میں چھپے صفت شیریں تھے کھار بان ان کو کرتے ہو خواہ ضرور</p>	<p>۱۱۸ تھامے ہونے دیکھو قدم اس کے ٹھکانا آسان نہیں شہزاد کا ترائی کو تھا جیتا کہ سپر میں جی کی تھیں پوجا نہیچے بھی کو بن تو اٹک طبع رانا</p>	<p>۱۱۹ گھبرا کے ادھر سے شہزاد لایا ہے بان ان کے صفوں کی عاشق ہو گیا ہے ملا کر کھینچا بھی صف میں تھا ہے اپنی ہونے میں ہی لیکے کہنا ہے</p>
<p>۱۲۰ ہو میں نظر آئیگا نہ سرتن پر کسی کے شہزادے سے کیونہ سخن بے ادبی کے</p>	<p>۱۲۱ گردین بھی یوں نہ روز بہ مست طبق کو جس طرح اولطای تھیں ناگلی سودق کو</p>	<p>۱۲۲ بچہ غم نہیں جلتی ہوئی مہتی پر نہیں کے راحت انھیں تھے ہر کیفیت سپر کے</p>
<p>۱۲۳ کیا دیکھیں تھی ہر تڑپنے کی جا نور میں ہون کر لکھ کر سچے ہین جا دیاستے شہزادہ عجب کمال تھا گری میں ترائی کو نہیں چھوڑے غما</p>	<p>۱۲۴ بے شکوئیانے نہیں چھپے سر میں سچا ہے لب نہ نہیں حکم میں سچی جو کہے گا تو نہ کہے گا ہر پوچھ شیریں نے سپر میں کھینچے ہیں</p>	<p>۱۲۵ اتنے جوتے زلاتے تھے شہزاد تھاں دیکھا کہ نہ تھے میں باد کا عجب کمال عشق میں نہ نہیں غم نہ نہیں تھاں ابو چھپن پہنچ کھینچے ہیں غم</p>
<p>۱۲۶ بلک اپنی ہے غم نہ کا اجا نہیں کر اور یا یہ ہمارا ہے تمھارا نہیں ہرگز</p>	<p>۱۲۷ دم جسم میں جب تک ہے ترائی نہ چھگی نا حشر یہ دریا کی ترائی نہ چھگی</p>	<p>۱۲۸ دل کھلے ہوئے دوش پر لگیو تو پر ہیں پھر ہوئے جون شیر ترائی میں کو ہیں</p>



<p>۱۱۷          خفے میں کچھ کھنڈ تو تباہ کھائی          غریب کا آپ بھر جائے بجائی          کہنے بن درو سانس لے لینگڑائی          اس وقت مناسب ہے انجمن پر غنائی</p>	<p>۱۱۸          بالاکھدا خضر تر کر مائی          بلوہ ہے ساز چنگ کی دروائی          عباس کو بھانکے ادب لائے بجائی          پتی پر پین خاک بن لجاو توائی</p>	<p>۱۱۹          بیکو گئی اپنے منسوب با کام          ناموس خدین با جیو کرام          بھانسنے سے خورکے مٹی سب کھام          چلائی کیسے ساتھ پوری شاہ کھام</p>
<p>۱۲۰          میں اب نصین بوجان ہو مارو نہ پھر نکا          بے تیغ کے گھاٹ اکو آمارو نہ پھر نکا</p>	<p>۱۲۱          کھد و امین کنوین نہ اگر پاس نمونے          دریا کو لگے آگ جو عباس نمونے</p>	<p>۱۲۲          ساحل پر آمارا ہوا ادا ن ج لیسین کا          بان دھوپ میں تیرا ہوا خیر بدین کا</p>
<p>۱۲۳          بولے یہ بار دے لپٹ کر تیرا          در دھبان کد کر کے بول کر تیرا          کہنا نہ ہو بلاتین کد کر تیرا          بونہا نہ ہو خفے کوین کر تیرا</p>	<p>۱۲۴          جھپٹے ہوئی دشت لاپرواہی          جس نہی شمشیر سے تیرا تیرا          ساحل نہ از دلی میں کرت ہو تیرا          چھینچھین پیر جو یون کیلے تیرا</p>	<p>۱۲۵          بلیو جی بچا تو کو کو بلیا تیرا          بچے کے ناموس الم اسم اسم          افلاک نہ دشت کو تیرا تیرا          سدا ج سدا ج سدا ج سدا ج تیرا</p>
<p>۱۲۶          اسد مشرو بجا احمین بے ادبی کی          زنا میں لازم نہیں تے بنی کی</p>	<p>۱۲۷          پردیس میں تکلیف گوارا کرو لوگو          اس نہر کے پانی سے کھلا کرو لوگو</p>	<p>۱۲۸          گردون سے رکھا تیرا جو کھیت چین کو          درباری کا عمر دے چرل امین کو</p>
<p>۱۲۹          بیوہ لعین کہتے ہیں بے جا بھڑکاؤ          جبر کی قسم سے نہیں ہے نہ بھڑکاؤ          آوارہ دین بیک دی تو بھڑکاؤ          محل میں بی بی بولتے ہیں بھڑکاؤ</p>	<p>۱۳۰          بان آگے اٹھا کر سننے تیرا ہی          نذر ہے باری سارا تیرا ہی          برکت اسطے تیرا ہی تیرا ہی          چہ چہ بچا گاہ پیر تیرا ہی</p>	<p>۱۳۱          کیا خیر ہو دل بکریا کروں تیرا          رخت میں دیا جانا تھا جس فلک پہ          تیرا تھا نقش مہر خورشید پہ          سہی غمی میں ہے دو بار تیرا</p>
<p>۱۳۲          دو چلے تسلی نہیں مہا بگی زینت          گہر اکے عماری سو نکال لگی زینت</p>	<p>۱۳۳          روشن ہو کہ غیر چراغ سحری میں          امان مجھ اسدن کی خبر دے مری میں</p>	<p>۱۳۴          چمکا جو کس اور بھی جلوہ نظر آیا          خورشید کی دشا پہ طرہ نظر آیا</p>

<p>۱۔ ما رنج دوم کا خاکہ حرم کے بندوں آفت میں نہ اپنے بچے کی طرف سے ہر شے تک درج ہو ان کا مقصد روز قلم کو لڑائی ہوئی نہ ہو</p>	<p>۲۔ حسین بن علیؑ جس کا ہاتھ نیا جوہر ہو تو نہ تھا تو نہ تھا کھنچے تو نہیں ہرگز نہ تھا خاکہ حرم کا لال</p>	<p>۳۔ نہیں گر زکوۃ کا ہے بلال نہ تھا ابو دھوئے میں نہ تھا تکبیر نہ تھا نہ تھا نہیں نہ تھا نہ تھا</p>
<p>در پہ ہوتے سب قتل باہم ان کی دسویں کو گئے کشتے گئے آل نبی کے</p>	<p>اتند علیؑ میں جب کے یہ مقصد بھٹنے کی طرف دیکھے رہ جاتے تھے</p>	<p>نہج آیہ رحمت نوزدست بر گرم ہر دیکھ کر عید و شب قدر ہرسم ہے</p>
<p>۴۔ حاکم کو بھی روز کیچے غولیا خون کی نہ تھی عیاس جلا دار دریا پر چلے گئے بکرا کی چوڑا مار دیا آنکھ نہ مظلوم کا دلدار</p>	<p>۵۔ مطلع دو مہینہ میں کا بہترین وقت سیریا فکر و خون کا نیپا سے سیریا فکر و خون کا باقی تھا عید میں آنکھ نہ تھی خاکہ حرم کا لال</p>	<p>۶۔ کشتی کا نام تھی تکیو کرانہ چھ سہل چان انھیں حلقہ خون کا نہیں تھی تکیو کرانہ چاندی کی تکیو کرانہ</p>
<p>کدو و جرفا طیر زہر کے بہرے برجی کو کھالین علیؑ کے جگرے</p>	<p>کھاسے تر ظلم ہر اک سرور وان لڑ کیا تازہ چمن تھا جسے نہ تھا تھوڑا</p>	<p>ہے خاطر سرور جو پریشان کی خبر سے کال بھی میں لکھا ہر خوش نصیب سے</p>
<p>۷۔ بہترین نقل ہرگز نہ تھا باغ و شہر کا یہ ہے نہ تھا نہیں نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>	<p>۸۔ یہاں بہترین نہیں تھا نہ تھا کھانا بہترین نہیں تھا نہ تھا نہیں نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>	<p>۹۔ کھانا بہترین نہیں تھا نہ تھا کھانا بہترین نہیں تھا نہ تھا نہیں نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>
<p>کچھ فرق نہ آیا سرور و ضامین اصغر کو بھی تو رہا نہ تھا ضامین</p>	<p>سجدہ کو نشانہ بھی چمک سب ہر جگہ یہ احتراق حسینؑ بن علیؑ ہر</p>	<p>دار اپنے براہ سب ہے ہر جگہ آکھاسی نہ چھلکی ہو سب جگہ</p>

<p>۵۱۱ خافہ میں سب گل سر میں پانچو امنی خوش حال و خوش گوی و خوش سکایا آ کر طوبہ و شاد کا مکتور مستور ہو بہ بین چلی طور</p>	<p>۵۱۲ چرخ میں المراجہ میں پاک دینے سے سنی نہیں بابا کو دانو کی صفائی سے غیل خجلم کو رخا جس پر ان آغوشے تو بار بار</p>	<p>۵۱۳ چرخ میں سب گل سر میں پانچو کیا قدرت حق کر دین کوادر لیکن نہ شاد و زمین جلو کر سچے میں خوش و شاد و شاد</p>
<p>۵۱۴ ہنسنا بے تیشہ کے قابل بھی نہیں ہر خویش رکھ پانکے مقابل بھی نہیں ہر</p>	<p>۵۱۵ خان نے سنوارا جین خود کرم ہر لوٹی وہ لڑی ہو تو نکی ننگ ستم ہر</p>	<p>۵۱۶ دو آئینے ظلمت سے ہم آغوش ہو ہیں رضاع نہیں سیر پوش ہو ہیں</p>
<p>۵۱۷ ہر چہ زور پی کی عیشاں وزن ہو فوج اور الفطول کران دم و تیر میں وہ اسیر ہو چکا ایمان اس بی تار پر اور تیر ہو چکا ایمان</p>	<p>۵۱۸ آئینہ زبان دان بہ زبان ہر و قیاسی و مطہر زبان ہر و قیاسی و مطہر زبان ہر و قیاسی و مطہر زبان ہر</p>	<p>۵۱۹ کانوئی تنائے کو بہ زبان ہر کھوچو کہ میں نہ ہو چکا ایمان رکھتے ہیں عجب میں کہ کان و کان اسی عجب میں کہ کان</p>
<p>۵۲۰ چھانے میں چن بگل مغنیں یہ طرین اک شاخہ بادام کی دو چھوٹا کھن</p>	<p>۵۲۱ جز کلمہ حق اور کلاموں ہی بری ہر بیزین تھی ہر گز نہ بیزین بھری ہر</p>	<p>۵۲۲ یہ کان وہ میں جو ترن کو کان کان اسرار میں ان کا نہ کو یہ دین کان</p>
<p>۵۲۳ رنگ لب علی شاد و غائب کر داجی و جاد و غائب لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے اس کے لیے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۵۲۴ رنگ لب علی شاد و غائب کر داجی و جاد و غائب لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے اس کے لیے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۵۲۵ رنگ لب علی شاد و غائب کر داجی و جاد و غائب لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے اس کے لیے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>۵۲۶ گد باسی میں برائی کی پروا نہیں کیا ہو تبسح ہر تبسح ہے اور شکر خدا ہے</p>	<p>۵۲۷ آسیب طر سے اس کی خوش نظر ہو یہ نخل گلستان محمد کا مشہور ہو</p>	<p>۵۲۸ پچھن میں مگر صبح چو ما تاجانی تے تلوار سے کاٹا ماسی گردن کو تھی تے</p>





<p>۷۷۷ جس نے جب گری گری گری گری جس نے جب گری گری گری گری نہ لکے نہ لکے نہ لکے نہ لکے جا رہا تھو نہ لکے نہ لکے نہ لکے</p>	<p>۷۷۸ جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا</p>	<p>۷۷۹ جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا</p>
<p>۷۸۰ نکلی وہ اجل بن کے خوشی کی صورت اک ایک کا ساتھ لکنا تھا تو کھینچتا</p>	<p>۷۸۱ نہ ہونے یہ تھا رنگ لکھنے کی بدن کا ہو تھا لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۷۸۲ لڑائی سے خطا کا رو تو جی چھوٹے تھے نہ لڑائی سے خطا کا رو تو جی چھوٹے تھے</p>
<p>۷۸۳ جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا</p>	<p>۷۸۴ جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا</p>	<p>۷۸۵ جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا</p>
<p>۷۸۶ سرسبز مٹی لاکھوین یہ اقبال تھا اس کا تھا جسم کہو اور بدن لال تھا اس کا</p>	<p>۷۸۷ روپوش جو دھالین غصہ میں تھی تھواریں بھی جو ہر سے زہ پونے کی تھیں</p>	<p>۷۸۸ پہم جو خطا میں ہو میں ناؤ لکھوں سر روصن بھی ہوا ہو گئیں لکھ لکھ لکھ</p>
<p>۷۸۹ جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا</p>	<p>۷۹۰ جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا</p>	<p>۷۹۱ جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا جو تھا تھا تھا تھا تھا تھا تھا</p>
<p>۷۹۲ چلتی تھی سموم غصہ میں منجھتی پر کب آئی گئی کب یہ نہ کھلتا تھا کب نہ</p>	<p>۷۹۳ دریا کو بھی اس طرح کا جال لکھ لکھا ایسا کسی بھی کو بھی تیرا نہ دیکھا</p>	<p>۷۹۴ خونریزی کفار کا عہد ہے اسی کو بنے سوچ کیے اب یہ بھڑکائی کسی کو</p>

<p>میں نے اپنے دل سے          ایک ہندوستان کا ایک ہندوستان          آج میں یہاں پہنچا ہوں          مہینوں قیامت کی آواز سنائی</p>	<p>میں نے اپنے دل سے          ایک ہندوستان کا ایک ہندوستان          آج میں یہاں پہنچا ہوں          مہینوں قیامت کی آواز سنائی</p>	<p>میں نے اپنے دل سے          ایک ہندوستان کا ایک ہندوستان          آج میں یہاں پہنچا ہوں          مہینوں قیامت کی آواز سنائی</p>
<p>دہ برق اورانی تھی جو ہم نے          جہیز میں لپیٹ چھپاتے تھے پر اپنے</p>	<p>غل تھا کہ نہ یہ صاف ہے کہ کسی کی          اب صبر میں لپیٹ کوئی دم میں چھو گیا</p>	<p>پتے میں لہو لگاؤ ہنسی میں ہلاک          جو ہر مہینہ میں ہنسی کی دعا کے</p>
<p>میں نے اپنے دل سے          ایک ہندوستان کا ایک ہندوستان          آج میں یہاں پہنچا ہوں          مہینوں قیامت کی آواز سنائی</p>	<p>میں نے اپنے دل سے          ایک ہندوستان کا ایک ہندوستان          آج میں یہاں پہنچا ہوں          مہینوں قیامت کی آواز سنائی</p>	<p>میں نے اپنے دل سے          ایک ہندوستان کا ایک ہندوستان          آج میں یہاں پہنچا ہوں          مہینوں قیامت کی آواز سنائی</p>
<p>آگ اکہین بھی دم زن خاکی سے ہوئے          خاک کا غضب کہ غنا بھی جدا ہے</p>	<p>تھا شور کہ چل بھر میں بھی جلو گری          دیوانہ سے تیغ نہ بھجھو بری ہے</p>	<p>غنا شور کہ سر کے رہو یا نہ اس کی          کہتے ہیں جگر بال پر بات نہ ہو</p>
<p>میں نے اپنے دل سے          ایک ہندوستان کا ایک ہندوستان          آج میں یہاں پہنچا ہوں          مہینوں قیامت کی آواز سنائی</p>	<p>میں نے اپنے دل سے          ایک ہندوستان کا ایک ہندوستان          آج میں یہاں پہنچا ہوں          مہینوں قیامت کی آواز سنائی</p>	<p>میں نے اپنے دل سے          ایک ہندوستان کا ایک ہندوستان          آج میں یہاں پہنچا ہوں          مہینوں قیامت کی آواز سنائی</p>
<p>تو قرنی فیض امام ازلی سے          خلعت با سحر چیلان بن علی سے</p>	<p>مطلق نہیں فرق ہمیں کچھ اور بری          پر ہنسی بہ ہنسی و سلیمان کی بغل میں</p>	<p>کاٹا ہے رسا نو گلو ملک یہ روز ہر          جو نو نو گلو کھائی ہو بہ ہنسی میں</p>



<p>۷۷۷ کھانا نہیں کھاؤ یہ سب کچھ ایکسا میں کھاؤ اور میں ان کا سب کچھ کھاؤ اور میں ان کا</p>	<p>۷۷۷ آئی یہاں کا نہیں نہ نہ نہ جست جیجے اسے بندہ بھولا قدی میں نہاؤں یہاں کچھ</p>	<p>۷۷۷ بہنو جان میں جو آئے شایا نہیں ہوئے نہ میں نہ کچھ کی عرض کر صوفی میں نہ نہ</p>
<p>۷۷۷ بیسے پر مری زانو قاتل نہ گران خیر کے تلے نام زور زبان ہو</p>	<p>۷۷۷ نہیں انہو ہم نکو بہت شاد کر نیگے زیر دم خیر نری امداد کر نیگے</p>	<p>۷۷۷ بند کو مرافرا کیا تو تے ہر این رہے وہ ملے جو کہ نہ تھے وہم دگر این</p>
<p>۷۷۷ واقف نہیں میں اس کو نہ کچھ نہیں میں اس کو نہ کچھ پہا ہوں کی رو میں کچھ</p>	<p>۷۷۷ اب دیکھو اس کو نہ کچھ جست نہ کچھ اس کو نہ کچھ مغفوں کو نہ کچھ اس کو نہ کچھ</p>	<p>۷۷۷ نہیں میں اس کو نہ کچھ نہیں میں اس کو نہ کچھ نہیں میں اس کو نہ کچھ</p>
<p>۷۷۷ مضطرب ہوں ناخصل انداز ادب ہو تڑپوں نہ تڑپے جو سرمہ غضب ہو</p>	<p>۷۷۷ تو دل سے فدا کر تا ہوں مراد ظہیر ہر بہ تر مقبول ہے درگاہ خدیر</p>	<p>۷۷۷ ہو بخا یہ ادھر حکم خدار وح این کو انے نہ کیں تھام کے نہ ہر زمین کو</p>
<p>۷۷۷ جین میں ہوں گے گدین این میں ہوں گے گدین این بارب ہوں گے گدین این</p>	<p>۷۷۷ میں ہوں گے گدین این میں ہوں گے گدین این میں ہوں گے گدین این</p>	<p>۷۷۷ میں ہوں گے گدین این میں ہوں گے گدین این میں ہوں گے گدین این</p>
<p>۷۷۷ لوں خیر قاتل کی چلے دھار گلے پر منہ ملتا ہے جسے کوئی تو نہ در گلے پر</p>	<p>۷۷۷ خالق نے غضب بھی تجھ بخشا ہوں کر مہی دونج بھی ترا خلد بھی کو نہ بھی کر مہی</p>	<p>۷۷۷ زخونی نہ کھاتا تھا اودا میں یں پر دامن سے رکاو نہ کھاتا تھا اودا میں یں پر</p>





<p>۱۰۰ رہنے بھاری جوام و درخت منہ پٹیا و تر شاہ شہدانی اعدا کوئی نہ پتھر نہ پٹیا کل کر دیا اس نفع المیت کو</p>	<p>۱۰۱ بہت بڑا کھانہ کھانے لگا جو کچھ کھانے کو تھا اس کو کھانے لگا جو کچھ کھانے کو تھا اس کو کھانے لگا جو کچھ کھانے کو تھا اس کو کھانے لگا</p>	<p>۱۰۲ من کر کے تیرے سر پہ سراپنوں کو چھو کر نفل کے چلے جیسے چلے نفل کے چلے جیسے چلے</p>
<p>۱۰۳ مقتل میں سیکھ گویہ سامان نظر آیا یزید پہ سر سرد و زربشان نظر آیا</p>	<p>۱۰۴ یہ خشک گھا کوٹے خوشوارنے کا آئی یہ صدا شتر تیرے گارنے کا</p>	<p>۱۰۵ لخت جگر شاہ عربہ کو چھوٹا ظالم کے چھوٹے سیکھ کو چھوٹا</p>
<p>۱۰۶ جلانی کو جو شہر والا کا آوردہ مخون دینے پر کا مانکر دلو کو دینے پر کا سکھو دوان کا دینے پر کا</p>	<p>۱۰۷ بابا بنین کے کلمہ کا جلو کھڑے میں تار دینے بان رنج سے صدمہ دینے پہلو بالینے کے کلمہ کا</p>	<p>۱۰۸ بابا بنین کو جو شہر والا کا آوردہ مخون دینے پر کا مانکر دلو کو دینے پر کا سکھو دوان کا دینے پر کا</p>
<p>۱۰۹ مین لنگی و تبا سے سفر کرتے بابا ہے ابھی کٹو کے گلام گئے بابا</p>	<p>۱۱۰ فردوس سے لینے کو تھیں لنگی بی بی یہ پھر کے دن جلد گز جائیگے بی بی</p>	<p>۱۱۱ سیری سونی اہر بھی دیکھ فوج کا پامال کیا لاش حسین بن علی کو</p>
<p>۱۱۲ بابا بنین کو جو شہر والا کا آوردہ مخون دینے پر کا مانکر دلو کو دینے پر کا سکھو دوان کا دینے پر کا</p>	<p>۱۱۳ بابا بنین کو جو شہر والا کا آوردہ مخون دینے پر کا مانکر دلو کو دینے پر کا سکھو دوان کا دینے پر کا</p>	<p>۱۱۴ بابا بنین کو جو شہر والا کا آوردہ مخون دینے پر کا مانکر دلو کو دینے پر کا سکھو دوان کا دینے پر کا</p>



<p>۱۰ تھے پانچ مصداق اسرار و صفات نیک نغز اور چاندی و سونے چاندی تھے پچھڑے سونے کے پانچ پانچ پانچ پانچ پانچ</p>	<p>۱۱ تھے پانچ پانچ پانچ پانچ صند علی صند علی صند علی آب بود بھی ہو کر ہو کر ہو کر سودا ہو کر ہو کر ہو کر</p>	<p>۱۲ تھے پانچ پانچ پانچ پانچ دل زنده دل زنده دل زنده روشنی تھی روشن تھی روشن تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۳ ہے سب پر عیان ہے امام و جلال بانی نہیں اوجھ سو ہر شے ہاں میں</p>	<p>۱۴ بانی نہ ملے گا تو بسنے کی نہیں میں اب کی جو غفلت یا تو سننے کی نہیں میں</p>	<p>۱۵ بات کو کہے سے لگا لیتی تھی بانو چھانی تے اصغر کو چھالیتی تھی بانو</p>
<p>۱۶ راغ و خضر کے تین تھانے بانی تین تھانے تھانے تھانے سودا تھانے تھانے تھانے تھانے</p>	<p>۱۷ دن بھر تھانے تھانے تھانے راگ و خضر تھانے تھانے تھانے سودا تھانے تھانے تھانے تھانے</p>	<p>۱۸ تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے</p>
<p>۱۹ بانی تو نہ تھا اس کا بد تو تھی حضرت نہر کے سر پاک جہاں تھی حضرت</p>	<p>۲۰ منہ کے فریضے کواد کرتے تھے پھر روتے تھے اور منہ کے دعا کرتے تھے پھر</p>	<p>۲۱ گہرائی میں مین بہ ہوتے تھے پھر چلے ہو کھانے کے لیے روتے تھے پھر</p>
<p>۲۲ تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے</p>	<p>۲۳ تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے</p>	<p>۲۴ تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے</p>
<p>۲۵ اب پیاس کی گرمی کی محو باب نہیں ہے یہ کسی کی منزل کہ جان نہیں ہے</p>	<p>۲۶ نہ جنگ کا سامان ہے نہ کچھ فوج ہے کچھ کا بھی خون نہ کچھ کا بھی ڈر ہے</p>	<p>۲۷ روشن نہیں ادھر نہیں لشکر مع ہے جلتے تھے اندھیر میں ادھر دُعا ہے</p>



<p>۷۱ چو کی کہ پادشاه و سلاطین و خاندان بلند بانی و بنیان و حکومت و مملکت خداوند بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت</p>	<p>۷۲ مروت عبارت تھا مملکت و مملکت چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت لو پاس کی پادشاه و سلاطین و خاندان تکبر و عداوت و مملکت و مملکت</p>	<p>۷۳ تو فوج بہت کم کر گریں و خاندان دینار دین و مملکت و مملکت بلند و بنیان و بنیان و حکومت و مملکت دور و مملکت و مملکت و مملکت</p>
<p>۷۴ اس کو چکا پاس کوئی بان و بنیان یا نکا بھی ہر چھپکے کوئی جانے نہ</p>	<p>۷۵ فرمایا کہ سنئے ہو یہ کیا منور ہو بھائی بن پانی سکینہ توب گوری بھائی</p>	<p>۷۶ دعویٰ ہو ہر اک کو کہ ہزار دست و دست یہ نہ رہے کیا اگلو میں ہم کو دہریہ</p>
<p>۷۷ اس شہر و مملکت کے پادشاه و سلاطین چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت ان بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت پانی بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت</p>	<p>۷۸ چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت پانی بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت</p>	<p>۷۹ تو کہہ اس کا بنیاد و بنیان تو کہہ اس کا بنیاد و بنیان اس وقت گریں و مملکت و مملکت چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت</p>
<p>۸۰ آباد رہو جنگ خدا جانے کیا ہو گر آن برین نہ رہے پادشاه و سلاطین</p>	<p>۸۱ وہ بھرتو کٹا اب بھی چو پانی نہ چھینکے فرما جائے کس طرح سے معصوم حسین گے</p>	<p>۸۲ جرات کھین ارنہ ہر شہنشاہ و سلاطین کیونکہ نہ گریں جنگ پانی طرف سے</p>
<p>۸۳ چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت پانی بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت</p>	<p>۸۴ چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت پانی بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت</p>	<p>۸۵ چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت پانی بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت چو بنیاد و بنیان و حکومت و مملکت</p>
<p>۸۶ حرم میں نہ جیمہ بھی نہیں گریں کہ گریں سوار تصدق ہو کہ بطوف حرم ہوں</p>	<p>۸۷ ملوار و کو چکا کے جو لشکر بہ گریں مرجائیں تو مرجائیں پرخالی نہ پھر گئے</p>	<p>۸۸ بھیجا تھا پہ بیتاب مام و دھماں تھے آئینہ ظلم کی آنکھوں پر رواں تھے</p>

<p>صلہ جا بجا اندیشہ از دست و پا سب زینت ہر حسن کی جو نور دریائی طرائف میں بھی فوجی پہنوں سے تھے وہ جو پہنیں ہر جگہ</p>	<p>صلہ اسنے کیا کیا تباہی تو اسے کھڑا اس باپنی کا دنیا بھر کی جگہ وان کی ماسک سے تباہی کا نہیں افعال و اسب و شنبہ کی کانیں</p>	<p>صلہ خانہ کے تاج کی جو نور نیشہ کی سیر اس کے ہر پہن بان کا گھروان ہر پہن کی جگہ وہ نیشہ کی سیر اس کے ہر پہن</p>
<p>محی رات بہ ثابت ہوا یہ لشکر کبریا خوشید فلک سے اتر آیا ہے زمین پر</p>	<p>اس ظلم سے باز ہو شناسا ہر جگہ یہ اور کوئی ہے کہ تو ساری جگہ</p>	<p>پانی کے لیے نہر بہرہ دینے کی جگہ مہمان و غلام شوشہ بھڑو کی جگہ</p>
<p>صلہ تا کہ میں حجاج حسین کے پکارا نہر کن ہویاں نہر کو کاظم دینوار سے تانبہ نہر کا گرا دریا کے کنارے کو دریا کا گرا</p>	<p>صلہ تو میرا دوت کی جی راہیں جو ماہر کے اسنے کے قتل کی جگہ عماں جو میرے قتل کی جگہ ہوایا جو میرے قتل کی جگہ</p>	<p>صلہ تو میرا دوت کی جی راہیں جو ماہر کے اسنے کے قتل کی جگہ عماں جو میرے قتل کی جگہ ہوایا جو میرے قتل کی جگہ</p>
<p>تلواروں کل کا ٹینگے شیر کے سر کو پانی نہیں ملنے کا محمد کے پسر کو</p>	<p>جسکو نہیں لگا اس کو لاہور میں پانی پیا سا ہو تو کافر کو بلا دیں میں پانی</p>	<p>زور اسدا دھکھا دیتا ہوں ان کو اک حملہ میں دیکھا بھگا دیتا ہوں ان کو</p>
<p>صلہ بولیے ہلال شعلی شاہ کا باد انہو شخص بن ہوں تلوار کا باد را باہون سر کی جگہ کو اس کے سیر اس کے سیر اس کے سیر</p>	<p>صلہ کو لینی اغوا تو تو قاری قرآن منوع ہو گیا بعد قتل سلمان نہایتی و سامی دین کا اہمان سب خانہ کو سیر اس کے سیر اس کے سیر</p>	<p>صلہ پہنوں سے تھے وہ جو پہنیں ہر جگہ ماہر کے اسنے کے قتل کی جگہ عماں جو میرے قتل کی جگہ ہوایا جو میرے قتل کی جگہ</p>
<p>پیارا نہیں پانی میں تو اور کسی سے اگر ہے تو عداوت ہو چکن بن علی سے</p>	<p>ہر شخص کو عزت بھی اسی گھر کی جگہ ایمان کی دلت بھی اسی گھر کی جگہ</p>	<p>جس محل میں جا پڑے تھے تار کی جگہ نیشہ کی سیر اس کے ہر پہن</p>

<p>۱۳۱۳ وانا گنگ تھی تباہیانیان کمال ترا آندو نس تو انا مال تو مال خجے جی و منو جی سب کھولو مال اور فاطمہ کی بیانیان بھل مال</p>	<p>۱۳۱۴ جس جانی جو ب فوج جی جی جس جانی جو ب فوج جی جی جس جانی جو ب فوج جی جی جس جانی جو ب فوج جی جی</p>	<p>۱۳۱۵ خیرتہ ہوتا تھا ابھی بان حلال فصلہ ششم سے دسویں فصل گلو نہ پڑا دھیرے سے دھیرے لاہور ہوا جی جی جی جی</p>
<p>۱۳۱۶ غل ہوتا تھا بیلہ بن تو گھر لے کر ہر روز جی سے نکال آتے تھے شہر</p>	<p>۱۳۱۷ گر سیل کیں سیل میں یہ کات کات معلوم نہیں ہم میں کمان گات کات</p>	<p>۱۳۱۸ اڑتے ہو گردون چتر نظر آکر بجلی کیں بجلی کیں تارے نظر آکر</p>
<p>۱۳۱۹ باجو کھوٹا کر دھاکے تھوہیم باقادور یا باصوف یا خان خانم جھوٹے جھوٹے نوہرے جھوٹے جہان لا در کی مدد جھوٹے</p>	<p>۱۳۲۰ ساحل سے کنارے سے کنارے دریا میں اور اوروں کی جھوٹ منکبہن بھڑا اور اوروں کی جھوٹ جھانچ کھنچ کھنچ کھنچ</p>	<p>۱۳۲۱ ہر روز تھوہیم دوسری تھوہیم دیالے تھوہیم کا تھوہیم جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے جھوٹے</p>
<p>۱۳۲۲ وہ آئے تو پانی کے بھی پینے کا مزار اس بھائی سے پتھر کے جھینے کا مزار</p>	<p>۱۳۲۳ جو ٹوٹا تھا شہر سے بھر پڑے جھار ان سب کو پاتے تھے بھی اڑتے جھار</p>	<p>۱۳۲۴ یہی پہچان ہو کوئی بلجائو کوئی یار میری کیرج اور کے عجائو کوئی</p>
<p>۱۳۲۵ باجو کھوٹا کر دھاکے تھوہیم باقادور یا باصوف یا خان خانم جھوٹے جھوٹے نوہرے جھوٹے جہان لا در کی مدد جھوٹے</p>	<p>۱۳۲۶ دھاکے تھوہیم دھاکے تھوہیم دھاکے تھوہیم دھاکے تھوہیم دھاکے تھوہیم دھاکے تھوہیم دھاکے تھوہیم دھاکے تھوہیم</p>	<p>۱۳۲۷ ہوا جھلا دھاکے تھوہیم نہوہیم نہوہیم نہوہیم نہوہیم نہوہیم نہوہیم نہوہیم نہوہیم نہوہیم نہوہیم نہوہیم نہوہیم</p>
<p>۱۳۲۸ طاقت تھوہیم کو تھی تھوہیم کو تھوہیم تھوہیم تھوہیم تھوہیم</p>	<p>۱۳۲۹ خود پیاسے تھے اور تھوہیم دھاکے تھوہیم تھوہیم تھوہیم تھوہیم تھوہیم</p>	<p>۱۳۳۰ جھلے میں تھوہیم کے انداز دھاکے یہ حضرت عباس ہیں یا تھوہیم</p>

<p>۱۳۵ عباس کو چھوٹی بیٹی نہ دکھانا ماں میں چپکے سے کیونکہ گوروارا چھوٹی مری جاوے جو نہ بڑی ہو وہی اس سلاست سے اس کی چھٹی</p>	<p>۱۳۶ بن تریں عباس آواز شادی جلاؤ شہدین کو تین چھوٹی بھائی ورنہیں دربار و عداوت ملے خیر خیر نہیں جان منا میں لائی</p>	<p>۱۳۷ کون سے جو عباس کی کشتی کو دیکھا نہ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے نہ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے نہ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>وہ آ کے لیکے تو ٹھہر جائے گا پشیر بچہ بچہ جو عباس سے مر جائے گا پشیر</p>	<p>اللہ نے پھر انھیں تنویر کئے سے جلد آ کے پٹ جاوے برادر کے گلے سے</p>	<p>دو آویہ جوان یا نئے شکست ہاں دفا کو لا باہر خدا پھر کے عباس چچا کو</p>
<p>۱۳۸ تھی وہ عباس سے تیرے منظر دھڑکا تھا کہ کیا کہیوں کلام تیرا وہ کہاں اور کہاں تیرے اعدا کی تیرے تار کی تیرے</p>	<p>۱۳۹ عباس کا پڑنے کو نہیں آبا اللہ کو سوتا رہے اچھا سا دیکھو کہ اسے بغیر نہ ہو جگایا پانی بھی غلام کے لیے قبال کیا</p>	<p>۱۴۰ وہاں شہدین نے ہیں اس کی خبر پان سو کہ روز میں نہیں جو وہ نہیں کہ جس میں نہیں کہا نہیں کہ نہ میں لے لے لے لے</p>
<p>تشویش ہو فرزند رسول و دوسرا کو یار ب تو بچا ہو سیکھ کے چچا کو</p>	<p>سب پیاسو کو مزہ یہ شادی کے مولا غش ہو و سیکھ تو جگا دیجے مولا</p>	<p>یاں بھائی سے بھائی کو جہان نامی مولا ان ہاتھ نہ کہہ جائے کیا ہوا مولا</p>
<p>۱۴۱ وہ بڑی بڑا تھا بے ساری کوئی ناگہ خبری یہ خبر دارنے آ کر وہاں سے خبر نہ عباس کو آہو بچے ہیں اور بچے ہیں</p>	<p>۱۴۲ شکین لڑنے میں لا دنظر کو خیر سے فرزند کی خبری آ کر خیر سے فرزند کی خبری آ کر خیر سے فرزند کی خبری آ کر</p>	<p>۱۴۳ وہ وقت کو آ کر لے لے لے لے لے جب شکست کی خبری آ کر پانی نہیں لے لے لے لے لے لے پانی نہیں لے لے لے لے لے لے</p>
<p>نیکو بھی یہ سب میں تائید خدا سے زخمی بھی نہیں ہو کوئی حضرت کی دعا سے</p>	<p>انجام کی اس عاشق باری کو خبر تھی مشکو نہ کہی اور کہی ہاتھ نہ نظر تھی</p>	<p>ہم خاک بسرا کی جہاں میں ہست مشک آہنگی گھر میں برائی میں ہست</p>

<p>۵۵۵</p> <p>یک ایک علیحدہ سے لے کر تشریف فرما ہو فرمانے سے کہیں سوز و غم نہ ہو وہاں پہنچ کر بھی نہ ہونے دے</p>	<p>۵۵۶</p> <p>نورانیہ دین کے اندر سے پیدا ہو جو کچھ بھی راہِ علی صحت کی ہے بہر پوری نین کے کاویاں ہو ہاں بقیہ دین میں علی کا قول ہو</p>	<p>۵۵۷</p> <p>پہنچتے ہی بارگاہِ عاشقانی نہیں ہو بھی انہیں غافلانی دورات نورانی سے غیب کی آری نہیں سے وہی پائیں چاروں آری</p>
<p>۵۵۸</p> <p>رہو تا ہوں کیا آتا ہو انجامِ تحار سقا و حرم آج سے ہی نامِ تحار</p>	<p>۵۵۹</p> <p>تقدیر میں ہی خیر و منفیہ کا پانی یہ آخری ہے منتِ شہیر کا پانی</p>	<p>۵۶۰</p> <p>گھر سے تھے لعین بیٹا رسولِ نبی کو پھر پانی وہ ہم تک نہ ملا آلِ نبی کو</p>
<p>۵۶۱</p> <p>نہیں لے کر تھیں سب فاطمہؑ کا زینبؑ کے ہاتھ میں سب کیلئے چاہا کلہ سے آغوش میں باپ کو ڈھلایا لیٹو کر اعلیٰ کی درجہ کیلئے</p>	<p>۵۶۲</p> <p>صوفی ہوا چھپ چھپ سی سوز سب پائیں سب کو چھپ چھپ سوز نہا داس ہوا کھٹکھٹ اسلام جب جہاں سے نہ لے سکے سب کو چھپ</p>	<p>۵۶۳</p> <p>بے غم و غم کیلئے چھپ چھپ جب نہیں مایان ہو سوز سب عالم اچھا ہو سوز خوشی کی آہ میں ساری ہو سوز جیو نہ سوز ازار سے ہو سوز</p>
<p>۵۶۴</p> <p>دار کے رخ پاک تو کئے کئے صغر جھوسے میں خوشی کے چکے لگائے صغر</p>	<p>۵۶۵</p> <p>سب چکراؤ ٹوٹ گئی سب اپنی مجاہد باقی ہے جو باقی اور گھوڑوں کو یاد د</p>	<p>۵۶۶</p> <p>مصدق کچھ تھے بین عدم کسفری سر برونے لگے تھے منع سوئی سر</p>
<p>۵۶۷</p> <p>نہیں لے کر اعلیٰ صغر کو یاد نہیں لے کر اعلیٰ صغر کو یاد بازوئے کامیاب سے صغر کو یاد زینبؑ کے کامیاب سے صغر کو یاد</p>	<p>۵۶۸</p> <p>جہاں سے کی عرض راہِ عالم جہاں سے کی عرض راہِ عالم زبانِ جہاں سے کی عرض راہِ عالم نہیں دین زبانیں کی عرض راہِ عالم</p>	<p>۵۶۹</p> <p>سب چھپ چھپ شہرِ شہر کو یاد نہیں لے کر اعلیٰ صغر کو یاد جہاں سے کی عرض راہِ عالم نہیں دین زبانیں کی عرض راہِ عالم</p>
<p>۵۷۰</p> <p>ایسی حیات شد بے اس میں ہے بھائی کی مصیبت میں مجھ پر یاس میں ہے</p>	<p>۵۷۱</p> <p>ہم پانی بین وہ نہ بین شرم کی جاہر عیون نہ یاس میں نہ چو نکا خدا ہر</p>	<p>۵۷۲</p> <p>بیوہ نے ملاقات کی مرثیہ لیلی پھر شرمک بات کی مرثیہ لیلی</p>





<p>۵۱۷ تباہی چکی ہو اور برکت نازی دینا خوں طوار فدا نازی مکی و قریبی و سینی و جازی زور آرد شکر خن صفا نازی</p>	<p>۵۱۸ کٹا کٹا کونج آکر بچا کور کچو چلاس کور کچو عا شا کور کچو کیا نور کور کچو راسا کور کچو یار و کی شرت و کچو کور کچو</p>	<p>۵۱۹ مار گیند شکر کور کچو ہون کچو جاچکے اٹھا او وین کچو عا کچو کس طرح شکر ہون بانی کچو یون کچو کات کچو کچو کچو</p>
<p>جب آنکہ ملا دین تو دیر کو بھگدین قبضہ نہ رکھیں ہاتھ تو زور کو بھگدین</p>	<p>یہ وہ ہیں کہ دشمن کی برائی میں ہیں ایسے نوجوان ساری امان میں ہیں</p>	<p>رو بیکو نہ مار کھی نہ پشیر سران تھاوت اہل نازی پشیر سران</p>
<p>۵۲۰ فاتحہ و فتنا دین کچو کچو ساعہ وہ جو غنیمت کی کلاں میں ہیں کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو</p>	<p>۵۲۱ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ نظر دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ ملاو دین دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ تکے صف دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ</p>	<p>۵۲۲ جس کی عزت و کچو کچو کچو خون کچو کچو کچو کچو کچو رانی کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو</p>
<p>کس شوق سے آفا کے قدم چوم رہو تلوار و کلو کا نہو پوکھ جوم رہو</p>	<p>کیا زور تھا انصار شہ دشمنان شکر تہ و بالا ہو و دلا کھو انکا</p>	<p>سادات کے حملو شوقیامت کی فر بس عصر ملک کی شمار میں ہیں</p>
<p>۵۲۳ صفت باہر کی تو قبا عالم کچو رنا دہ خن ناز و نازی کچو نتیجہ امتی عجب پور کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو</p>	<p>۵۲۴ جس شکر سے بوجا ملک کچو کچو اگ ایک و کچو کچو کچو کچو سادات کی تلوار کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو</p>	<p>۵۲۵ نکاح میں رشتہ کچو کچو کچو مبارک سوتی کچو کچو کچو آگے خدا دار کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو کچو</p>
<p>کیا عزت و حرمت تہ افلاک کچو کچو کنز میں چرخاک شفا خاک کچو کچو</p>	<p>جز قیلہ کیجا دھین جھکے نہیں کیا تلوار و کلو ان کی کچو کچو کچو</p>	<p>جینے کو حرم کے کچو کچو کچو روئے کچو کچو کچو کچو کچو</p>

<p>۱۰۰ فراتے تھے تیا تھو ہوا اٹھو علی کبر نہانی میں بابا کی خبر علی کبر حلف میں لیا فوج نہ سمجھو علی کبر ہر کہیں تغور اٹھو دیکھو علی کبر</p>	<p>۱۰۱ ناگہ صد آتی لاسی افشای صدور تیرے کجی بیان و دردی حسن چو کہ نہین اوارہ چھاری ماضی میں آسوی کجیاں چھاری</p>	<p>۱۰۲ جان کے سار کی سوار اٹھنے شاہ نور و نور میں دل پر کجی آہ سب تیرے کجی کجی کجی کجی اعداسی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>بکس کی مدد کرنے کو آتے نہیں مٹیا بزون سے نہیں کو جانے نہیں مٹیا</p>	<p>رونی ہون غم اصغر بے شیر میں مٹیا لکھی تھی یہ صدمت مری تقدیر میں مٹیا</p>	<p>ہاں آؤ اگر جو صلہ باقی ہے کسی کو لاچار علم کرنا ہوں بیشتر علی کو</p>
<p>۱۰۳ بہشت تھے جوارشہ اصغر نظر کیا باج کی جیسا کہ ہے چھائی سے لگا ہوا بو کھینچے آٹھو کو اونٹن کھایا چھوڑ دیا بڑی سیالی کو بایں چھائی</p>	<p>۱۰۴ شادان چھو کر کبھی نہیں کھائی حسرت ریکھ لیتے کی دھن گھر لائی اب آئی تو آسوی کجیاں کو آئی روا کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۱۰۵ میں دانت تھیں خلدی کجیاں میں قہر تھیں کجی کجی کجی کجی جنت ہوں کجی کجی کجی کجی کجی نہین کجی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>اک ہاتھ کا تیکہ کیا محصور کر مرکا اک ہاتھ رکھا سینہ پر مجروح سپرکا</p>	<p>تاراج محمد کا گلستان ہوا ہے بھولا بھلا گلشن مرادیراں ہوا ہے</p>	<p>الہ نے بچن سے بچے یار کیا ہے جنت کا بھی دوزخ کا بھی غٹا کیا ہے</p>
<p>۱۰۶ علی کبر علی اصغر نے جدار بنگل میں ذرا بھولے رہے جدار او سر دشتان میں بولے جدار موت کی نزل سے بولے جدار</p>	<p>۱۰۷ اک بلخ فک تھا سو کجی کجی اور آج تو بڑا فک کجی کجی اس بلخ کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۱۰۸ چو کجی کجی کجی کجی کجی تھرا کجی کجی کجی کجی کجی بے خد میں الفت اولاد کجی چو کجی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>اس طرح ہوا وکر روی نہیں اصغر بے مان کجی آرام سے سوی نہیں اصغر</p>	<p>ملو رو کو بھل کجا کر یہ بھول چھوڑ دین کاسے ہو ریتی میں تھر سرد پڑ دین</p>	<p>کب عرش لے لیا ہوا چو پیا ہوا ہمارا طوبے جھکے ہیں وہ سایہ ہمارا</p>

<p>۱۹۹ از دست کسی کیوڑی نافہ کے تیرین گل گشت کوڑے کے چن تیرین ان کیوں غنیمت کی کہ میں تیرین نہیں تیرے تیرین ہم تیرین</p>	<p>۲۰۰ چھاپا سوا تھا چارو ڈھکھا کھانڈ نہیں تیرے اس بلال صف اول تیری خانو کی تیرے عجیب چیل پیر پیر سوار تیرے سوار تیرین</p>	<p>۲۰۱ بیکار تو ہیں مدلی کا نینم کیا آفت کا نشانہ غور سے کیا خطا کا بلو کو دانی تھی جو ہر دین کو چرائی کی تھی جو ہر دین کو</p>
<p>اس معرکہ میں عیش و نشاط کیوڑی نہ خون جہنم نہ صراط انکے لیے ہے</p>	<p>بند آنکھیں کی فوج کی کوڑے لگتی آئینہ شمشیر میں بیکار کی چک تھی</p>	<p>با مال ہر اک ظالم سرکش نظر آیا نہ تر نظر آئے نہ ترکش نظر آیا</p>
<p>۲۰۲ اور پائی تیرے تیرے تیرے تیرے جو تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے جو تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے جو تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۲۰۳ سہمی سہمی کا فوج کا فوج طاسی سہمی کا فوج کا فوج جید کی صدالی تھی ان کا فوج میں تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۲۰۴ گھوڑے کو ڈالنے جو سوار تیرے نعل کی تیرے تیرے تیرے تیرے جب چاہتے تھے تیرے تیرے تیرے اک بہن غنیمت کی تھی بلو کوڑی</p>
<p>کاؤ کا جگر سینے میں باغ و شمع ہی گر غور کرو نام علی کو تو جنت ہی</p>	<p>کھینچا ہی تو مت رو کیو شمشیر و دم کو اس تر لگے بازو پہ صدف کر دم کو</p>	<p>اوڑھائی تھی کرتی تھی بھائی تھی سرتن کی پر ہر ہر سوار اور روح ہر تھی</p>
<p>۲۰۵ کون تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے اک بہن تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے کون تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے گر دون تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۲۰۶ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے کون تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے کون تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے کون تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۲۰۷ کون تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے کون تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے کون تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے کون تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>جب عیش خراہتا تھا تیرے تیرے افلاک جھک جھک کے سو تیرے تیرے تیرے</p>	<p>اسوار جو نامی تھی وہ تو سب جہاں ہر فرسے اسوار و کی سرتن ہی جہاں</p>	<p>تھا شور کہ اعجازی یہ غریب نہیں ہے یہ قمر خدائے دو جہاں حرب نہیں ہے</p>

<p>منزلہ جلی جی کو کر دے صلیح کھلے زیادہ کی آواز دل سے نکلے اسوار کے سر پہ چوٹی تانے نکلے سینے میں ڈرائی تو عین کئے نکلے</p>	<p>منزلہ ناگہ صد آئی بجی کی کہ بیکان اس ہاتھ کو اس سے اس سے بیکان بہن کی بی بی کو عین کئے بیکان امت کو دیکھ کر عجیب بیکان</p>	<p>منزلہ انجا کو ہاں غور سے نکالے اک کعبہ چھوڑے غور سے نکالے اک حرم نکالے غور سے نکالے تکبیر کی ہوئی غور سے نکالے</p>
<p>جھوڑا جسے قتل میں لہو پاک کے چھوڑا پایا جسے اس تینے سر کاٹ کے چھوڑا</p>	<p>خالق سے دم راز و نیاز آیا بیٹیا سجدہ کو جھکو وقت نماز آیا بیٹیا</p>	<p>سر کھولے ہو فاطمہ علیہ السلام عین یمن خویشہ بہت تھائی تروٹے کر یمن</p>
<p>منزلہ جنگ کی کشتی پر نجات دیکھا بیمار پر نجات دیکھا بیمار پر نجات دیکھا بیمار پر نجات دیکھا</p>	<p>منزلہ پستے ہی سب کو صحرانوارا ادھر گھوڑے اترا اسلحہ کا پارا نئے دو جو قال عین اسطی پارا اب ہاتھ کی بی بی لٹکا پارا</p>	<p>منزلہ ملو اور ترستی ہوئی بیٹلی گردن نزدیکی ہوئی رہی ہمیں گردن دیکھو چوٹی نچ سفاتے گردن دیکھو چوٹی نچ سفاتے گردن</p>
<p>اس جنگ میں بھائی کو بھائی کی خبر ہوئی ہاں تھی تو سرور کو جدائی کی خبر ہوئی</p>	<p>سر دینے کو موجود امام دو جہاں ہے بھیلو سے خیر ہے کہاں نہ کر کہاں ہے</p>	<p>افراد جرات سے بہتھا رنگ بن کا ہر عضو تھا اک پھول تھا گلہ چین کا</p>
<p>منزلہ علی حیدر علی صمد علی دیانی اسکے فریاد پہنچا دیانی اسکے فریاد پہنچا دیانی اسکے فریاد پہنچا دیانی</p>	<p>منزلہ گھوڑے کی تکیا کی تکیا نیزہ کوئی تو لے کوئی تکیا کچھ نہ تو لے کوئی تکیا کچھ نہ تو لے کوئی تکیا</p>	<p>منزلہ تھا صحرانوارا کھڑے غنیمت کا جکیر بن سب کو کھڑے غنیمت کا جکیر بن سب کو کھڑے غنیمت کا جکیر بن سب کو کھڑے غنیمت کا</p>
<p>عابز بہن علی کے سر مجروح کا صدقہ ایچہم کرد فاطمہ کی روح کا صدقہ</p>	<p>یا تو ک نہ سکتا تھا کوئی شہد ہانکو یا لے لیا حلقے میں امام دو جہاں کو</p>	<p>قاتل کو تو کچھ مٹھو نہ فرمائی تھی ہرا فرزند سی ہر بار لپٹ جاتی تھی ہرا</p>

<p>۱۰ گر زینب جو خوشنویس گمانے رکھا خبر ہے انا کہ کیا اس لفظ بھلا جو جیسے جلا دے بوجھ اسکا وہاں کیلے روئے شہیدین نہا</p>	<p>۱۱ عائشہ افسانہ سکہ زینب کا چھین پول میں جو کوئی یاد دلاؤں انکھ خنجر کی چھین بھر خطا پیش سرت کھینچ کر وہ جملہ بچوں</p>	<p>۱۲ بر پائے کہیں حشر و خنجر کے چلے پر امان نے گلا رکھ دیا ہر گھر گلے پر</p>	<p>۱۳ تعریف کریں خاص توہم کام کی تعریف کب اہل سخن ہنسی ہن عام کی تعریف</p>
<p>۱۴ کس قدر کوئی کج کرنا کہ کوئی کافی ہے جس تنا کہ جلا علی بن ابی سیکے عسکریں گاہا بن بیکر رجحان پر چھٹا نکالیں</p>	<p>۱۵ سلام دل سے گداری خباب اسکا خالی کھینچا ہنسن کا سہ فقیر کا</p>	<p>۱۶ لاشورہ ادم ہر لوٹ پڑی فوج نفعی کی لے لگی پڑا کھیل بن علی کی</p>	<p>۱۷ طلب بھی ہو ہاتھ کی مرک کبیر کا داسن نہ چھینے باجو خباب میر کا</p>
<p>۱۸ ماگہ دھنپے زینب بکلی آئی جلائی کہ کھیر کر اردو بائی خیر میں بھائی نکالنے نہایتی بان بوی کی کھنڈن دریا بانی</p>	<p>۱۹ کیا بوجھتے نہ نام کو زینب لکیر کا بازوئی کا ہاتھ خدا کی خدیر کا حافظہ نہ کر عدل خباب میر کا شکریہ بن کر حسین کر تاجیر کا</p>	<p>۲۰ پیشی جو بین و درگاہائی کر جسکے تھا سنور کہ زہر لکھ لگی ہر لحد سے</p>	<p>۲۱ مکھن سب دین جو بن بازو میر کا بان ایک مرتبہ چھین کر میر کا</p>

۲۲  
علاقہ بسند فخر خباب میر کا  
ایک سجودین چھو باجو میر کا

۲۳  
عائشہ ہون کر دیکھ خباب میر کا  
بجے کی سرینچا بے باجو میر کا

۲۴  
کرسی بنی کی خوش خباب میر کا  
دشا کی جگہ چلے ہر دریا میر کا

 ۲۵ کیا بوجھتے ہونڈتے شہر خباب میر کا شہر نعل میں ہو کر غم خباب میر کا | ۲۶ گلشن میں شکر زینب خباب میر کا دم نہ ہو گیا ہر سر عجب میر کا | ۲۷ مکھن سب دین جو بن بازو میر کا بان ایک مرتبہ چھین کر میر کا |

نہیں کیا در کھائے وہ چنانہ  
تا از آسمان کھائی و نان شیر کا  
نہیں بنے غنایں شیر خوار  
نہیں بین بر در زوئی خوش بکار  
نہیں بیاہون ساقیان کو تو بزرگی بزر  
بغیر تو فدا کی راہ میں کس فقیہ کا  
اسان پوز بگاڑ نہ جو چہ  
کس طرح چلنے پر چویش بر  
نہیں تو لب بکھو و در افراش  
عادی بنون ملایک کثیر کا  
دست خیال دور نہ پوچھا کہ جان  
اوس دش پر خاں چون سر کیم کا

نہیں پری تو جی بر تر دست کو اہل  
زلزلن طواف قیام کیم کا  
نہیں فدا دولت فاسم رزاق خلق بین  
سب باخو کیم پری و کیم کا  
نہیں بیدار کیم کو سچے بین  
نہیں بنون بر در صغیر و کیم کا  
نہیں مومن و بدین سچے کیم کا  
نہیں کھانن و باقر خباب امیر کا  
نہیں گیارم تھا کر شیرین سے رودیا  
جیہ یا خیال شوق و ایر کا  
نہیں کیم کیم کیم کا قطر دلی کا  
فانی آئینہ بچھو با جام کیم کا

نہیں جب سے علی تو دین کیم کا  
آن اٹھکنا نہ بین کیم کا  
نہیں کیم کیم کیم کیم کیم کا  
کاسعد و باجو بچھو فانی کیم کا  
نہیں تو چھ کیم کیم کیم کیم کیم کا  
بہ وادی اسامین بستر کیم کا  
رباعی  
لا رب مگر الجاہل علی  
خفا کہ رسول حق کیم کیم علی  
اقد اللہ صورت ذات خدا  
بر جا حاضر و اور غائب علی



<p>بھانڈا جو حیران رہ گیا پتھر پتھر چلیاں ریزہ ریزہ چاندھوید کا ٹوٹے ہوئے سرور کی سفر گزشتہ کے لئے</p>	<p>جنگل سے نکلے ہوئے بکاسفٹ سے نکلے ہوئے بکاسفٹ سے نکلے ہوئے بکاسفٹ سے نکلے ہوئے</p>	<p>بکاسفٹ سے نکلے ہوئے بکاسفٹ سے نکلے ہوئے بکاسفٹ سے نکلے ہوئے بکاسفٹ سے نکلے ہوئے</p>
<p>تباہان جو ریح میرا فلاک ہوا تھا زور و سوز زرافشان تو فلاک ہوا تھا</p>	<p>طاقت نہ رہی مرغ میں سوز بگری کی بروائے سر و دست تھی چلے غری کی</p>	<p>باعی ترو بفر و کین لیکے جلی میں کبھی کبھی وہ نخل جو پھلے نہ پھلے میں</p>
<p>آقا ربی خط غما کی کھینچو کوئی شب بلیستہ سیاحی کی کھینچو نہ خندے کی سوز و طش کی کھینچو و انگریز کی کھینچو</p>	<p>وہ سوز و آج کی کھینچو وہ سوز و آج کی کھینچو وہ سوز و آج کی کھینچو وہ سوز و آج کی کھینچو</p>	<p>وہ سوز و آج کی کھینچو وہ سوز و آج کی کھینچو وہ سوز و آج کی کھینچو وہ سوز و آج کی کھینچو</p>
<p>پھیلا ہوا تھا نور سحر ارض و سما میں مصروف تھی بے غل غلا باؤد میں</p>	<p>نہ لے گی جو نہ سما میں صد اعلیٰ تباہی وہ نوبت قتل پر شیر خدا تھی</p>	<p>تھے لان زمان باؤد ہی تھی بھر کو قتل نہ مظلوم پہ کتے تھے کر کو</p>
<p>نور کا و نور کا وہ سپیل نور کا و نور کا وہ سپیل نور کا و نور کا وہ سپیل نور کا و نور کا وہ سپیل</p>	<p>نور کا و نور کا وہ سپیل نور کا و نور کا وہ سپیل نور کا و نور کا وہ سپیل نور کا و نور کا وہ سپیل</p>	<p>نور کا و نور کا وہ سپیل نور کا و نور کا وہ سپیل نور کا و نور کا وہ سپیل نور کا و نور کا وہ سپیل</p>
<p>لرزہ جو تن شہر و خاد میں گر تھا سومہ رامت پر زوال یگا ڈر تھا</p>	<p>آوارہ پر گئے تھے مکان خالی پر گئے چو بای چراگا ہی نہ پھرے کھلے تھے</p>	<p>لکھا تھا کہ کثرت ہوئی ہے اہل خباکی جو چپ گئی نظر و زمین و شت بلاکی</p>

<p>۱۰ آرامہ جنگ اربطت چھوٹے آرامہ جنگ اربطت چھوٹے آرامہ جنگ اربطت چھوٹے</p>	<p>۱۱ دل صبر سے جمو نہ شکم سے بیکاری دل صبر سے جمو نہ شکم سے بیکاری دل صبر سے جمو نہ شکم سے بیکاری</p>	<p>۱۲ خاک سپہ نامین چہ کی باغی خاک سپہ نامین چہ کی باغی خاک سپہ نامین چہ کی باغی</p>
<p>۱۳ لہے آگے برب نو بجے ثابت قدموں کو لہے آگے برب نو بجے ثابت قدموں کو لہے آگے برب نو بجے ثابت قدموں کو</p>	<p>۱۴ ہوتے تھے فدا نام پر فرزند مٹی کے ہوتے تھے فدا نام پر فرزند مٹی کے ہوتے تھے فدا نام پر فرزند مٹی کے</p>	<p>۱۵ روشن ہے کہ فرزند مٹی نو خدا ہی روشن ہے کہ فرزند مٹی نو خدا ہی روشن ہے کہ فرزند مٹی نو خدا ہی</p>
<p>۱۶ کتنا تھا کوئی دشمن بن لاف نہی کر کتنا تھا کوئی دشمن بن لاف نہی کر کتنا تھا کوئی دشمن بن لاف نہی کر</p>	<p>۱۷ نوائی عبادت کے لئے خجائے بیجا نوائی عبادت کے لئے خجائے بیجا نوائی عبادت کے لئے خجائے بیجا</p>	<p>۱۸ خارج تھی مجاہدین خجائے انکی تھی خارج تھی مجاہدین خجائے انکی تھی خارج تھی مجاہدین خجائے انکی تھی</p>
<p>۱۹ برادر کو تگا اسد اللہ کے گھر کو برادر کو تگا اسد اللہ کے گھر کو برادر کو تگا اسد اللہ کے گھر کو</p>	<p>۲۰ خود تیغ تھے اور سپہا میر کے پر تھے خود تیغ تھے اور سپہا میر کے پر تھے خود تیغ تھے اور سپہا میر کے پر تھے</p>	<p>۲۱ پیدا نہ کیے مالک تقدیر نے ویسے پیدا نہ کیے مالک تقدیر نے ویسے پیدا نہ کیے مالک تقدیر نے ویسے</p>
<p>۲۲ کتنا تھا کوئی تیر زبان تو لکڑی کتنا تھا کوئی تیر زبان تو لکڑی کتنا تھا کوئی تیر زبان تو لکڑی</p>	<p>۲۳ وہ عابد و زاہد تھے وہ عابد و زاہد وہ عابد و زاہد تھے وہ عابد و زاہد وہ عابد و زاہد تھے وہ عابد و زاہد</p>	<p>۲۴ تیر زبان تو لکڑی تیر زبان تو لکڑی تیر زبان تو لکڑی تیر زبان تو لکڑی تیر زبان تو لکڑی تیر زبان تو لکڑی</p>
<p>۲۵ فرزند مٹی آج مرادار سے گا فرزند مٹی آج مرادار سے گا فرزند مٹی آج مرادار سے گا</p>	<p>۲۶ حق انکار مزار تھا وہ بجا حق تھے حق انکار مزار تھا وہ بجا حق تھے حق انکار مزار تھا وہ بجا حق تھے</p>	<p>۲۷ مرکز بھی تو نہیں کا دامن نہیں چھوڑا مرکز بھی تو نہیں کا دامن نہیں چھوڑا مرکز بھی تو نہیں کا دامن نہیں چھوڑا</p>

<p>۱۰۰ ایسے نہ محمد کو ملے بار موان وان ایک موان تھو تھو تھو تھو نیکما بیجاغت میں فادار صاف ایسے کہ خوشی باجو بدین</p>	<p>۱۰۱ کناخا کئی دیکھو آکا کناخا دہ گشت خن سے وہ خوشی کو دہ دین میں باخونج باخونج دہ دین حسن زبیرا دہ دہ</p>	<p>۱۰۲ جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی جلیسی</p>
<p>مثنوی نہ دین سلمان ابا زکی برابر اور زور میں غوما لک نہ شکرے برابر</p>	<p>نہ دین بر سر کھڑا جو کو شکر در دین جیدرین دہ جو با کلمہ دہ دین</p>	<p>عارض کبھی ہوئے نہیں میں دھنڈا کیا ایک سے دو ایک میں نور خدا</p>
<p>۱۰۳ کناخا کئی سب سے بڑے نصرت عباس کے صدق علی کے نصرت سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا</p>	<p>۱۰۴ بوز سے حسبان خوشین دریا زلف سے وہ سب نہیں بوز دہ آغوش شرف نہیں سوز دین برابر دین</p>	<p>۱۰۵ کناخا کئی سب سے بڑے نصرت عباس کے صدق علی کے نصرت سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا</p>
<p>صبار نعین گنہ میں فیاض خدا میں معصوم معصوم بھی راضی رہا میں</p>	<p>دکھلا دہ دم حرب ہنر شیر خدا جو ہر کھے ہر اک سرین غمیر خدا</p>	<p>یون پاس مثنوی ہنر رسول عربی کے جس طرح علی ہوئے مثنوی ہر ابی کے</p>
<p>۱۰۶ کناخا کئی وقت پیکر با نیک یہ فوج یہ میلک یہ دریا نہ نیک دھنڈو دھنڈو دھنڈو دھنڈو نیکامی کے لال آقا نہ نیک</p>	<p>۱۰۷ ہنر کل محمد جان حسن مہربان خوشید کو کلمہ سے ملا کیا کتاب نور کلمہ میں ہر جگہ کا سبب نور کلمہ میں ہر جگہ کا سبب</p>	<p>۱۰۸ کناخا کئی وقت پیکر با نیک یہ فوج یہ میلک یہ دریا نہ نیک دھنڈو دھنڈو دھنڈو دھنڈو نیکامی کے لال آقا نہ نیک</p>
<p>کیا غم ہے اگر پانی سے ناکام نیک گرا جہرے شہر ناکام رہ نیک</p>	<p>گوندھے ہو گیسو نہ زیبا پر کھنکھن محبوبہ اجبگ بہ آمادہ کھنکھن</p>	<p>ہر نور تھا پھر کف مٹو کف صبا میں مثنوی کف مٹو کف مٹو کف صبا میں</p>

<p>۵۱۵ نہاں چھپا کر سید معلوم کا جانی وہ آمد مائیں نیال وروہ جوانی سہوئے بوند بہ شادی کی شانی درد لکھے پروردگار پاپا غلامانی</p>	<p>۵۱۶ نہاں چھپا کر سید معلوم کا جانی وہ آمد مائیں نیال وروہ جوانی سہوئے بوند بہ شادی کی شانی درد لکھے پروردگار پاپا غلامانی</p>	<p>۵۱۷ نہاں چھپا کر سید معلوم کا جانی وہ آمد مائیں نیال وروہ جوانی سہوئے بوند بہ شادی کی شانی درد لکھے پروردگار پاپا غلامانی</p>
<p>۵۱۸ یہ مرگ جوانی کا دل و لہن کاہ الم تھا پر تشنگی سید مظلوم کا غم تھا</p>	<p>۵۱۹ روئے تھے حرم شکر خدا کرتے تھے حضرت ہر سحر بہین امت کی عاکر تھے حضرت</p>	<p>۵۲۰ بھینا کو تہ خاک چھپا لوگ تو جانا خیمہ میں مری قبر نہا لوگ تو جانا</p>
<p>۵۲۱ یہاں رہے عورتیں جو کہ رن و نر چھوٹی سی نو بھین تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۵۲۲ نہاں چھپا کر سید معلوم کا جانی وہ آمد مائیں نیال وروہ جوانی سہوئے بوند بہ شادی کی شانی درد لکھے پروردگار پاپا غلامانی</p>	<p>۵۲۳ نہاں چھپا کر سید معلوم کا جانی وہ آمد مائیں نیال وروہ جوانی سہوئے بوند بہ شادی کی شانی درد لکھے پروردگار پاپا غلامانی</p>
<p>۵۲۴ روکے ہیں کیا شکر ہے پری کاٹ دکھلائیے گے ہم خاتمہ کے بشر کی طاقت</p>	<p>۵۲۵ سید انوکھے غم سر عجب شکل ہی تھی دان مہل و غایت تھایاں تھیں ہی تھی</p>	<p>۵۲۶ نانا بہین بابا بہین داد بھی نہیں ہی میرا تو کوئی اور بہادری نہیں ہی</p>
<p>۵۲۷ نہاں چھپا کر سید معلوم کا جانی وہ آمد مائیں نیال وروہ جوانی سہوئے بوند بہ شادی کی شانی درد لکھے پروردگار پاپا غلامانی</p>	<p>۵۲۸ نہاں چھپا کر سید معلوم کا جانی وہ آمد مائیں نیال وروہ جوانی سہوئے بوند بہ شادی کی شانی درد لکھے پروردگار پاپا غلامانی</p>	<p>۵۲۹ نہاں چھپا کر سید معلوم کا جانی وہ آمد مائیں نیال وروہ جوانی سہوئے بوند بہ شادی کی شانی درد لکھے پروردگار پاپا غلامانی</p>
<p>۵۳۰ سر لا کہ میں نہیں سر کا لینے عمر کا لینا ہی میں آج عوض خون پر کا</p>	<p>۵۳۱ کچھ اور نہیں سخت کم لاکر بچاؤ مظلوم بہادر کو کھن لاکر بچاؤ</p>	<p>۵۳۲ اب ساری درگوں میں نقطہ آب کا دم خضر تھے بھی چھوڑا جو بس کو تو ستم</p>

<p>۱۰۱          جین خواہ دختہ کا پرکھ چکی          سرور راہو بھلا اسکی بانی          کیوں آجے دور جی کے سونے          میں لکھ نہیں دیکھ سکی</p>	<p>۱۰۲          جینا ہی نہ سوسے میں خراج          نہ تیرے سرور کو خراج          نہ خاک پر نہ تیرے سرور کو خراج          سچا دینا قید تو کھنجر خراج</p>	<p>۱۰۳          خضر خلیج کما فونی کو اسکا اٹکار          بس صبر کیا صبر کیا اسکا اٹکار          زبان کوئی دوسرے کا نہ جانے          الہ بڑا سزا کوڑا دیکھو اٹکار</p>
<p>۱۰۴          سرور کو شکر میں نہ کفار کو جاہ          بتائے ہو جو مرنے تو مجھے مار کو جاہ</p>	<p>۱۰۵          بلوچین ترک سر کو میسر رہا ہر          بت متورت مت مجھو جڑا ہر</p>	<p>۱۰۶          اب خاکین بانو ترا اقبال ملے گا          بھانگی جو دنیا تو نہ لال ملے گا</p>
<p>۱۰۷          خضر خلیج کما فونی میں خراج          جہ صبر کوئی بات نہ سنے خراج          راکھو سرور در صبر کا خراج          تقدیر کا کھانا ہو خراج</p>	<p>۱۰۸          خلیج خلیج خلیج خلیج خراج          اور خلیج خلیج خلیج خراج          امن کو میں خراج میں خراج          ہاں میں ہی ہو خراج میں خراج</p>	<p>۱۰۹          بت بانو نہ تیرے کو کب آجے          خضر خلیج کما فونی میں خراج          دولت ہی راہی میں خراج          خضر خلیج کما فونی میں خراج</p>
<p>۱۱۰          آگے ترک خجری گرد نہ چلے گا          تاخیر نہ ہو گی نہ وہ وقت ملے گا</p>	<p>۱۱۱          مجھ میں تم عابد مخوم بھی ہو گا          عربان سر نہیب کھنوم بھی ہو گا</p>	<p>۱۱۲          میں نہیں یہ حضرت کی بلا بھی مرے          ہم نذر اچھین کرے میں نہ نذر کو مرے</p>
<p>۱۱۳          یہ سچ کہ مراد خلیج میں ہو گا          اور خلیج میں خلیج میں ہو گا          عاجز میں نہیں خلیج میں ہو گا          ہر جہ میں خلیج میں ہو گا</p>	<p>۱۱۴          خلیج خلیج خلیج خلیج خراج          راجہ میں خلیج خلیج خراج          پورناک میں خلیج خلیج خراج          سیکھو خلیج خلیج خلیج خراج</p>	<p>۱۱۵          ان کے کہ شاہ زاد باطلہ اشاد          بیچے خلیج میں خلیج میں خراج          سیکھو خلیج میں خلیج میں خراج          یہ راجہ میں خلیج میں خراج</p>
<p>۱۱۶          بن بھائی کی ہو تو ہی مرضی خلیج          تریت ہی مست میں مرام لکھا</p>	<p>۱۱۷          پکڑو سہو دامن کو سیکھو تو کھنجر          بانو تو قدم شاہ پر بنو میں ہی خلیج</p>	<p>۱۱۸          یہ امر کسی طرح گواہ نہ کریں گی          ان پارہ کو ہم اچھے پیارا نہ کریں گی</p>





<p>۵۵۵ ہر ایک حال کو معلوم کر کے اول لشکر اسلام میں پناہ وہ تو نہیں کہ تو دشمنی میں بہترین بہن ہوں فوج کی ہر</p>	<p>۵۵۶ بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا</p>	<p>۵۵۷ اسو اور جو کجا شہنشاہ جانی سنان کی جو بنی بنی گھازی سنان کی جو بنی بنی گھازی سنان کی جو بنی بنی گھازی</p>
<p>اس عید کی امید میں بیتا ہوں کہ کر سکتے ہیں عرض مگر اس لیے</p>	<p>شہر بولے ابھی دو ہی سو قریں بہترین بہن کی کما اور بیجا</p>	<p>الہدوی اقبال ہستم فوج خدا کا غل عرش بہت حاصل علی صل علی کا</p>
<p>۵۵۸ بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا</p>	<p>۵۵۹ بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا</p>	<p>۵۶۰ بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا</p>
<p>کھلیا ایک پتھر بھی بھی گھبران ہی لشکر کا ہر اول سزا کا دربان ہی</p>	<p>دی تو بھی دعائیں کہ وہ دیکھ رہی وہ ترے برادر کا مددگار ہی نہیں</p>	<p>طہت میں دفار چہ سچا کے آتھے گشتی میں تیرے مگر لاکھ پہ درخ</p>
<p>۵۶۱ بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا</p>	<p>۵۶۲ بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا</p>	<p>۵۶۳ بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا بہترین بہن کی کما اور بیجا</p>
<p>ہاں ایک طرح گشتہ اول ہی ہونگے سب میری غریزہ کی ہر اول ہی ہونگے</p>	<p>گردانا جو دامن قبا سرور دین نے گھوڑی کی رکاب تلکے کی روح میں ہے</p>	<p>یہ جرم و خطا ابن شہنشاہ بخشے واندہ کہ حق سبط میر کی طرف سے</p>

<p>۱۰۰ کھنکھانے لگا اگر خالیکے لال تلوار مورنے میں مچا نہیں غلاموں کی تیار سینے پر روئی جو زینہ اور انکار نہیں نہ کیا جو چوٹی چاہی خوشنار</p>	<p>۱۰۱ غار کی کھنکھانے لگا لال تلوار نور کیا اور نہ کہ باجید سرکار منہ نہ کیا اسب فکاک سیر کر گیا نکار صفت برقع صفین چکر گیا</p>	<p>۱۰۲ پیشانی پر حضرت عباس علیہ السلام خود بھی چلیں اپنے اسی سبیل طرار اکڑنے کو آجید ہیں کھنکھانے فریاد کیا یہ سبیا حسین کی تار</p>
<p>۱۰۳ بیکس ہر سفری گرفتار بلا ہو سیر کے سنانے میں بھلا فائدہ کیا ہو</p>	<p>۱۰۴ ہاقت کی صدا آئی کہ فردوس ترچہ درد لاکھ میں یہ ایک ان جفا دیں</p>	<p>۱۰۵ زہم ارمی یاد رہی بہادر کی جلوبین پیدل چلے آئے ہیں علی حرم جلوبین</p>
<p>۱۰۶ دور نشینی زادوں کی پانی نہیں کیا تقصیر میری زمین بنی کھیا کیا حسن اور داد اسد اسد کیا سرساں میں پناہ کو رہا کیا</p>	<p>۱۰۷ پونجا جو بندار جو میں درد نکار گھوڑے پیادہ جو اسد اسد نکار بٹیو نہ کیا باوجود میری کھو گیا میں میں نہیں آج خود نہ کیا گیا</p>	<p>۱۰۸ آخر میں تو میرے بچا راتہ فادر صدقہ جو راتہ فادر تو میری تیار ماقرہ سیر کیا جعفر جعفر تقصیر میری نہیں تو میری کھو گیا</p>
<p>۱۰۹ احسان کا عوض یہ کہ احسان کرنا اک سر پہ تو پیہر قربان کرنا</p>	<p>۱۱۰ روکا اخین با تھو پیہر پیہر پیہر ان با تھو نکو تلو رہی کھو تلو یہاں</p>	<p>۱۱۱ توفیق کا دریا ہو مٹی ان بھی ہے میں نے تو دامن میں نہ آکر لی ہے</p>
<p>۱۱۲ دیکھ کر کتا کہ زحار اسب مقصود سبچہ خالیکے لال کی اصلاح مقصود اسے مرقا آج ہوا قدیم مقصود وہاں میں بھی تو غیر مقصود</p>	<p>۱۱۳ اکھڑ لکھت کہ اسب سبب منا تھو میں آج تو کھو کھو کھو جس اسے نہ فانی کھو کھو کھو ای جہاں تو جہاں کھو کھو کھو</p>	<p>۱۱۴ نام میں نہیں مقصود میں آج کھو حدوتہ میں سبب کھو کھو کھو بڑی شجاعت کھو کھو کھو وہ علم کھو کھو کھو کھو</p>
<p>۱۱۵ تایخ کر اب عمل خیر میں توصل جنت کا وہ رستہ ہی جہنم سے نکلن</p>	<p>۱۱۶ غریبے یماں جو وفادار کو لاؤ سایہ میں علم کے مگر غریب کو لاؤ</p>	<p>۱۱۷ کیا جانتا تھا آپ مصیبت میں نہ کرنا یہ لوگ محمد کے نواسی لڑنے لگے</p>

<p>۱۱۷          بین لایق تیرے ہر چہ جاوے نہ          حاضر ہے سر جگہ نہ پہنچ جاوے          راضی ہو نہیں آج بھر نہ پہنچ جاوے          مولیٰ تیرا اسے جہنم کی بجاوے</p>	<p>۱۱۸          خزنے کہا صد تو غلام نہ ہو          ہفت ہجرتش کی دعا کیجے نہ          معبود سے اور نہ کہ دعا کیجے نہ          اس وقت صلائی کہ اس کا خلیفہ نہ</p>	<p>۱۱۹          خزنے کہا جلیب نہ منہ ہو جلیب          جی جلیب کے پہنچ نہ کیجا نہیں          افسوس ہو کہ تو نہ پہنچ نہ کیجا نہیں          پہنچ تو نہ اور نہ کیجا نہیں</p>
<p>بخشش کا مروا کہی کی اسباب نہ ہو          دوزخ میں تو چلنے کی مجھ کتاب نہیں ہو</p>	<p>تا جی ہو وہ فرزند بنی نے جسے بخشا          تو نے جو اسے بخشا تو ہم نے اسے بخشا</p>	<p>عزت زدہ ہوں بیکس ظلم و خربین          میں آج نہ مانی کی قابل بھی نہیں ہوں</p>
<p>۱۲۰          نہ کہ جو بصر نہ نظر نہ ہائی          نہ کہ نہ ہو نہ کہ نہ کہ نہ ہائی          ہاتھ اس کے جو کھوے تو نہ کہ نہ ہائی          بندہ فوری ہو نہ کہ نہ ہائی</p>	<p>۱۲۱          خلق کا انچ نہ نہ کیا اختیار          تو نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ ہائی          وہ دوست ہمارے تو نہ کہ نہ ہائی          جان ان کے نہ نہ نہ نہ نہ ہائی</p>	<p>۱۲۲          خزنہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ          اتنا نہیں کہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ          ہر سال تو نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ          نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>
<p>کیا اہل مروت پسر شاہ بخت ہو          اس کی غلامی نہ دو عالم کا شرف ہو</p>	<p>زندہ ہو جو تیری محبت میں رہا          بخشے دوسرے کی شفاعت کر رہا</p>	<p>راحت مجھ نہ ظلم کو مانی نہیں ہو          کھایا نہ کہ نہ کہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>
<p>۱۲۳          جب ہاتھ کھلے کھلے نہ نہ نہ نہ          کی عرض مجھ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ          فرمایا اس شاہ نے جانی نہ نہ نہ نہ          پاپا نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>۱۲۴          اس زندہ جانیں نہ نہ نہ نہ نہ نہ          جو نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ          اور نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ          رہنمائی نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>۱۲۵          خزنے کہا نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ          نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ          نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ          نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>
<p>مان میری تری واسطے مصر کو عام ہو          بیگناہ تھا برا تو بگناہ نہ ہو عام ہو</p>	<p>اس راہ سے دنیا سے گزرنے کی ہو          جیسے کی ہو کچھ نہیں پہنچے ہو</p>	<p>جو خار تھا وہ ہو گیا گلزار کے قابل          وہ نہ رہا آج جو تھا نار کے قابل</p>

<p>۱۰۰          دلہ کے اسی چھاتی سے جو دنیا پر          فرمایا کہ انا چاہتا ہوں کہ          ادا ہو جائے چلا کر فادہ          چاہتی ہی جا رہا وہ کہ تو قوم</p>	<p>۱۰۱          ہمارے شہر میں جو کوئی تو          خلیفہ بنے تو تو حجاج بن یحییٰ          خودمان بنینے کو تو حجاج بن یحییٰ          کہہ جا لالچ ہی ہو کر لیتی ہے</p>	<p>۱۰۲          خاں ابی احمد سے مل کر کہنا          اور ان کو فادہ سے جو کوئی کہنا          سب دیکھ کر ہرگز نہ کہہ سکا          دین میں جو کام کی کر اور عالم</p>
<p>دعویٰ ہو تجاغت کا جسے کلمہ وصف          میں آیا ہوں لڑنے نشہ والا کبیر</p>	<p>دولت نہیں ملتی کچھ منصب میں ملتا          وہ دیکھ بھلا کیا جنھیں پانی نہیں ملتا</p>	<p>میں خاطر کا دوستان تو دشمن ہیں          ابھی ہی تباہی اس ملک کس کو نہیں ہے</p>
<p>۱۰۳          گھر کے پکارا عسکر شہر          کیا حریفین ابن علی چلیکے بھجور          کچھ آج کچھ قریب کا نہیں ہے          ہزاروں کی کثرت ہو گیا جاہل</p>	<p>۱۰۴          تار بخت غلامین زباں غازی          بولا بسیرہ سے یوں چلے تازی          جیسے تڑپنے کی بند شہر تازی          سو جانیں نہ ہو نہ سہا تازی</p>	<p>۱۰۵          کچھ عالم کی حقیقت نہیں          حاکم تو ہے اللہ کے لیے بین حکوم          ہوں اس قدر خدا پرست ہوں          وزندہ ہی نور ظاہر ہوں</p>
<p>اس امر سے باز آ کہ ہلاکت کے قریب          کچھ پاس نہ گاہے کچھ ہو کہ نہیں ہے</p>	<p>بس وگ زباں کو ستم آ رہی خطا ہے          سادہ سو کتاب ہو عجائب نما ہے</p>	<p>فاسق کی منافق کی طاقت نہیں جانتا          ایمان پر کی بھی محتاط نہیں جانتا</p>
<p>۱۰۶          بیوقوف کا یہ خبر کہ سننا          لڑا لگا گھر بیکار تری اماں          بڑوں دوزخ کا ہو جانا          سوز کی رائیسی ہو جانی</p>	<p>۱۰۷          کافر کیلئے کتب ایمان کو آؤں          بے لڑوں زمین کو آؤں          باطل کا خدا ہوں دھن کو شان          حاکم کو نہاؤں تین چکر اور آؤں</p>	<p>۱۰۸          اچانک غلامی ہو کر واسطے مروج          بابائیں حسین ابن علی ہو مروج          نوادہ خلیفہ کو تلامذہ ہو          دشمنی ہو اور دشمنی ہو</p>
<p>کہنہ کا ترغیم و نشان بھی نہ ہیکا          دنیا میں کوئی فاتح و خان بھی نہ ہیکا</p>	<p>بیدین کی تمکھواری کا تو پاس کو ہکا          اور روینہ کا زہر کر نہ ہو اس کو ہکا</p>	<p>مکن ہے کہ میں رہیر عالم سے جہنم          سو با جیون مرے تو سو بار دہنم</p>

<p>۱۹۰ ملوار دیندہ مخرج دین کا بیٹا منہ سے بی بی بکلا کر یا حشر الاک اس کا قبضہ کر دے حاکم سما غم جو کہ خستہ بین ہوئی تو کلمہ</p>	<p>۱۹۱ جب نام علی بنو لنگا ناخدا ملوار دور ناخدا بنیں کہ دور رکت ہوا خیاں بیکو لنگار کہ آیا بین خور وہ بجاں تیا سانی کر بیکو</p>	<p>۱۹۲ بروز بین چوڑنگ تھی سو چھوڑ جاو کھٹے تھے مٹھ کا نہ سہر جاو آئینہ بین بھی نہر اس جلاو نہی خلیا ناخدا بن کر بار بار</p>
<p>۱۹۳ کچھ آج زراعت کا نہ الاک کا علم ہی بان خاطر کی کھیتی کر لٹے کا الم ہی</p>	<p>۱۹۴ آہن میں تھان سانی جو دمن میں تھا سراسکا کہیں خود کہیں ہم کہیں تھا</p>	<p>۱۹۵ عرب اسکی کسی سے نہ روکی تو کلمہ دوسر آتری جوڑہ کلک پھندا دم طیسر</p>
<p>۱۹۶ خیاں بیکو کے بیٹوں ہو کر کھلیں کچھ غم نہیں ناموں کے قید ہو کر زنجیر کا قربان سر بادو کبیر کیا بھٹا رکتے سو کر دیا</p>	<p>۱۹۷ نزدیک جو تھی اتنی تو سیک ملوار رن زرد دندو خالی تھا لکڑی سو گھوڑا کئی لنگا پوین جو ریزہ پور چار آئینہ تیا جو کلمہ بیکو</p>	<p>۱۹۸ اس کو کہ تھج بیاو کو ملا دھ بروز کو اس جیا تھج سنا دھ تھا فخر خون جوش میں تھی تھی آرتے تھے زور سے بڑھ تھج</p>
<p>۱۹۹ کیشہ مرا سب خاطر کے گھر بھٹو فرزند مرا اکرو اصغر کے تصدق</p>	<p>۲۰۰ غل تھا کہ کچھ جاتی تھ لاسکی چکے ملوار نہیں بکلیاں کرتی تھین فلکے</p>	<p>۲۰۱ خوین جو بدن خون تھو لیا گردن کر بے تھے جیاو کھیل خود مردن کر</p>
<p>۲۰۲ یکے دینا تھ کر دیا تھج بیکو ملوار زبردست ہو کر بروز تھ بیکو سنا دھ چلا تھے تھ کر بیکو</p>	<p>۲۰۳ بائی تھی بیاو نے عجب تھی لانو تھ بھرا دشت ضعیف تھی ملوار بیکو تھج تھج تھج تھج تھج تھج تھج تھج</p>	<p>۲۰۴ تھج</p>
<p>۲۰۵ اس صاعقہ کر سایہ ہو چلا نیکادری آب و شمشیر میں آتش کا نہ ہری</p>	<p>۲۰۶ نیز کیے ہلا نہیں جو رستم سے نہ تھا اک ہاتھ میں بس ہاتھ بھی تھو نہ تھا</p>	<p>۲۰۷ اس شکر کو رو کے یہ نہ طاقت تھی کسی غل تھا کہ دو ہائی ہر حسین بن علی کی</p>

<p>مثنوی بسم تو صلوات علیہ لاکلی آتی جلالتی کہیں نہ کہ تو را کوہیانی جو یک بین کرتے ہیں زنجیریانی مظاہر می جا دکھلا تاج عظمی کھانی</p>	<p>مثنوی بسم تو صلوات علیہ لاکلی آتی جلالتی کہیں نہ کہ تو را کوہیانی جو یک بین کرتے ہیں زنجیریانی مظاہر می جا دکھلا تاج عظمی کھانی</p>	<p>مثنوی بسم تو صلوات علیہ لاکلی آتی جلالتی کہیں نہ کہ تو را کوہیانی جو یک بین کرتے ہیں زنجیریانی مظاہر می جا دکھلا تاج عظمی کھانی</p>
<p>گوشت و پیراں کا دستور بین ہو برائی کی بنا ہی مجھے منظور بین ہو</p>	<p>حرکت کے لیے بتا با نام و دھماکا آنسو شہ مظلوم کی آنکھوں میں نرانا</p>	<p>راحت اس پر ہو چکی تو راحت مجھ ہوگی ایذا نہ ہوئی اسکو تو ادیت مجھ ہوگی</p>
<p>مثنوی پرکے میں زیادتی کی چاہی است نہ تو چاہیے بار بربوری خانہ کی زینت و شادی کی ساری اب انکو تر قطع خاطر ہو ساری</p>	<p>مثنوی پرکے میں زیادتی کی چاہی است نہ تو چاہیے بار بربوری خانہ کی زینت و شادی کی ساری اب انکو تر قطع خاطر ہو ساری</p>	<p>مثنوی پرکے میں زیادتی کی چاہی است نہ تو چاہیے بار بربوری خانہ کی زینت و شادی کی ساری اب انکو تر قطع خاطر ہو ساری</p>
<p>بس پاچہ و بدین ترا اپنے جفا کی رحم آتا ہے است پر محبت کی</p>	<p>رود کے بہ فرمائے تھے نالوں کو لا کر اوی بھائی حسین آیا ہر خوشم تو داکر</p>	<p>محسن کو لیے گو دین چلاتی ہر زہرا میوہی لاشے پر تر آتی ہر زہرا</p>
<p>مثنوی منہ پر ہے سر سبدی کو بیجا اس قسم کے قربان مومنان تھارا کچھ اور کہا جاتا تھا کہ کھانا جو کسی نے سنبھال لیا ہے کھانا</p>	<p>مثنوی منہ پر ہے سر سبدی کو بیجا اس قسم کے قربان مومنان تھارا کچھ اور کہا جاتا تھا کہ کھانا جو کسی نے سنبھال لیا ہے کھانا</p>	<p>مثنوی منہ پر ہے سر سبدی کو بیجا اس قسم کے قربان مومنان تھارا کچھ اور کہا جاتا تھا کہ کھانا جو کسی نے سنبھال لیا ہے کھانا</p>
<p>زخمی جو ہوا دل تو نہ ٹھہرا گیا زین پر یا نہ خیر خدا کہلے گرا روئے زین پر</p>	<p>احسن کا ہو تا بھلاک نور زین پر لینے مجھے آئے ہیں علی خلدین پر</p>	<p>اب روح سو فلد برین کی ہر آقا کچھ نینوسی خادم کو چلی آتی ہر آقا</p>



<p>علاقہ بیکھنے لگا کھینچنے جیاد کو پکارتا تکڑے کے زبانی کے سید ابرار کیا تجھ پر جو موت کی سختی مری غدار خونہ کہا یا شاہ باغیخت بن بنار</p>	<p>علاقہ نہایت پیچیدگی کی تھکے سر نہایت کہا مارا یا بھینسا مارا نوالہ اس کی زبان اور خواہ اب اس کی بن آجی تو مریں بار</p>	<p>علاقہ خاتون قیامت کی اصل کی لکھا مارا گیا اس کی پی پی پی پی کا مدکار پیارا پی پی پی پی پی پی پی پی مین اس کی عداوت اور پی پی پی</p>
<p>غیر ہو کہ ہم گہست میں مجروح ہو گئے باؤ کی طرت احمد خٹار کھڑی ہن</p>	<p>یہ مجھ پر فدا ہو گیا اجنوں کی طرف سے سب ملے سے روو عزیز و دیگر سے</p>	<p>اب لاش سے اس کی زہد ہو گئی نہر چاکیوں میں نہا کی طرح رو کی نہر</p>
<p>علاقہ یہ کہتی تھی اک موت کی کھلی سیڑھی آخروادہ سید سیکل خدائی بون رو کی لاش کی شوقین اٹھائی سب طرح کے چاہیے رو باجی</p>	<p>علاقہ کوئی نہ سکھنے سے سرور و عین کہا ہے کہا بال کروا پیو نشان بانو کی کوئی نہ کوئی و طوطا فغان سیا چھو قتل و دوا اور انجان</p>	<p>علاقہ نہایت پیچیدگی کی تھکے سر نہایت کہا مارا یا بھینسا مارا نوالہ اس کی زبان اور خواہ اب اس کی بن آجی تو مریں بار</p>
<p>جلا سے یہ لاش اس کی دھیمہ پلا کر اے پیو رو رو مریں دھان کو اکر</p>	<p>جو اسکے بے نالہ و فریاد کر گیا اندھا کو حشر کے دن شاد کر گیا</p>	<p>قامر کھی کوشش میں یہ مجبور نہیں ہے مولا جو کشش ہو تو کچھ و نہیں ہے</p>
<p>سلام جی جی عیان ماہ عزت تو ہوا چرخ پر نام شاہ شہدائے ہوا روشنوائی کا بھی کیا تھی سچاں اللہ خیر انکو تھا خیر اضر انو ہوا</p>	<p>سلام مرگود میں نہایت اللہ اللہ بکری خانی جی جی فضل خدا تو ہوا کائناتی سے لحد اور محبوب اللہ نہایت کے پیو عیا تو ہوا</p>	<p>سلام بیکھنے لگا کھینچنے جیاد کو پکارتا تکڑے کے زبانی کے سید ابرار کیا تجھ پر جو موت کی سختی مری غدار خونہ کہا یا شاہ باغیخت بن بنار</p>

۱۰  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 دودھ دیا پیدو دیکھو دیکھو کیا ہوا ہو  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 زائد ہوتی ہو غافل کیا ہوا ہو  
 ۱۱  
 دیکھو دیکھو گولی بن میں تیرے کیا  
 لائیں تیری ہیں اگر فضل خدا ہوا ہو  
 ۱۲  
 گھر گناہا آتے ہیں بچا ہوا ہو  
 جو سنہ شاہ ہوا ہو کیا جان چلا  
 ۱۳  
 شاہ سے اگر غافل گناہ کیا جان چلا  
 زمر میں چھاتی کے اب دروہو ہوا ہو  
 ۱۴  
 شاہ دروہو کی گدی میں کیا ہوا ہو  
 ۱۵  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 دیکھو دیکھو گولی بن میں تیرے کیا  
 لائیں تیری ہیں اگر فضل خدا ہوا ہو  
 ۱۶  
 گھر گناہا آتے ہیں بچا ہوا ہو  
 جو سنہ شاہ ہوا ہو کیا جان چلا  
 ۱۷  
 شاہ سے اگر غافل گناہ کیا جان چلا  
 زمر میں چھاتی کے اب دروہو ہوا ہو  
 ۱۸  
 شاہ دروہو کی گدی میں کیا ہوا ہو  
 ۱۹  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 دیکھو دیکھو گولی بن میں تیرے کیا  
 لائیں تیری ہیں اگر فضل خدا ہوا ہو  
 ۲۰  
 گھر گناہا آتے ہیں بچا ہوا ہو  
 جو سنہ شاہ ہوا ہو کیا جان چلا  
 ۲۱  
 شاہ سے اگر غافل گناہ کیا جان چلا  
 زمر میں چھاتی کے اب دروہو ہوا ہو  
 ۲۲  
 شاہ دروہو کی گدی میں کیا ہوا ہو  
 ۲۳  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 دیکھو دیکھو گولی بن میں تیرے کیا  
 لائیں تیری ہیں اگر فضل خدا ہوا ہو  
 ۲۴  
 گھر گناہا آتے ہیں بچا ہوا ہو  
 جو سنہ شاہ ہوا ہو کیا جان چلا  
 ۲۵  
 شاہ سے اگر غافل گناہ کیا جان چلا  
 زمر میں چھاتی کے اب دروہو ہوا ہو  
 ۲۶  
 شاہ دروہو کی گدی میں کیا ہوا ہو  
 ۲۷  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 دیکھو دیکھو گولی بن میں تیرے کیا  
 لائیں تیری ہیں اگر فضل خدا ہوا ہو  
 ۲۸  
 گھر گناہا آتے ہیں بچا ہوا ہو  
 جو سنہ شاہ ہوا ہو کیا جان چلا  
 ۲۹  
 شاہ سے اگر غافل گناہ کیا جان چلا  
 زمر میں چھاتی کے اب دروہو ہوا ہو  
 ۳۰  
 شاہ دروہو کی گدی میں کیا ہوا ہو

۱  
 کتنی غافل غافل کیا جان چلا  
 کین کی بھی رہی ہے بیکار ہوا ہو  
 ۲  
 کین کی بھی رہی ہے بیکار ہوا ہو  
 کین کی بھی رہی ہے بیکار ہوا ہو  
 ۳  
 شاہ بن روئی سلیمہ ہوا ہو  
 مونے باجے ہو دیکھو دیکھو کیا  
 ۴  
 شاہ بن روئی سلیمہ ہوا ہو  
 مونے باجے ہو دیکھو دیکھو کیا  
 ۵  
 شاہ بن روئی سلیمہ ہوا ہو  
 مونے باجے ہو دیکھو دیکھو کیا

۱  
 بان عجب اس کی ام سلیمہ ہوا ہو  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 ۲  
 بان عجب اس کی ام سلیمہ ہوا ہو  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 ۳  
 بان عجب اس کی ام سلیمہ ہوا ہو  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 ۴  
 بان عجب اس کی ام سلیمہ ہوا ہو  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 ۵  
 بان عجب اس کی ام سلیمہ ہوا ہو  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو

۱  
 کتنی غافل غافل کیا جان چلا  
 کین کی بھی رہی ہے بیکار ہوا ہو  
 ۲  
 کین کی بھی رہی ہے بیکار ہوا ہو  
 کین کی بھی رہی ہے بیکار ہوا ہو  
 ۳  
 شاہ بن روئی سلیمہ ہوا ہو  
 مونے باجے ہو دیکھو دیکھو کیا  
 ۴  
 شاہ بن روئی سلیمہ ہوا ہو  
 مونے باجے ہو دیکھو دیکھو کیا  
 ۵  
 شاہ بن روئی سلیمہ ہوا ہو  
 مونے باجے ہو دیکھو دیکھو کیا

۱  
 بان عجب اس کی ام سلیمہ ہوا ہو  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 ۲  
 بان عجب اس کی ام سلیمہ ہوا ہو  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 ۳  
 بان عجب اس کی ام سلیمہ ہوا ہو  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 ۴  
 بان عجب اس کی ام سلیمہ ہوا ہو  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو  
 ۵  
 بان عجب اس کی ام سلیمہ ہوا ہو  
 بچہ کن چھٹی اندر پکا جاتا تو

<p>۱۰۰ کیا نہیں صاحبِ نعتِ نیر خانہٗ نبیانی کی تکلیف امامِ احسنؑ نادِ رشتہ پر سزا بقدمِ نوکی تصدیق</p>	<p>۱۰۱ نوشہٗ بی بی طبع کو بنگامِ نیر نصیف جو بیچ میں دین کی گھر اس نور الٰہی کی کتابِ کیم سجادہٗ خلافتِ سیدینِ علم</p>	<p>۱۰۲ ہزار کی دوا ابرو پر اجرت بزار پر سونٹ امانِ نیت جگہ نشہ پر سکا دہری اس کو نیت لب پہ نظر و دفتر میں بھارت</p>
<p>۱۰۳ شہرِ گرجو پوچھو تو شہنشاہِ عرب بیٹی بونی کی یہ جسے نسبت</p>	<p>۱۰۴ توصیف نہ خامی پر مکن زبانِ نیر تخریر سے افزون پر زیادہ ہو بیانِ نیر</p>	<p>۱۰۵ وہ حشر میں مومن کو جا لیا عتبہ ہو جائیگی طے راہ صراطِ اس کے سب</p>
<p>۱۰۶ ظفا کہ نہ رفت بیچ میں سے گھر زینب کے لیے عیشِ بامِ سلگھر بابا کا بڑے بی بی کے بیچ وارث وہ پر سب خلیج جو نظر</p>	<p>۱۰۷ بابا چاہے پڑھیں فرشتے کی کیم اس میں خلق کو نہ پر کر کریم کھانا کھا کر جب آئی تھیں ان کو کیم خود اپنے رسول علیؑ کو کیم</p>	<p>۱۰۸ اس کا دلو کی بڑائی کی کیم آر و بھو کا سرم روزی جو کیم بہ پاس بود کی کیم کیم کیم جود کی گدائے کیم کیم کیم</p>
<p>۱۰۹ یہ مہین وہ دونوں کہ کشف و بھان اس طرح کے رہو کسی بی بی کے گمان</p>	<p>۱۱۰ الطاف محمدؐ ہو یہ جس بابِ کیم پر دروازہ گرا دین اسی بی بی کے کیم</p>	<p>۱۱۱ گھر ہو گیا پر نور تو جہان ہو کافر اسی بس سیو قسلمان ہو کافر</p>
<p>۱۱۲ اوصاف میں خلق اگر نہ لکھ نہ کی بڑی بی بیانِ نبیان گر جاہلین کے صوفیوں کے بیچ نوشہٗ بی بیانِ نبیان</p>	<p>۱۱۳ کیا حضرت خانوں فیاضیت نفاذ ہو ہی نہ محمدؐ کے کیم کھانی میں محمدؐ کی قسم کیم چہ دامنِ بابل کیم کیم کیم</p>	<p>۱۱۴ آفاق میں نور کا بیچ کیم کیم نور اسد الدین کی ادبیت کیم وہا کا نشت نور خدا کے بیچ کیم وہا میں صبر کی کیم کیم کیم</p>
<p>۱۱۵ جس طرح جہان میں شہرِ حرمین عاجز میں اسی طرح نہ رہی نمایاں</p>	<p>۱۱۶ وہ روح سے طاہر ہو یا کفر ہو جان کو تر سے وضو کر لے تو لے نام با نیر</p>	<p>۱۱۷ تالی کوئی نہ ہرا کا نم کا ہوا ہے ہاں حضرت زینبؓ جو کیم تو بجا ہے</p>

<p>۱۰۰ ایک عجیب و غریب جوہر کی ترقی ساری دنیا میں ہوتی ہے خوش فضا صاحب کی خود مد عالم کو بین کی</p>	<p>۱۰۱ اس طرح لب بام بین ماعظ استلک دنیا میں نہیں کھو ہوا جینک کہ نہ جیو نہ مریا خوش فضا صاحب کی</p>	<p>۱۰۲ بیٹا اس نے بڑے بڑے کسے ہوا جو روح مر جیو کی ترقی سچے سے آنکھوں کی فضا کا اجلا جیو جیو کی ترقی ہوا</p>
<p>۱۰۳ منازک باقی نے نواسے کوئی کے عصمت بھی جو ہر کی کوئی تھی علی کے</p>	<p>۱۰۴ اعدائے جو تاراج کیا گھر کوئی کے سرنگے پھرین بعد حسین ابن علی کے</p>	<p>۱۰۵ سوئی ہوں تو پہلے اسی بانی میں لاکر چکی بھی جو پیسی ہو تو گودی میں لاکر</p>
<p>۱۰۶ فانوں میں نہایت کچھ بچا تھا سوفی کے بان جو بچا تھا جیو جیو کی ترقی ہوا خود مد عالم کو بین کی</p>	<p>۱۰۷ اینا ہے جو تاراج کیا گھر کوئی کے ب زینب غدیہ کی ترقی ہوا خود مد عالم کو بین کی</p>	<p>۱۰۸ بہت ہے جس میں گھر کوئی کے جیو جیو کی ترقی ہوا خود مد عالم کو بین کی</p>
<p>۱۰۹ جو پاس ہوا صرت کیا راہ ظمین زہر کی طرح ہوتے تھے پیو ہوا میں</p>	<p>۱۱۰ لٹا تھا چلن فاجہ جس کے چلے بولی مینن باندھ کر بازو جو رس کے</p>	<p>۱۱۱ ہر گام پر سایہ کی طرح بھی ہوئی ہوا خود مد عالم کو بین کی</p>
<p>۱۱۲ بابا جیو کی ترقی ہوا خود مد عالم کو بین کی</p>	<p>۱۱۳ خود مد عالم کو بین کی خود مد عالم کو بین کی</p>	<p>۱۱۴ خود مد عالم کو بین کی خود مد عالم کو بین کی</p>
<p>۱۱۵ نوی رہتہ خیر ہو میں زہر کی طرف سے باپ بھی فضیلت ہے انھیں ناکی طرف سے</p>	<p>۱۱۶ ابے زینب کیسے میں می دولت خیر محبوب الہی کی امانت سے خیر</p>	<p>۱۱۷ کرنے کا گریبان جو زانگ نہ تھا دم گھٹ کر مراد ہی کیا زانگ نہ تھا</p>

<p>۱۹۷ اور اٹل سال کا خوش بولنا نیچے سے نظر سے بچا نیک بخت بھی ہے جو اوجھل صدقہ کی مادی و شے بھلا</p>	<p>۱۹۸ کتنی ہی نیت از خود بھائی بیا گیا عینا کی جیت بھائی عزت اخین خود کی دولت بھائی چھٹی سوہن کو ہوں سولہ بھائی</p>	<p>۱۹۹ ہر کچن میں اس بھائی کا کم بخت جاری ہر دم ساتھ چلا جاؤ زین نہیں کو چھوڑنا چاہتا ہوں خدا سے پہلے انھیں دیکھتا ہوں</p>
<p>۲۰۰ بہتر ہے جو شکر کا تھوڑا بھولی ہے سبقت وہ دیر کی وزارت یا تاج کی سرکار شاہ شہر بھوکا کی</p>	<p>۲۰۱ شہر میں شکر بڑا ہو بہتر ہے شکر کی کمی فرزند دیندہ کی شکر اس کی غلامی میں ہو جیو</p>	<p>۲۰۲ آقا کو حقیقت میں از خود بھائی بہتر ہے از دست نہ تر بھائی کر سکتے ہیں کیا دین سلطان عبد میں شکر و شکر بھائی</p>
<p>۲۰۳ نقد بھائی کے آرام کی سوداگر جو شکر بھائی جائیکا کہیں خود بھائی رکھتی تھی خود بھائی</p>	<p>۲۰۴ محبوب الہی کے بار از خود بھائی جسم خود شکر از خود بھائی صدقہ کر کے بھائی آقا اخین باکر از خود بھائی</p>	<p>۲۰۵ نام و بڑے شکر میں بھائی بہتر ہے شکر میں بھائی آقا کر کے شکر بھائی آقا کر کے شکر بھائی</p>
<p>۲۰۶ سنتہ تو تو کو تو مراد ل کرنی ہو بھائی کیوں پھا بھوکا ہر بھائی کی ہو بھائی</p>	<p>۲۰۷ فرزند کو مانا پکے کسانا ہر بھائی ایسوں ہی کر لے سزا ملتا ہر بھائی</p>	<p>۲۰۸ سینو کو سپر کرنے میں ملوار کے آگے بھوکا تو وہ ہوتا ہی یہ سزا کے آگے</p>





کسے

بہت سی تھی جو نور ہو چکی تھیں  
دیکھ کر سو کر لو اور سو کر سو کر  
چھو جاتے غبار کی برف سے  
روشن ہو کر چھو جاتے بے سدا بار

۵۴

درون میں نام نہ کر دوں گے  
اس آخری وقت اور بھی یاد رکھو  
کئی جو اجازت نہ دے گئے  
کیا صاحب نے یہ سب سوچا ہے

۵۵

فرزند کر کے نہ بنو گے  
چھائی اندلی سے اور بھی  
پشایا چھائی سے اور بھی  
فریاد میں از روئے کس ہو

سجے دو کھان دو کھان کرے  
رحمت کے لیے ماموں کو فرمادہ کرے  
ہم جا بیٹے زندہ تو خدا ہو نیکی امان

ڈر ہو کہ بھتیجی کے لیے رو نیکی امان  
ہم جا بیٹے زندہ تو خدا ہو نیکی امان

جی پھر کے یہ کھانا تو کیا تھیں  
بیاہر ہو تو لود و دھبی خجائیں

۵۶

فرمانے میں نہیں چاہو  
قدوس اٹھو میری چھائی سے  
یونہی بھی سلنے کے سہرا  
منظور چھائی تو تار و تار

۵۷

بانو نے کہا پھر چھائی سے  
ہر کسی کی فارم سے  
کچھ چھائی سے کہنا  
سہرا کوئی کہنا

۵۸

نیکو چھائی کی ماموں کی  
آؤ چھو فرماؤ تو میں دودھ  
غلی آؤ ان آج سے تو میں  
مادر سے کہہ گئی کہ بڑا

وہ گھر میں سہرا لگو دکھائیں  
امان میں نہ تھیں میں جانیکے  
کچھ نانی کا پیغام ہر سن کر

مستے ابھی کچھ کام ہر سن کر  
کچھ نانی کا پیغام ہر سن کر

افراط مجھے بہ گھٹا رہے  
ناہر غلام کو گھٹا رہے

۵۹

نہیں ہی تھیں نہ چاہو  
وایا مبارک ہو سدا  
امید باری می التماس  
وصا جوت بیکو جاؤں

۶۰

لفظ نہ بلایا وہ بلندہ  
دیکھا اس میں نہ  
چھائی سے کہنا  
وہ جو کہنا

۶۱

تھک چکے چھائی سے  
اس وقت تو میں  
دوڑا کر کے تھک  
گھوڑو پھر دوڑا کر

رحمت ہی نہ ملتی تھی مال یہ  
سمجھی کئی جو کچھ میں نہ گمان

ہم دیر سے رحمت کے طلبگار  
تقصیر ہماری نہیں لاجا رحمان

چلائی یہ مادر کہ خدا حافظ و ناصر  
بولے وہ دلاور کہ خدا حافظ و ناصر

<p>۱۰۱ خنگاہ میں گھوڑے کی تلواریں خشان چاندی کی طرح تھیں نیز بکریوں کی لائے ہوئے تھیں ایمان سو کر تھیں ہوئے تھیں</p>	<p>۱۰۲ ان ابروؤں کی طرح چاندی کی دو بند نظر نے میں اور چاندی نیش کی خاطر میں کمال کی تھی پیر کی بجلی کی کہ خسار دیکھو</p>	<p>۱۰۳ بولا کی بنیاد کو نہ خشاں کر دیکھو حسن کی طرح نہ لوگوں کی تھی محبوبی میں چھوٹی سی گلزار دیکھو نظر سے چھوٹی سی گلزار دیکھو</p>
<p>۱۰۴ لڑے تھا شجاع کو دیر کی نظر سے تکے تھے صفت کو جگوشی کی نظر سے</p>	<p>۱۰۵ کیونکر نہ زمین فخر کی عرش پر دور نہیں چھٹکے یہ ساری میں</p>	<p>۱۰۶ گھوڑے میں یہ ظاہر ہے ظاہر کیا ہے طاؤس میں بجلی میں چلاوا میں</p>
<p>۱۰۷ دہن کی طرح تھیں تھیں کیا تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۰۸ یوٹا سا نوٹ تھیں تھیں پیشہ میں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۰۹ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۱۰ غالب ہوا عجب لگا ہر اک بیچ کف پر جس میں پڑ کر یہ گروہ ہر صاف پر</p>	<p>۱۱۱ مردم میں یہ پوش سیاہان عزا پر آنکھوں کو نظر آئے مانگوں بجایے</p>	<p>۱۱۲ ہر فردی دو جہان حرب ہماری رکھی تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۱۳ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۱۴ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۱۵ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۱۶ کیا نہ ہر گز تھیں تھیں دو صاف گز تھیں تھیں</p>	<p>۱۱۷ آئیے کو تھیں تھیں مناسب رہن میں گز تھیں</p>	<p>۱۱۸ ہر وقت تھیں تھیں چھوٹے تھیں تھیں</p>

<p>۵۷ جنگل عدد دار کو کھینچ کر کیا ہے خون کی لڑائی میں شہید کی کشتی دم میں دم سے بت کر دیا ہے ضیق میں نہ کر کے ضیق میں</p>	<p>۵۸ غیر سوار اور دانا کو کھینچ کر کیا ہے جنگل میں سوار کو کھینچ کر کیا ہے خون کی لڑائی میں شہید کی کشتی دم میں دم سے بت کر دیا ہے</p>	<p>۵۹ اسوار علی جان کو کھینچ کر کیا ہے غیر سوار اور دانا کو کھینچ کر کیا ہے خون کی لڑائی میں شہید کی کشتی دم میں دم سے بت کر دیا ہے</p>
<p>۶۰ ہم صوبہ میں مہال دسریل سے پہنچے ان ہاتھوں میں کیا زور ہے چل چلے</p>	<p>۶۱ کچھ دہائیوں میں لاکھوں شکر کو کھینچ کر کیا ہے ہم اور ہمیں کوئی تو کسے میں غلی کے</p>	<p>۶۲ دو دو کو تھو پیاسو یہ غضب لڑنے کے لئے جو لوگ کسان تھو پیاسو جا رہے تھے وہ بھی</p>
<p>۶۳ عاجزین گورکھ کے شہر میں ہلاک ہیں تو جو جا ہی گئے وہ بھی زیادہ کوئی آج ہمارے شہر میں میں فیض الہی بہن میں</p>	<p>۶۴ جو شکر اور زور دیکھ کر کیا ہے ملو ملو کر دیکھ کر کیا ہے غل غل کر دیکھ کر کیا ہے تمہارے دیکھ کر کیا ہے</p>	<p>۶۵ جنگل میں سوار کو کھینچ کر کیا ہے غیر سوار اور دانا کو کھینچ کر کیا ہے خون کی لڑائی میں شہید کی کشتی دم میں دم سے بت کر دیا ہے</p>
<p>۶۶ معبود کی طاعت کا سر انجام نہوتا ہم ہوتے نہ دنیا میں نہ اسلام نہوتا</p>	<p>۶۷ ہمارے تلواریں گرا دی ہیں ہن کو ہاں زور کی نو کو نہ اٹھالیں ہن کو</p>	<p>۶۸ ہاں آئے سکر ان کی لک کر نیکو جو جلد میں گھر سے کھینچا ہاتھ نو دو</p>
<p>۶۹ وادی میں جو قوت ہے وہاں جی نہیں اگر نہ جی نانا کا جانتے ہیں تو وہ دیکھ کر وہ شان و شوکت چھین اور اس کی ملکوتی غریب جی نہیں</p>	<p>۷۰ ہم نے ضیق میں گھٹنے ٹیک کر ہم نے شہر میں گھٹنے ٹیک کر ہم نے شہر میں گھٹنے ٹیک کر ہم نے شہر میں گھٹنے ٹیک کر</p>	<p>۷۱ وہ جھوٹی سی شہر میں جی نہیں اگر نہ جی نانا کا جانتے ہیں تو وہ دیکھ کر وہ شان و شوکت چھین اور اس کی ملکوتی غریب جی نہیں</p>
<p>۷۲ چھوٹے ہیں حقیقت میں جا مہل پر بہن میں تو قرآن و محال ہے برابر</p>	<p>۷۳ نور و ناکاروں کی گئی شور و فلک پر ہم نے شہر میں گھٹنے ٹیک کر</p>	<p>۷۴ ککڑن کھارے سرد و ہوی سٹے جا رہے شہر میں گھٹنے ٹیک کر</p>

[illegible]

<p>۱۰۰ چھوٹی سی مٹی کی گڑبڑ پانی پر صیقل پڑے بکھری ہوئی مٹی پانی پر نہیں بہتی بلکہ پانی کے ساتھ</p>	<p>۱۰۱ پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر</p>	<p>۱۰۲ پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر</p>
<p>اس کو میں طالب کہ یہ دولت ہے مجھ کو خوش ہے یہ مجھ کو تو دولت مرگ کا ہے</p>	<p>جاگو موی میں جسے گری پڑے وہ میلے زمین دولت سے بڑے میں دولت</p>	<p>آؤ تم میری حمایت کو میں بن علی کی ان چھوٹی سی مٹی کی گڑبڑ</p>
<p>۱۰۳ سب سے پہلے کہی مٹی کی گڑبڑ وہ مٹی کی گڑبڑ کہی مٹی کی گڑبڑ زبان میں سے کہی مٹی کی گڑبڑ</p>	<p>۱۰۴ لوگوں کی مٹی کی گڑبڑ مٹی کی گڑبڑ کہی مٹی کی گڑبڑ اس میں مٹی کی گڑبڑ</p>	<p>۱۰۵ مٹی کی گڑبڑ کہی مٹی کی گڑبڑ مٹی کی گڑبڑ کہی مٹی کی گڑبڑ مٹی کی گڑبڑ کہی مٹی کی گڑبڑ</p>
<p>۱۰۶ ہر طرح کا غل شاہ دام و دھماکے دو دو تون بے شمار کی گڑبڑ</p>	<p>۱۰۷ دو تون سے صدا ہوتی سنا سنا نہیں چاہیں کہ بلا لوں سو بانی نہیں</p>	<p>۱۰۸ ابھی چھوٹی سی مٹی کی گڑبڑ سب سے پہلے ان لاشوں کی گڑبڑ</p>
<p>۱۰۹ وہ دن کہ ان دنوں کی گڑبڑ مٹی کی گڑبڑ کہی مٹی کی گڑبڑ مٹی کی گڑبڑ کہی مٹی کی گڑبڑ</p>	<p>۱۱۰ پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر</p>	<p>۱۱۱ پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر پتھر کی دیوار پر</p>
<p>۱۱۲ وہ کتنی ہی قسمت میں تو باد کی گڑبڑ ماں پہ وہ صدف کی گڑبڑ</p>	<p>۱۱۳ دیکھو اٹھیں گدی کوئی حضرت کے چھوٹی سی مٹی کی گڑبڑ</p>	<p>۱۱۴ الطاف و کرم دونوں ہی میں لاشوں کے اٹھانے کی گڑبڑ</p>

<p>۱۰۰ دود و دین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>	<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>	<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>
<p>باجو نکایہ غل ہے کہ سنانی نہیں دیا جگو تو کچھ انکھو نہ دکھائی نہیں دیا</p>	<p>زخمی ہو کر آپ تو مر جاؤ گی بھائی ہر مٹی جیسے سے کھل اؤ گی بھائی</p>	<p>منہ سے کیسے بانو کے بھالت نہ جگو خاتون بھالت سے نہ راست نہ جگو</p>
<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>	<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>	<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>
<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>	<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>	<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>
<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>	<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>	<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>
<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>	<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>	<p>۱۰۰ دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین دوسدین و دوسدین و دوسدین</p>



<p>۴۹۱ زینب کو لیے بی بی سیاح گنج کھول کر دینے چکا کہ صاف نام داخل ہو کر تو کو لیے سرور عالم غل پر کیا حیدر کے نواسی ہو تو بیگم</p>	<p>۴۹۲ کھول کر دینے چکا کہ صاف نام داخل ہو کر تو کو لیے سرور عالم غل پر کیا حیدر کے نواسی ہو تو بیگم</p>	<p>۴۹۳ زینب کو لیے بی بی سیاح گنج کھول کر دینے چکا کہ صاف نام داخل ہو کر تو کو لیے سرور عالم غل پر کیا حیدر کے نواسی ہو تو بیگم</p>
<p>حیران تھی کہ کچھ منہ نہ کر سکتی تھی زینب سب روتے تھے ایکسا ایک کچھ تھی تھی زینب</p>	<p>منہ دھاپتے ہو کیوں یہ کوئی روئے نہ جاہر مامونہ دو عدد ہوئے خوش ہوئی جاہر</p>	<p>ان لاشیو کو لوگوں کو دین اپنی کہ وہاں پھر پڑو نہ دیکھا وہاں ارکان اور کمان تم</p>
<p>۴۹۴ کونھی تھی کہ کچھ منہ نہ کر سکتی تھی زینب سب روتے تھے ایکسا ایک کچھ تھی تھی زینب</p>	<p>۴۹۵ کھول کر دینے چکا کہ صاف نام داخل ہو کر تو کو لیے سرور عالم غل پر کیا حیدر کے نواسی ہو تو بیگم</p>	<p>۴۹۶ زینب کو لیے بی بی سیاح گنج کھول کر دینے چکا کہ صاف نام داخل ہو کر تو کو لیے سرور عالم غل پر کیا حیدر کے نواسی ہو تو بیگم</p>
<p>سب ملے عبت ہو شمر کو کو لوگو جہائی تو پھر ہر خیرے کیوں روتے ہو لوگو</p>	<p>تعلیم کو اوتھتے ہو لوگو نے لگی زینب گرو پسر فاطمہ پھر نے لگی زینب</p>	<p>تم کہ نہ ترستے قدر شفا بنی بنی فیاض دو عالم بنی بنی بنی بنی</p>
<p>۴۹۷ سلام میں نے ہون اس کا گاہ پڑ کون صدف ہون کے گرا کو شاہ پڑ فوق جس کے گرا کو شاہ پڑ فاصلگان کہیں کو شاہ پڑ سب انہیں بندو کھا تو شاہ پڑ</p>	<p>۴۹۸ مدون حیدری جھلکا چہر ملکئی خست جب آباراہ پڑ بہشت نشین ہست عطا و صل و داد ختم جہاں رسول اللہ پڑ</p>	<p>۴۹۹ چو کا کہی کیا تشبیہ دین جہانیاں بن صفا و صفا پڑ لاشعہ ہے سر اٹھا تو جلد و و عجب تھی خیر اللہ کے پڑ</p>

عظمیٰ کریم و نیکو  
ظالمان کریم و نیکو  
سایہ زینت و نیکو  
اتفاق و نیکو  
جب زینت و نیکو  
موت و نیکو

عظمیٰ کریم و نیکو  
ظالمان کریم و نیکو  
سایہ زینت و نیکو  
اتفاق و نیکو  
جب زینت و نیکو  
موت و نیکو

عظمیٰ کریم و نیکو  
ظالمان کریم و نیکو  
سایہ زینت و نیکو  
اتفاق و نیکو  
جب زینت و نیکو  
موت و نیکو

عظمیٰ کریم و نیکو  
ظالمان کریم و نیکو  
سایہ زینت و نیکو  
اتفاق و نیکو  
جب زینت و نیکو  
موت و نیکو

عظمیٰ کریم و نیکو  
ظالمان کریم و نیکو  
سایہ زینت و نیکو  
اتفاق و نیکو  
جب زینت و نیکو  
موت و نیکو

عظمیٰ کریم و نیکو  
ظالمان کریم و نیکو  
سایہ زینت و نیکو  
اتفاق و نیکو  
جب زینت و نیکو  
موت و نیکو

عظمیٰ کریم و نیکو  
ظالمان کریم و نیکو  
سایہ زینت و نیکو  
اتفاق و نیکو  
جب زینت و نیکو  
موت و نیکو

عظمیٰ کریم و نیکو  
ظالمان کریم و نیکو  
سایہ زینت و نیکو  
اتفاق و نیکو  
جب زینت و نیکو  
موت و نیکو

عظمیٰ کریم و نیکو  
ظالمان کریم و نیکو  
سایہ زینت و نیکو  
اتفاق و نیکو  
جب زینت و نیکو  
موت و نیکو

<p>۱۷          قلم جو کتب کی کسب و کسب          نہ رہے جو شجاعت کر گزرتا          آفتاب فلک ہر طرف گزرتا          لاکھوں روپے کی کسب و کسب</p>	<p>۱۸          دیکھیں جن بایں سنا کوٹاں کھاتا          کون بیکھم دغا جان رادیا ہے          چھپان کون کون بچھین جھاڑیا          کون انھیں بار کھوڑ کر ادیا ہے</p>	<p>۱۹          گو کہ کرم جن کا رکھ پو پو دیا          کین نہ ہوں جتنی خوشنیتوں کو          آگے جب وہ جو کھلین گے          دھرم کو رو پو پو دیا</p>
<p>۲۰          آج خلعت ہمیں لینا ہے سرفراز کا          مان جو انون بھی ہنگام ہو جانا ہی کا</p>	<p>۲۱          آج سر ہوئی ہے کس سوہ ترائی دیکھیں          لوٹا کون ہو زینت کی کمائی دیکھیں</p>	<p>۲۲          قوت دست علی با تھلے گر پونگے          بے زورق دفتر عالم کو الٹ دیونگے</p>
<p>۲۳          وقت غفلت نہیں ہو غازی زینت باریہ          کھینچ لو توجہ کو غریبی پر طیارہ          آمد ہے دلیر کی جبر دارہ          صفت جہانے ہوئے آادہ باریہ</p>	<p>۲۴          شستہ بین قلعہ چوڑی زینت علی          کیلچے میں انھیں بیکھو          کس طرح اونٹ بھلا ہو سید علی          پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو</p>	<p>۲۵          کار چا کر اٹھا تھق کر دغا          چاند سو جان و دل زلف کے ولہ          پڑ گیا غل کہ وہ آج بھی          سبھی اس حسن کج انسان کو پو پو</p>
<p>۲۶          کچھ کماندار کچھ برہمچوں والہ جاوین          اور دریا پہ سوار و کمر سارے جاوین</p>	<p>۲۷          اونہیں جو ہر اسد امیر کی تشریف کا ہے          دو دنوں شیر و نمین اشراف کے ٹیکے</p>	<p>۲۸          کیا اوڑا لے ہو کر رہو ارچلے آوین          جھگڑو حیدر کر ارچلے آتے ہیں</p>
<p>۲۹          اوکھلا دشتا نوکر چھوڑ کر کھلو          بان کماندار سوار و کمر آوین          چھپان ہاتھوں میں آوین          کس طرح دلاو جو چاہو سوار</p>	<p>۳۰          جات شہر خراج وہ کھلا دشت          برق دم کچھ زونین چھوڑے          چاندی سنہ پو پو پو پو پو پو پو          بار کھوڑ کر ادیا ہے</p>	<p>۳۱          واہ ہو کشت آفتاب کر شہر تہ          کیا صفا چھوڑے دونوں کسے جان          ایک ہو جات شہر تہ          دیکھا جا ہاتھوں میں کھوڑ کر ادیا ہے</p>
<p>۳۲          غلغلہ روم تک اس لشکر چار کا ہے          امتحان آج دلیران نمودار کا ہے</p>	<p>۳۳          اسپہ بھولو نہ کر دور کر کیا ہے          خوف کی جاہر کہ حیدر کداسی ہیں وہ</p>	<p>۳۴          غیرت پوش و رشک ملک حرمین ہے          طور تو اسپ فلک میر پور اور لورین ہے</p>

<p>۱۰۱ کچھو کچھو ایسا کیسے حسن میں کیا لکھا صوفیہ صوفیہ یا اپنے فوضدا نہی میں نہیں کہیں وہ فوضدا روح محفوظین اور ان میں کی کیا</p>	<p>۱۰۲ پیشانی جبین اور خدایان ان کا کوئی چور نہ ہو کہ شان دل کو چھو چھو جگر کو نہ ہو کہ شان سکین جگر کو نہ ہو کہ شان</p>	<p>۱۰۳ عبد جبار میں کی کیا لکھا پان نایان اور ان کی کیا لکھا پوچھو پوچھو سے دو تکی سے کیا لکھا استغراض سے کیا لکھا</p>
<p>۱۰۴ اہل یان کو تو ایاں کے ہر پیر منصف پاک مہر لوح کے ہر پیر</p>	<p>۱۰۵ اتنی اسی مگر میں دینا سے روانہ ہونگے بجھا آج یہ تروئے نشا ہونگے</p>	<p>۱۰۶ آئینے سے کہیں شفاف یہ خسار ہیں صوفیہ فوہن خورشید میں سہا پر ہیں</p>
<p>۱۰۷ کچھو کچھو ایسا کیسے حسن میں کیا لکھا صوفیہ صوفیہ یا اپنے فوضدا نہی میں نہیں کہیں وہ فوضدا روح محفوظین اور ان میں کی کیا</p>	<p>۱۰۸ پیشانی جبین اور خدایان ان کا کوئی چور نہ ہو کہ شان دل کو چھو چھو جگر کو نہ ہو کہ شان سکین جگر کو نہ ہو کہ شان</p>	<p>۱۰۹ عبد جبار میں کی کیا لکھا پان نایان اور ان کی کیا لکھا پوچھو پوچھو سے دو تکی سے کیا لکھا استغراض سے کیا لکھا</p>
<p>۱۱۰ یہ وہ خاک میں جو شمع نہان ہوئی یہ حسین ابن علی تریکے اور روئی</p>	<p>۱۱۱ بسکہ نور نظر زینب دلیکیر ہیں یہ گم مزدوم بدین کے لیے تیر ہیں یہ</p>	<p>۱۱۲ کبھی حور و ناز بھی ایسے لکھے ہوئیں گے پر کوئی دم میں یہ تیر کے تلے ہوئیں گے</p>
<p>۱۱۳ کچھو کچھو ایسا کیسے حسن میں کیا لکھا صوفیہ صوفیہ یا اپنے فوضدا نہی میں نہیں کہیں وہ فوضدا روح محفوظین اور ان میں کی کیا</p>	<p>۱۱۴ پیشانی جبین اور خدایان ان کا کوئی چور نہ ہو کہ شان دل کو چھو چھو جگر کو نہ ہو کہ شان سکین جگر کو نہ ہو کہ شان</p>	<p>۱۱۵ عبد جبار میں کی کیا لکھا پان نایان اور ان کی کیا لکھا پوچھو پوچھو سے دو تکی سے کیا لکھا استغراض سے کیا لکھا</p>
<p>۱۱۶ تین قطرہ کا پسینے کا یہ جلوہ دیکھا آج بالآخر عقد فرما دیکھا</p>	<p>۱۱۷ اکب غمخیز سے پیاس اپنی بھانا پیارو دلن نہر نہر جانا نہر جانا پیارو</p>	<p>۱۱۸ تیر سدا کو شاد فوہن نشا ہونگے خجرو تیغ سے صد جاکہ نشا ہونگے</p>

<p>۱۹          بین گزند و کھانا بین گنج          بین صبر و قناعت و سحر و کرم          بین شکر و شکرانہ و کرم          بین کرد و اسیر و کرم</p>	<p>۲۰          بین غنیمت و غنیمت          بین کرم و کرم          بین کرم و کرم          بین کرم و کرم</p>	<p>۲۱          داد و بخشش و کرم          کھانا و کھانا و کرم          مامون و کرم          حاصل و کرم</p>
<p>۲۲          آئینہ کو شک و صحت پر عدد کے کیے          ناز و مشک و حق و کرم پر عدد کے کیے</p>	<p>۲۳          غلک پر اٹھین تیو نکا و رکھتا ہے          روز و چرخہ و دھور کی سپر رکھتا ہے</p>	<p>۲۴          جسے ہمسرہ کو فی عالی منہی میں کب ہر          فاطمہ زینت نبی تانی ہومان زینت ہر</p>
<p>۲۵          کلمہ کتب و کتب و کتب          راستہ میں و کتب و کتب          کلمہ کتب و کتب و کتب</p>	<p>۲۶          کلمہ کتب و کتب و کتب          کلمہ کتب و کتب و کتب          کلمہ کتب و کتب و کتب</p>	<p>۲۷          کلمہ کتب و کتب و کتب          کلمہ کتب و کتب و کتب          کلمہ کتب و کتب و کتب</p>
<p>۲۸          مرتبہ کیوں انہوں آفاق میں برزائے          رایت دین نبی ہرین قدر ان کے</p>	<p>۲۹          امر کے لیے ہو ان تنگے لیے          شمع قہر خدا میں صفت دشمن کے لیے</p>	<p>۳۰          کوئی ہم شریف و فی ثوار پر سکتا ہے          دو بد و ہم سے جہان میں کوئی لڑ سکتا ہے</p>
<p>۳۱          دونوں کو حسن کی کتب و کتب          اسطر و کتب و کتب و کتب          داد و اسطر و کتب و کتب</p>	<p>۳۲          خلق میں کتب و کتب و کتب          جسے صفین میں کتب و کتب          ایک کتب و کتب و کتب</p>	<p>۳۳          کتب و کتب و کتب و کتب          کتب و کتب و کتب و کتب          کتب و کتب و کتب و کتب</p>
<p>۳۴          جیسے دونوں کو کتب و کتب          اسطر و کتب و کتب و کتب</p>	<p>۳۵          عمر کو قتل کیا کتب و کتب          جنگ غیر میں ادکھاڑا کتب و کتب</p>	<p>۳۶          صحت بلین میں و کتب و کتب          جمع میں سار و کتب و کتب</p>

<p>۵۲۴</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین</p>	<p>۵۲۳</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین</p>	<p>۵۲۲</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین</p>
<p>غضب رب علامت ہے ہم شیر و مکی ضربت شیر خدا ضرب ہے ہم شیر و مکی</p>	<p>تبعین کروئے مچکنے لگیں قاتل دور تک چھا گئی میدان گھاٹ مالوئی</p>	<p>پہوچی ڈیوڑھی پہ تو سید امنین نقشہ دونوں معصومینہ کفار کا زخہ دکھا</p>
<p>۵۲۵</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین</p>	<p>۵۲۴</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین</p>	<p>۵۲۳</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین</p>
<p>نہر سے پیاسے کو قطرہ نہ یا پانی کا ظہور ہوتا ہے جہاں میں ہی جانی کا</p>	<p>زینب شہ جگر خیمے میں گھبراہٹ گریہ فاطمہ زہرا کی صدا آنے لگی</p>	<p>صدقہ مومنہ یہ دور و زکریا پیاسی ہو جائی فوج میں قید نہ حیدر کو کواہی ہو جائی</p>
<p>۵۲۶</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین</p>	<p>۵۲۵</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین</p>	<p>۵۲۴</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین نقشہ ہستی شمع کی شاد دین</p>
<p>اک بنی زادی یہ ظلم کی طغیانی ہے اور پھر اسپہ پھین و عوامی مسلمان ہی</p>	<p>پیاں میں چھوڑ دے اتھوئی صفائی چلو لوگوں سے بچوں کی لڑائی دیکھو</p>	<p>انکرا حق سے لشکر تہ و بالا ہو جائے خلق میں دو لوگ جانی کا شہر ہو جائے</p>



<p>۱۱۱          ہوا کا جو تو وہیل نہ پڑے کھلے          ہوا افضل نہ پڑے کھلے          جنت و دوزخ میں تو کیا بچا کھلے          نام آفاق میں کیا میں کو نہ زلے</p>	<p>۱۱۲          کہیں کہیں نہ پڑے کھلے          کہیں کہیں نہ پڑے کھلے          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے</p>	<p>۱۱۳          مینو والو نہ پڑے کھلے          مینو والو نہ پڑے کھلے          مینو والو نہ پڑے کھلے          مینو والو نہ پڑے کھلے</p>
<p>عوان بچان ہو جلا کھجے محمد جلا          پسر فاطمہ زہرا کی بلار ہو جائے</p>	<p>دہم تیرا دم لہرے پڑے تیرے          آج فرزند مرے پہلے پہل لڑو تیرے</p>	<p>بیر گھوڑی بھیت کرید ہر جا پڑے          بے لڑے کتنے عدو سہم کے مر جائے تھے</p>
<p>۱۱۴          اتنی جلا ہی سر نہ پڑے کھلے          اتنی جلا ہی سر نہ پڑے کھلے          اتنی جلا ہی سر نہ پڑے کھلے          اتنی جلا ہی سر نہ پڑے کھلے</p>	<p>۱۱۵          پان تو نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          پان تو نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          پان تو نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          پان تو نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے</p>	<p>۱۱۶          جلا دھون نہ پڑے کھلے          جلا دھون نہ پڑے کھلے          جلا دھون نہ پڑے کھلے          جلا دھون نہ پڑے کھلے</p>
<p>ٹال دو آگے سارا کوٹے صف ماری کو          جاؤ دور روز کے پیاسوں کی مدد گاری کو</p>	<p>صف کی صف ہو گئی مسار تم گارنگی          بجلیاں فوجہ گرنے لگیں تلواروں کی</p>	<p>ایک سی ایک سوا جنگ میں کہ آتا تھا          یہ مدد اسکی تو وہ اسکی مدد کرتا تھا</p>
<p>۱۱۷          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے</p>	<p>۱۱۸          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے</p>	<p>۱۱۹          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے          نہ پڑے کھلے نہ پڑے کھلے</p>
<p>گئے لڑا کہ جو عباس تو غم کھاؤنگی          نکلے سوتلی بیٹے سے نکل آؤنگی</p>	<p>عزم بالجزم تھے کیا فاطمہ کے پیاروں کے          چھوٹی سی تیغوں کو دم نہ بھوکھا روئے</p>	<p>جا پڑی برق سے سردار کو جس جا دیکھا          مارا دولا کھ میں اسکو جسے یکتا دیکھا</p>

<p>۵۷۳          اگر تیرا نہ تھی تو جو گریہ نہ تھی          برف نہ تھی جسے جل کر کچھ نہ تھی          گھوڑوں کی پاؤں کی آواز نہ تھی یا پتھر          دھڑکنے کا پسپا ہونے نہ تھی نہ ران نامور</p>	<p>۵۷۴          جھپکے انہی تو پہنچ چکے نہ تھے غمخوار          دھڑکنے دو تو نہ تھے جس کی ہر دھڑکنا دار          رانی تھیں نہ تھیں کیونکہ نہ تھے جو دنیا پر          چاکیر تھیں نہ تھیں چاکیر پاؤں جھڑکنا</p>	<p>۵۷۵          اس نابی کو جو تھیں خود دونوں غمخوار          کیا معصوموں نے تھیں کیا انھیں کیا          الامان کی ہوئی تھی تھیں تھیں تھیں تھیں          چھپنے کا کیا جب کو ایم ابرا</p>
<p>۵۷۶          قتل کرو الا سوارو ہمارا سالہ دم مین          کرو یا یا سون (شکر تہ و بالا دم مین</p>	<p>۵۷۷          قتل پرانے تو غمخوار وہ کہہ کرتے تھے          پر یہ کس خوبی سے ہوا کہ وہ کرتے تھے</p>	<p>۵۷۸          کہیں شاہباش کہیں او کا غل برپا تھا          عرش تک جبریم اللہ کا غل برپا تھا</p>
<p>۵۷۹          بڑا ایک چوہا گریہ دونوں کی خاک          نہ تھی بڑا بڑا گریہ تھی ہی تو نہ تھی          دو بچے اور وہ بھی پتھر کی خاک          گریہ غمخوار مین نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۵۸۰          بڑا بڑا تو تھے تو تھے نہ تھیں نہ تھیں          او کا دار انچلا اور نہ انکا اور نہ          آگ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          کیجیو تو غمخوار وہ دونوں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۵۸۱          چھوٹا بڑا تو تھے تو تھے نہ تھیں نہ تھیں          فدا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>۵۸۲          ایک پھون ولادوئے اٹھایا گھوڑا          ایک شامی پہ محمد نے بڑھایا گھوڑا</p>	<p>۵۸۳          ایک بیک پھرتی ہوا طرح ہلائے نیزے          دونوں غمخوار وہ نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۵۸۴          سہم کھسپ گھوڑوں کو نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          اگر گئے نہیں خطا کار وہ نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>۵۸۵          جانی تھی گریہ دونوں جو نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۵۸۶          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۵۸۷          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>۵۸۸          جب لکار کر نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          آہنی ڈھال نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۵۸۹          برش تھیں بہ حیران تھے شکر نہ تھیں          چار لکڑے کروڑوں کے برابر نہ تھیں</p>	<p>۵۹۰          بدھو اسی سے جو بھاگتے تھے جو ان شکر کے          ایک ایک گرا پڑا تھا مارے ڈر کے</p>

<p>۵۵۷ دولون کو روئے جو ترسے اڑھا تب تھکے دو بائی کے دینے ادا غل پسند ہوا تپاں ماموں سا بجا پنجو درخیزے یہ دی جو کھدا</p>	<p>۵۵۸ بہنچ میاں کن جو آواز شننا کام بھائی کو کھائی پیر لگا با ویدہ نام ماموں جلاؤں رو رو کر قصد دھالم ہاں غش ہوئیں پوچھیں شاید اسم</p>	<p>۵۵۹ زخم شمشیر کی تھوڑی سی خونین دہلی خنیں سے ہو گیا خونین دہلی خنیں سے ہو گیا سیکڑوں جسم پر زخم</p>
<p>سر جینوں کے زاب مسخ اوتا رو پیارو کلہ گوہون کو محمد کے نہ مارو پیارو</p>	<p>خجر غم دل ناشاد پہ چلتا ہوگا ہاں کی الفت ہر کلیجہ نہ سنھلتا ہوگا</p>	<p>پاؤں ہر دم جو رکا ہونے نکلاؤ گئے یا حسین ابن علی کے سنبھلاؤ گئے</p>
<p>۵۵۹ ارک لدا تھو کو اب سگھو پیڑنیم خچہ میاں کن کو خنیں پیڑنیم نیکو پیڑنیم خنیں خنیں اب تھیل اکا کوڑے کو کوڑنیم</p>	<p>۵۶۰ روہا چھوڑو سنگھ پر بری گتھار کت کت کت پیر نہ ہر اراں خنار گھر گئے اکا سوار و خنیں علی کو لدا چھپیاں چھپیاں گئے تلو کو لدا</p>	<p>۵۶۱ خونین دہلی خنیں سے ہو گیا خونین دہلی خنیں سے ہو گیا خونین دہلی خنیں سے ہو گیا خونین دہلی خنیں سے ہو گیا</p>
<p>مین مواجاتا ہوں لہ نہ شمشیر کرو بختہ اسکی گنگاروں کی تدبیر کرو</p>	<p>دلین دولون کو بھری تھی جو دل لڑنیم تھایہ ہر زخم پہ فو کہ خدا سے شہیدیم</p>	<p>اسطوت خا کہ گھوڑی سو وہ مظلوم گرو یاں کلیجہ کو پکا کر شہ مظلوم گرو</p>
<p>۵۶۲ اوم کو پیارو ماموں کو کہنے عیال نہ اونٹ لدا و ظالموں کو کہنے عیال استغاثہ کی صدی جو ماموں کی عیال سہین سیانہ ہوا اوم کو کہنے عیال</p>	<p>۵۶۳ ایک تپاں پیڑنیم دروز کو کہنے عیال زخم خنیں کو کہنے عیال چھپتاں چھپتاں گئے تلو کو لدا خونین لال ہونے زینت لدا کو لدا</p>	<p>۵۶۴ خونین دہلی خنیں سے ہو گیا خونین دہلی خنیں سے ہو گیا خونین دہلی خنیں سے ہو گیا خونین دہلی خنیں سے ہو گیا</p>
<p>میرزا تاسر عدد کرتے ہیں گوا میرا اب ہر فردیک کہ پھٹ جا کر گویا میرا</p>	<p>منہ پھر کر کھی ماموں کو صد اوتیرتھے ضعف سے کھی ہر فو نہ تھکا تیرتھے</p>	<p>گر پے برج شرافت کو ستارہ یونین اسی چھپتی قتل ہو لدا آب کہا یونین</p>

<p>۴۷۷</p> <p>جس کو سجدین کا مین تری نور خستہ دو دنیا رنگ مگر وہی نہ وہ سب کا تو رنگی زینت</p>	<p>۴۷۸</p> <p>دھڑلے پہر تھے میرے اندیشہ بجا جو کو کین لاش کا تھکا جاگوان کی بجا توں قیامت کی صدا اودھ آو اودھ آو اودھ آو</p>	<p>۴۷۹</p> <p>بڑے شہ اس نگاہیں بہ قربان حسین اس محبت پہ اور اس پارسہ توں حسین</p>
<p>۴۸۰</p> <p>بان تو تیرے کیا شکر خاں بادی اوجھلے کی طرف رول ہوئے سب بادی ساتھ آکر بھی تھا اور قاسم بادی چوچو سید حسین</p>	<p>۴۸۱</p> <p>یاد ہوا وہی ابھی تشنہ دہانی ہو شاہ بن زہر سے بدتر ہے یہ پانی ہو</p>	<p>۴۸۲</p> <p>کرو یا آپ کے الطاف نے نامی ہم کو فرہ سے اکبر و صفر کی غلامی ہم کو</p>
<p>۴۸۳</p> <p>کس نے تیروں کو کیلے سی نکالا ہو گا کس نے رتے ہو کر دین سب نکالا ہو گا</p>	<p>۴۸۴</p> <p>خوشن تر باغ یہ افتد کہ گل بوئے نون بچر چھو بیس بافتوں سے نہیں چھوڑیں</p>	<p>۴۸۵</p> <p>نام سن مان کا یہ صدمہ ہوا دن پیرا اشک آنکھوں سے ہو چاندی رخسار پر</p>

[illegible]

<p>۳۷          میں نے تجھے شوقِ شہرِ امام و مہمان          تالکمان آئی یہ آوازِ صبا آہ و فغان          باوین میں ہو تو لو میں تجھ کو زبان          مگر کہ حضرت جو کجا تو یہ کیا سالک</p>	<p>۳۸          رو خاک کہ میں نے کب نہ بین نام نہ تم          ہے مجھ کو بین یا شوقِ فغان و ماتم          ہاتھ دکھا کر دے مائیکل صبور و الم          ہو سے میری یہ قبول شہنشاہم</p>	<p>۳۹          رباعی          کیا حشر شرف علی کے گھر سے کیا          کیا قوت شاہ مجور سے کیا          قہقہے آرزو بخت آپ کو تو          وہ باپ سے پاپا پیسے کیا</p>
<p>۴۰          فضا تھرائی ہوئی زمین چلی آتی ہے          بادوب ہاتھو پنہ زہرا کی ردالاتی ہے</p>	<p>۴۱          دل مرا اور کسی شغل میں مصروف نہ ہو          جیتے جی مرثیہ کتنا مسموون نہ ہو</p>	
<p>۴۲          پوچھی فضا تجھ کو یہ خلت شہرِ خا          دیکھ کر میری رد اوبل بصدور و بجا          آپ کے خواہش میں نے کہا ہے شاہ          میرے بیٹوں نے جو نام میں ہو گیا</p>	<p>۴۳          رباعی          بڑے بھلا کا کلا بشر سے کیا          پر سب سے شرف علی کو گھر سے کیا          سدر کی پکڑا کر جو جیل میں          میں نے بھی جو پاؤسی ہو کیا</p>	<p>۴۴          رباعی          کیا کو خیل مدیہ تر سے کیا          دامن کو بھول چو کر سے کیا          یہ لطف اٹھایا کسی شاد و بین          جو غم شاہ جو ہو سے کیا</p>
<p>۴۵          خلد میں انکو حقارت سے نہ بھی بھائی          اس رد اکامری کو کفن و بھائی</p>		
<p>۴۶          شکستہ بیرون دل کھنکھاتی ہو یا شہ          دونوں لاشوں کو چھو کر چا پٹا یا شہ          اپنے چہرے جاو نہ کر کو اور یا شہ          شانے مرد و مکتہ کار نہ یا شہ</p>	<p>۴۷          رباعی          ایمان یا تو ملے کے در سے کیا          رہے یا تو کس لشکر سے کیا          طوبی کو تو بخت و آرام حد          جو کچھ پایا علی کے گھر سے کیا</p>	<p>۴۸          رباعی          قیاض علی کو ہر شہر سے کیا          ہاتھوں کو کشادہ جو سے کیا          دان نہ تباہی باب خداں اظہر          حق سے لگا علی کے گھر سے کیا</p>
<p>۴۹          سوزا تھے جو مامو پنہ کیے میں پیار و          لویہ خلعت تھیں مادر نے میں پیار و</p>		



<p>۴۱ دشت جنگاہ میں نیک کو چارائے غل پڑیج نہشت کے ستارائے نیک چلے سے دریا کے کنارے آئے جنگ کو لاکھ نوہ پائیں کس ارے آئے</p>	<p>۴۲ کس چنگ ایسی زریں بیکار ہو دبیر دردم سے تلبیب ایسا ہو فرخ عالمین یثانی کوئی ایسا ہو صف کھنچ صاحب شہر قیام ایسا ہو</p>	<p>۴۳ مٹنے کی پہلی دور دنیا کو کراہے ہو مانجھی پچھلی سچی آپ سخی اوسکو کھائی سزا زیادہ نہیں پکار کوئی جہنم سے کچھ جاوے جان ہی</p>
<p>اکھانا تاہر علی صاحب شمشیر ہیں یہ ہاں خبردار کر لاکھ ہینن دوشیر ہیں یہ</p>	<p>طفل اس سین میں نہیں صاحب ہمت ہو تو اگر جوان ہوتے یہ لڑکے تو قیامت ہو تو</p>	<p>غم نہیں اسکا گھر کی مری بربادی ہے ہے تو فرزند نکام ماتم یہ اوسے شادی ہے</p>
<p>۴۴ سین کو کچھ شجاعت کو بھی ہونے لڑنے جو کہ پائی توین عبت سے غنی ہونے سربستان نام میں ہیں دون کو کچھ زیادہ شمشیر بنی تو دونوں</p>	<p>۴۵ حاکم نہ نہیں کس پر دنیا کا مقام خج سے بیٹو کو بھلی جو ان کا رام ہون شاد و پر دولت ہر اسی کی کام کوئی کھائی و جو آکر پوچھے گا کام</p>	<p>۴۶ اور دنیا میں کس نے بدل پایا ہو آپ دولہا بنا کر افسین بھجوا دیا ہو خلعت خرقہ خوش ہو کر دنیا پایا ہو ڈیوڑھی تک اسے کئی بار بچھا دیا ہو</p>
<p>۴۷ دو مالین شان و بزمین اور ہاتھ میں شمشیر ہیں جھوٹا حیدر کرار کی تصویر میں ہیں</p>	<p>غم و سینہ میں کچھ نہ و بالا ہو گا کس طرح آپ کو زینت نہ نہیں ہو گا</p>	<p>۴۸ اگر خدا افضل کرے جنگ کو سر کر آتا اور خبردار جو آؤ گے تو مر کر آتا</p>
<p>۴۹ اچھا کوئی نہیں دیکھا ہے کبھی یہ حال کھیل کھیل میں کھیل کھیل میں لال انور شہر شہر و قبائل جو جاہ لال سیاہ کچھ نہیں صدمہ ہو نہ نہیں لال</p>	<p>۵۰ پڑھتا ہے بھلا ہے عبت کی ہے جا اوسکے روئیں بھی اسوقت نہیں کو گئی ہو گئی شہر کو عجیب کیا اسکا ایک بول لاکھ بھائی کی ہو غنی خدا</p>	<p>۵۱ کسین پڑھتا ہے بھلا ہے اسوقت جاو جہنم سے کس نے نہیں کو کھلاو جہنم سے کس نے نہیں کو کھلاو جہنم سے کس نے نہیں کو کھلاو</p>
<p>۵۲ چون علی جنگ میں سبقت نہیں لڑا توین نیچے تول کو ہر مرتبہ رہا تے ہیں</p>	<p>۵۳ اوسکا پس ہوتا تو اپنی بھی فدا جان کی لاکھ بیٹو کو وہ شمشیر یہ قربان کرتی</p>	<p>۵۴ آپ پر دیکھے جو کچھ گدڑ کا دیکھوں گی میں اگر دم مجھے پھاو وہ نہ بھنوں گی میں</p>



<p>۷۹</p> <p>پانچ سو گھوڑوں پر سوار ہو کر تیری غلٹی سنیں دو دنوں کے بعد کوئی پیرانہ کھانا سکھڑے کو کھانے پر بلانے کے لیے پہنچے پھر بھائی نے بھائی کے ساتھ</p>	<p>۸۰</p> <p>خالی رہتا تھا کوئی شگایت نہ تھی ماتا تھا اور سب پر بعد میں زیر تاج تھا دونوں کو گرا کر اگر کوئی تاج تھا تو وہ کسی پر تھا</p>	<p>۸۱</p> <p>حق کو نہ مانگا کبھی پھر نہ پانچ جو کچھ دینا ہی پاس کروا دیتا پولہ جاتا نہیں خوشک سے ہی چاہا رہا یہ مناسب نہیں کیا</p>
<p>لاکھ آفت اگر اٹھائیں تو بڑے بھائی روح و قالب کی طرح ساتھ بچھڑ جائی</p>	<p>نہیں طاقت نہ تھی بہت سے نقصان پیارے کو ایسے ہی کھو دینے کو پڑتے</p>	<p>عزیزین پیارے ہی مر جھون سوا ہو دیگی امان صاحب جو ستین کی تو خواہ ہو دیگی</p>
<p>۸۲</p> <p>بالین ہزاروں لیبل پر بھی ناغی مگس نے فوج میں وہ دونوں تھانے ادھر کھانا کیا نہیں کسی تھانے پارہ سپر سیر سیر نا اہل کے</p>	<p>۸۳</p> <p>چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کو بھائی کو دیکھ کر لڑا کہ کبھی باسون کو دیکھ کر چلے جائی نہیں چلے بسا کھانے کو دیکھ کر</p>	<p>۸۴</p> <p>لطف مند ہو گیا اگر نہ رہ جا کر تو کیا پانچ اب جان ہو دینا ہر شایستگی جائیں پانچ تو پانچ نہیں ہو چکا ہر کسی پر سیر سیر نا اہل کے</p>
<p>تجربہ چکا کہ جہد شیر سے بھر پڑتے بچے کیا تھے کہ دو صاعہ گڑ پڑتے</p>	<p>تم ہو پیارے شہ عالم بھی بہت پیارے ہیں امان بھی پیارے ہیں اور ہم بھی بہت پیارے ہیں</p>	<p>کل بڑا تو ہوا خشک وہ شاداب ہو ملعون پیارے ادا دیا پھر سیراب ہو</p>
<p>۸۵</p> <p>کلمہ پڑھنے اگر ایک کو ملے اصرار دوسرے کو نہ دیتا تھا دوسرے کو اس پر کہتے تھے سوار تھے جس پر کرتا تھا وہ نہ کھانے پر نہ کھانا</p>	<p>۸۶</p> <p>ہر کسی پر کہہ دیتا ہر کلمہ بھائی اتوار کے بعد ہی طاقت نہیں بھائی نہاڑے کھانے کے بعد پوچھا بھائی اگر کین دینے کو دیکھ کر پوچھا</p>	<p>۸۷</p> <p>علی انصاری کو تھنہ پڑ گیا تھا پاس کی گئی گرا کر کین پوچھا کلمہ پڑھنے کو نہ دیتا تھا کھانا بھائی نہ دیتا تھا</p>
<p>محنت ادا کو نہ چھوٹا نہ بڑا دیتا تھا بھائی بھائی کیلئے جان لڑا دیتا تھا</p>	<p>پانی پینے کا تو تمکن نہیں یہاں آجادی لہذا منہ دھو لین ذرا چلے تو جان لڑا</p>	<p>حسب پانی کا رہا تھے نہ نکال دیتا اپنا منہ نہر کی جانب سے پھر دیتا</p>

<p>۵۳۸ کما جگر کا مٹا کر اور نیک شفا ماں کو باپ کی پانچویں مٹی کی بات دیر جب تک نہیں غاہ و فیض کا جاب خاک جھینجین اٹھ اڑا کر اگر کجیات</p>	<p>۵۳۹ اک سین و درگیا خیمہ سر کسرتین باندھ اٹھا کر پکار کر کمان میں نشین بجا جو قتل ہو کر انکو خبر ہے کہ نہیں کوڑی سب کو کھوکھوٹے وہ زمین</p>	<p>۵۴۰ بجا جو کوئی تیراب تھادل نہ تو شاہ منہج بھی باغ میں اور انکو علی انجلیا رواں تازہ صحر و سواد میں بار بار بجا جو کوئی بچان کیا چو چراہ</p>
<p>۵۳۹ آبرو دینگے نہ گو بھوکے پیاسی بہن ہم حضرت ساقی کو شر کے نواسی بہن ہم</p>	<p>۵۴۰ وہ تو مارے گئے بیٹوں کو کمان یاویگی زمین اب بھائی کے بدلے کسی بھجواویگی</p>	<p>۵۴۱ لہے بن بیٹوں کی اب زینب ناشاد ہوئی دختر فاطمہ پردیس میں برباد ہوئی</p>
<p>۵۴۰ بھائی کر کیا تعاب ابھی تیرن جانی چار جانب جو چوچ منہج سمت کرائی دو دن چوچ منہج منہج منہج کی بھائی گھر گئے سید مصوم کے وہ بیوی لائی</p>	<p>۵۴۱ وہ ٹپٹے ہیں بچو کا بچہ دو دن گدو کھینچا ہو عمر سعد کبیر کہ گیسو نہ بھٹ بھٹ تو بچا کی پیٹ پیٹا ہو تیرا بچا جو دو دن گدو کر ہو</p>	<p>۵۴۲ بچو لا شوچو دو دن کو خواب شہید دیکھا بیوی ہیں بچے خاک پر وہ ماہر چاندی سینیو نہیں مصوم کی پیٹ پیٹا ہو کر دین تو بڑی راحت میں کھینچا ہو</p>
<p>۵۴۱ بچ عمار کو بھی کٹ کٹ گئے شمشیر جھوٹی سی چھاتیان مجروح ہوئے میر</p>	<p>۵۴۲ ستم نوکی یہ شکر نے بنا ڈالی ہے سرو کوٹواچے اب لاشوں کی پالی ہے</p>	<p>۵۴۳ پیاس میں نکلی جو بہن جسم کو جان لیوا برگ گل سر نکل آئی بہن زبانیں باہر</p>
<p>۵۴۲ دینی سینیو کے جبکہ شمشیر کوڑی چھاتیان منہج منہج منہج پہلی اعلیٰ بن خونی منہج منہج منہج منہج منہج منہج منہج</p>	<p>۵۴۳ شکر غل منہج منہج منہج منہج بجا جو قتل ہو کر انکو خبر ہے کہ نہیں اور گیا منہج منہج منہج منہج منہج منہج منہج منہج منہج</p>	<p>۵۴۴ شاہ ذاک کو دروہ کو ڈاکو لاشے منہج منہج منہج منہج منہج ڈاکو کو دروہ کو ڈاکو لاشے بولی زینب منہج منہج منہج</p>
<p>۵۴۳ کر بن مست بھی تو سندانہ منہج منہج شکوہ کھلا دو تر پتے ہو رتن دو کوٹے</p>	<p>۵۴۴ تھامو ہاتھوں جو جانب جنگاہ چلے قاسم و اکبر عباس بھی ہمراہ چلے</p>	<p>۵۴۵ عم نہیں اسکا کہ یہ لاٹھے بچان ہو عید ہر آج کہ بھائی یہ یہ قربان ہوئے</p>

<p>۵۱۰ دیکھو لاشوں کو یہ بیہوش کی گرفتار بجائی کو قفس جو میں اپنے چہرہ پر تیار وہی دونوں کو کہہ کر کہو جو اوار مور زرد کو لاشوں پر کرو چنگو بنار</p>	<p>۵۱۱ رو کو نصرت نہ دینا کہ بعضیا بنجا ہلکے دو میر کی طرح کے سوئے جدا دونوں حصوں میں دو اندر ترک ہو جا پاؤں کی اور انصاف دہری بخوبی بنجا</p>	<p>۵۱۲ کھینکے بیجا غش کی گئی زینت کیا کیا لیکے بیجا کوئی لاشیں امام ابار کر کہیں تو خدا کی دعا بادل زار خشنود جو کہ نہ تھے کہ مری اغفار</p>
<p>حق سے کیا مرتبہ ان دونوں کو ادا کرنا دودھ تو بخشنوں کہ میٹھوں (مجھے شاکر کیا</p>	<p>اشک لکھو نہ دم نہ تج پڑے بستے تھے ناکو مرقہ ہو دیکھنا یہی کہتے تھے</p>	<p>اس گنہگار پر کرم علی کا صدف واسطہ حضرت زہرا کا بنی کا صدف</p>
<p>۵۱۳ نیکے غل ہوا زینت حرم میں کیا چھاتیان میں چھین سبیل پاؤں چھوٹا کہ تو تھیلے ہو لاشوں شاہ شہنا ای میری بجا جو میر کا سپر تھینا</p>	<p>۵۱۴ جو خوش کن کا کوسے ہوا زینت کا جگر گر پڑی خالی لاشوں کی بایں کیا دونوں فرزند کو تو دینو پیچھے میر کبھی بھی میری یاد میں صد پیہر</p>	<p>۵۱۵ بہی کر تھی غم کی دھوکھ کی جانجی بیابی اک شب کی نہ پاؤں کا چنجانجی دم چھوٹا تو میری سبھی سر کر دودھ کیون مجھ چھوڑ کر چن سبھی جانجی</p>
<p>تشنہ کامی کا بڑا رنج اٹھایا تم نے ہائے پانی بھی دم مرگ نہ پایا تم نے</p>	<p>کیسی جرات سیڑی رواہ بڑا کام کیا مرخرو آپ ہوے اور مرانا کام کیا</p>	
<p>۵۱۶ جو بی زینت مجھے سو رنج بجا جان باختر و نہ لگاؤ نہ میں تیر زبان ہو گرفت کی بلا کہ یہ سہلوان جان یونہی ام ایسے خوش تیرا پناہ دان</p>	<p>۵۱۷ جلوت آگئی دولہ بھی نہ پائیے چاند سی چہرہ نہ میری چہرہ کھلا کر گلہری بھڑکی اگر تھوڑی ختم نہ کھائے نہیے تھے کوئی خوشی نہ آ کر</p>	<p>۵۱۸ چین رہی تھیں لاشوں اور آتشناہ ہمسایہ غیب دعا رام دین کیا جانے لشیں سبھی تھی صد بھگت کیا جانے کبھی میری نہ ہو بکجا کیا جانے</p>
<p>جو وفادارین آقا بہ فدا ہوئے ہیں آپ نصرت کی کیوں ان کے لیے روتی ہیں</p>	<p>ہاں زندہ تھیں ایسے یارو نہ دیکھا مان نے دودھ بخشا نہ کہہ تھے سو بخشا مان نے</p>	

۱۰  
 عمر بھڑکے جس نے غل میں بھڑکے  
 وہ بھلا سلسلہ طوق سن کیا جانے  
 بے غلنے کو کوئی اتنا تو کہتے تھے جاد  
 مرغ بے بال بھلا میرے کیا جانے

۱۱  
 کتنی غلی پر پیس کی لذت کتنی بڑی  
 بھلا کب پانی سے خوشی ہو گیا جانے  
 دماغ افسردہ کوئی نا تو کوئی بچے  
 چھو گیا کس کا جگر بڑھ گیا جانے

۱۲  
 کما زینت زانو شیر ساجائی نہ رہا  
 کیون کو کوٹا لگا  
 رات کو باہر ہوا جھگڑا لگا  
 لعل شادی کا بھلا آج جانے

۱۳  
 تیر کو درد کو کیا پستے کہتا افسردہ  
 تیرا کہن ہوا دیو چادہ سخن کیا جانے  
 قفس کو قفس ہی کہتا تھا دلے مسلم  
 کیا کہن غلہ سے بھونکن کیا جانے

۱۴  
 وہ دعوت نہیں کر رہا پسر زہرا کا  
 اس عداوت کو وہ سلطان کیا جانے  
 وہ بھی نہیں رہا اب بڑھ چکا کوئی  
 بکڑ کر بے پیوستے بکڑ کر کیا جانے

۱۵  
 قند زانکی سکنیہ منجھل نہونی  
 تیر پردہ غم خج و من کیا جانے  
 شوق کیوں بول لگا تو نہیں نہت کیا  
 زینت ہوا کو کون نہت کیا جانے

۱۶  
 بول نہ پانی تو نہ زمین کی بھی بعد  
 کوئی دیکھا کہ نہ دیکھا کفن کیا جانے  
 وہ غلام تو کوئی بھی نہیں نہت کیا  
 کب کھلے گی مری گردن اس کی جانے

۱۷  
 اگل کی کتنی تھیں کس میں تھ جائے  
 کیا جگر کتنی تھیں تھ گیا جانے  
 وہ جگر تھ تو تھ گیا جانے  
 تھ گیا کتنی تھ گیا جانے

۱۸  
 لاش تھیں تھیں نہ تھیں کہا رو کر  
 قبضہ و چاچر کس کا ہو تھ کیا جانے  
 کس طرح تھیں تھیں تھ گیا جانے  
 تھیں تھیں تھیں تھ گیا جانے

تھیں تھیں

<p>۷۰ علی عباس کا بوجھ ستم روپا بیکو نہ ہو سکے کہ خیر نہ دھجکا ہے ہوسے شمعیں غریب سب کھٹے ہیں آفت ہوئی نازل کی</p>	<p>۷۱ اس تیغ کی دھند میں نہ بھونکا ناشتہ نظر تو لگے یہ لنگڑے لگے سہاؤ جو آویگا تو پیکر نہ لگے سب کو چومنا سرخ افروز نہ لگے</p>	<p>۷۲ افقت میں عین عین عالم و جہان ان دونوں کا قلب میں دو اور جہان دل ایک جگہ ایک بان ایک زبان مجاہد ہو ایک کی آنکھوں نے نہاں</p>
<p>کون اوس سر لگیا وہ شجاع ازل ہی شوکت میں ہو جعفر تو شجاعت میں علی ہی</p>	<p>آبادہ پئے جنگ نو کب ہوش رہینگے چار آہٹنے والے زرد پوش رہینگے</p>	<p>سروار ہوا یا جو ملازم ہو تو ایسا آقا ہو تو ایسا ہو جو خادم ہو تو ایسا</p>
<p>۷۳ جاننا ہی جو اسے صفحہ وہ غازی جرات میں ازاد کو بل پر وہ غازی بہ شہد شک نانی جعفر وہ غازی اوشکر اور ستم لشکر ہے وہ غازی</p>	<p>۷۴ اوس کی شمشیر سے سفاح درخشاں نہدوں کی طرح تباہ ہو تو نہ ہو شمع گرام ہو نہی ہو شجاعت خورشید کدہ کی باد کی عیان ہو جس</p>	<p>۷۵ بغیر اور نہ سر اس کے سر جو دلو بان چاؤ نہ سے تفرقہ انداز زرد لو آہر کی علمدار کی نیزہ کو سنبھالو کھلو سپہ سالار تیغ نیا سونے نکالو</p>
<p>لاکھوں ہیں پہ اس سچکا جوان ہم میں ہر کیا ہیں کہ ایسا کوئی عالم میں نہیں</p>	<p>آئینہ اجلال و چشم سینہ ہو اوسکا اقبال بھی اک خادم ویرینہ ہوا و کا</p>	<p>تیغ اٹکے پدر کی سرورج پہ چلی ہی عباس علی وارث شمشیر علی تب</p>
<p>۷۶ وہ شمشیر اور بفرغ غام خدا ہے بابا کا یہ زین ہے کہ ہمام خدا ہے فرزندی و استقامت کا خدا ہے غریب اوس کی کہ فریضہ صاف خدا ہے</p>	<p>۷۷ بعد از کہ خلق میں اس طرح کی تیر ہم چڑ دست احدی بازو سے نیلی تیر کیا قدرت اللہ ہے اللہ ہی تقدیر گر نہ خدا صحت خلق تو یہ تیر</p>	<p>۷۸ بسطح کہ زمین اور فاختہ خیر لاکھوں سے اوسیطح اور گلاب دار سر کردی کا اسی جاسو کر دیا ہے سر گٹھ جا بگٹھا و دین مہربان</p>
<p>تقریباً تو میں ساتون طبق اوس تیغ کو نہ کوہ سر کرتی ہے زنجیر بل کو پرے</p>	<p>بابا کی طرح صاحب شمشیر و علم ہیں حوت یہ علاؤہ کہ سقاے حرم ہیں</p>	<p>لوٹھکی کر نام سقاے حرم میں مر جا بگا سروار علمدار کے عزم میں</p>



<p>۹۰</p> <p>نہایت عظمیٰ تو عالم کا شہسوار نہایت عظمیٰ تو عالم کا شہسوار نہایت عظمیٰ تو عالم کا شہسوار نہایت عظمیٰ تو عالم کا شہسوار</p>	<p>۹۱</p> <p>کس کی لڑائی اسد اللہ کا چار کس کی لڑائی اسد اللہ کا چار کس کی لڑائی اسد اللہ کا چار کس کی لڑائی اسد اللہ کا چار</p>	<p>۹۲</p> <p>نہایت عظمیٰ تو عالم کا شہسوار نہایت عظمیٰ تو عالم کا شہسوار نہایت عظمیٰ تو عالم کا شہسوار نہایت عظمیٰ تو عالم کا شہسوار</p>
<p>دھوکا شرف سارے زبانی بیان ہوا دھوکا شرف سارے زبانی بیان ہوا دھوکا شرف سارے زبانی بیان ہوا دھوکا شرف سارے زبانی بیان ہوا</p>	<p>اولاد علیؑ سے جو اسی طرح ڈرو گے اولاد علیؑ سے جو اسی طرح ڈرو گے اولاد علیؑ سے جو اسی طرح ڈرو گے اولاد علیؑ سے جو اسی طرح ڈرو گے</p>	<p>ملوک اور خدین لاشہ آنے نہیں دیتے ملوک اور خدین لاشہ آنے نہیں دیتے ملوک اور خدین لاشہ آنے نہیں دیتے ملوک اور خدین لاشہ آنے نہیں دیتے</p>
<p>۹۳</p> <p>جہاں تک جمع اگر ساری خدائی جہاں تک جمع اگر ساری خدائی جہاں تک جمع اگر ساری خدائی جہاں تک جمع اگر ساری خدائی</p>	<p>۹۴</p> <p>عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی</p>	<p>۹۵</p> <p>راہی ہو تو زبانی وہ زور کا گلزار راہی ہو تو زبانی وہ زور کا گلزار راہی ہو تو زبانی وہ زور کا گلزار راہی ہو تو زبانی وہ زور کا گلزار</p>
<p>یہ لشکر رومی و عراقی نہ رہے گا یہ لشکر رومی و عراقی نہ رہے گا یہ لشکر رومی و عراقی نہ رہے گا یہ لشکر رومی و عراقی نہ رہے گا</p>	<p>تو واروئے کاٹو سے عباسؑ علیؑ کو تو واروئے کاٹو سے عباسؑ علیؑ کو تو واروئے کاٹو سے عباسؑ علیؑ کو تو واروئے کاٹو سے عباسؑ علیؑ کو</p>	<p>دو اوہنین سواران عراقی کپڑے تھے دو اوہنین سواران عراقی کپڑے تھے دو اوہنین سواران عراقی کپڑے تھے دو اوہنین سواران عراقی کپڑے تھے</p>
<p>۹۶</p> <p>جہاں تک جمع اگر ساری خدائی جہاں تک جمع اگر ساری خدائی جہاں تک جمع اگر ساری خدائی جہاں تک جمع اگر ساری خدائی</p>	<p>۹۷</p> <p>عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی</p>	<p>۹۸</p> <p>راہی ہو تو زبانی وہ زور کا گلزار راہی ہو تو زبانی وہ زور کا گلزار راہی ہو تو زبانی وہ زور کا گلزار راہی ہو تو زبانی وہ زور کا گلزار</p>
<p>فاتح سے کئی دیکھی ہو اور لشکر دہان فاتح سے کئی دیکھی ہو اور لشکر دہان فاتح سے کئی دیکھی ہو اور لشکر دہان فاتح سے کئی دیکھی ہو اور لشکر دہان</p>	<p>جہاں تک جمع اگر ساری خدائی جہاں تک جمع اگر ساری خدائی جہاں تک جمع اگر ساری خدائی جہاں تک جمع اگر ساری خدائی</p>	<p>۹۹</p> <p>عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی عباسؑ تو جبر صغیر کی نشانی</p>

<p>۵۱۹ ہر ستم تو تھا تو کھانا گھر چھوڑ کر جب کھانا تو لیا جاکر کھانے لگا پوشیدہ بھی ہو کر کھانا کھانے لگا وہاں پہنچ کر کھانا کھانے لگا</p>	<p>۵۲۰ وہ دہلی وطن چھوڑ کر پائین سے کھانا کھانے لگا خارج کے سوار پڑ کر کھانا کھانے لگا سیلوں سے کھانا کھانے لگا</p>	<p>۵۲۱ کجا</p>
<p>ہر ستم وہ سب دشت نیستان اک پیاسی کو لار دیکھا یہ سامان ہر تھا</p>	<p>اوس شیر کو دریا کی ہوا کھانے نہ دینا اس قلوہ آہن سے کل جان نہ دینا</p>	<p>کچھ فکر نہیں جیسے گزرا کجا کجا یہ داغ ہو وہ داغ کجا کجا کجا</p>
<p>۵۲۲ چلے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ چلے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ چلے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ چلے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۵۲۳ غنی فقیر اور مسکند قتل عسکر عباس اور صبح و شام کجا کجا یتیم قتل و سبیل کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۵۲۴ زینب وہ جوان مری کجا کجا چلے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>
<p>شادی ہو کہ کھر ہو دیکھا تلخ علی کا وہ پیاسا وٹا دیکھا نشان آج علی کا</p>	<p>اوتھتے تھے کچھ اور کچھ غمش ہو کر تھی شبیر زینب بھی مڑ پڑاتی تھی جب رو کر تھی شبیر</p>	<p>یہ دولت بیدار ڈوبی نہیں جاتی نصیر علی ہاتھ سے کھوئی نہیں جاتی</p>
<p>۵۲۵ کھانا</p>	<p>۵۲۶ کجا</p>	<p>۵۲۷ اس کجا</p>
<p>بڑے طرح کہ عباس خوش و ناخوش اوس شہر سے لڑا تو در لکھت سے لڑا</p>	<p>یہ کشتہ اندوہ جدائی نہ جیے گا جسکے لیے مرنے ہو وہ بھائی نہ جیے گا</p>	<p>ہم پیریزین جینے کی بہن اس کجا کجا قابل نہیں مرنے کے ابھی تو جوان کجا</p>

<p>۷۲۵</p> <p>یکے ترے غم سے فکیریں بے پروا نہ مضمط و تباہ جسم و جان کچا کہ چلے آئے ہیں عباس و لاور</p>	<p>۷۲۶</p> <p>ان بانو کو شکر کہ کرا تھا زاری عباس کو بھی انکے تھیں سارے چاہی کتنی تھی سکینہ میں شکر کی پائی شفقت رہی اس پر نشانی جو عباسی</p>	<p>۷۲۷</p> <p>زینب کی طرح کچلے زانے لگے شاہ دشیں تھا جس کا ہر دم کا مجھے اندر لو جانی کو تھا کوئی نہ تو بھی ہیں سراہ عباس چلے آئے تو بھی ہیں سراہ</p>
<p>رویاں تو ہر آنکھ پہ منہ اشکو تر ہو زوجہ تو ہیں پشت ہی پہ پاویں پس ہو</p>	<p>اک عبد و فادار مدام اپنا سمجھنا تر بعد مرے اسکو غلام اپنا سمجھنا</p>	<p>خیر کوئی رہ رہ کے لگتا ہے جگر کو تر دلو سنبھالو میں پرکھتا ہوں کمر کو</p>
<p>۷۲۸</p> <p>گوہن میں غم ظلم سکینہ کو سنبھالو اور غم سے اٹھو دو اگر زمین چڑھاو فرمانے ہیں بیٹے کہ اگر تیرا دل لے سنا جو پر تیرا سکینہ کے جانے</p>	<p>۷۲۹</p> <p>افسوس کہ نہیں بھر کر کتنی تھی جان میں آپ پر اور آپ کو زینب پر جان جانی کہ غلامی میں دیا واچا جان کیا تھی کچھ یہ بعد کی کلا جان</p>	<p>۷۳۰</p> <p>آپ کا حق نہ کے علم ارشاد آغوش مبارک سے سکینہ کو اوتار قدوس چھٹا جانی کے وہ جانی کا پیار خفت نہ کہا چور و مو ساقھار</p>
<p>دروازہ پہ جا جا کے خبر لایو بیٹا شہزاد کو تم کھیل میں بھلا کر بیٹا</p>	<p>بابا کے بھی رویہ کا کچھ پاس کرو گے کیا انکو یتیم اور یمین بے آس کرو گے</p>	<p>مرقد موتی سر کا وہ یمین قربان برادر لور و ونہ اندھ نگہ بان برادر</p>
<p>۷۳۱</p> <p>ساکینہ کی طرح کبھی پاس نہ جانا ان غم سے فدا نہ تھے تھے کچھ جاننا چور ہو یا فدا ہو سدا سدا چلے جاتے تھے کچھ کو کھانا</p>	<p>۷۳۲</p> <p>بلا تھی عباس لعل شاہک نشانی کیون روئی ہو تو ہو اور مطلب نہ جانی عاشق کہیں جان زین تو تیری نشانی ہم نہ سے جانی کے لئے لار و پانی</p>	<p>۷۳۳</p> <p>آؤ اب جالا کے تصدق ہو عباس غش ہوئے صد سے نہ کبھی میں عباس روشن ہوئے عباس چلے کھڑے عباس یکھو کہ ہو غول غلاؤ دیکھا عباس</p>
<p>اگر قید ہو یہ بعد شہنشاہ زن کے کھدیو کھلا دوڑ کے چلتے میں رسکے</p>	<p>وہ کتنی تھی آتا ہے تو جلد آئیو غم کو تر پہ نہ پانی کو چلے جا آئیو غم</p>	<p>ٹوٹا تھا فلک زوجہ عباس حزن پر اوٹھتی تھی کبھی او کبھی گرتی تھی زین پر</p>

<p>۷۱۳ چلتی تھی ہر دم و دواں ہواں لوڑی کو کھڑے کر کے جلتے نہ خالی دم کو نہ ذرا ہوش میں آلیج عالی مجاہدیں بعد آپ کے پیٹنے والی</p>	<p>۷۱۲ خانہ پوشا بنیہ سدا ارداں جس طرح دوسری ہوتی ہو تو پیر وہ سا کا عالم فہم میں ہو بیان کیسے پہونچے پہلی گنتی تھی کیا نہیں پیکر</p>	<p>۷۱۱ نوشہ عباسی می ابرو امجد خوشید فلک شمس و ستارہاں سایہ جاوید ہو چکی اور ہو چکی جاوید انچا بیان شمس تھے ختم ہو چکا</p>
<p>۷۱۰ اک لمحہ مے پاس ٹھہرتی ہو جواں جاڑی ہو تو بسمل مجھے کر دہری جواں</p>	<p>۷۰۹ پانی جو نہ پہونچا تھا ہم تشنہ وہاں کو غصے سے چٹا آ تھا وہاں نے میں بانگو</p>	<p>۷۰۸ ذریکا بھی تھا اختر اقبال چک پر کرتے تھے حقارت سے نظر شمس فلک</p>
<p>۷۰۷ وہ کر کہا عباسی کو باخاں نا شاہ صاحب بھی لازم نہیں یہاں لڑنا ذیابین کیا حق تو نصیب صاحب آباد کر تو ہوئی شمع بے خد کو برباد</p>	<p>۷۰۶ انقصہ چڑھے گھوڑے عباسی علی بجلی پر کھڑے کو نہ کیا دست کا ہوا وہ چاندی صوت وہ چپکے چپکے تیا قدیم و دبیدر کر</p>	<p>۷۰۵ بیت پرونی مطلع دیوان علی جو اس دیدہ قیامین بدلیجان علی جو بکریں جو گزرتے بستان علی جو انچہ تصدق ہے خدایا علی جو</p>
<p>۷۰۴ دیکھو گی جو اوسکو تو کلیجہ نہ پھٹے گا شہزادی کی خدمت میں رٹا پایہ کی کلگا</p>	<p>۷۰۳ تھکے تھے عدو باز و شاہ مدنی کو غل تھا کہ علی آئے ہیں خبر شکنی کو</p>	<p>۷۰۲ زیبا ہی اگر کہیہ ایمان اھنین کیسے اگر کیسے تو سرچشمہ عرفان اھنین کیسے</p>
<p>۷۰۱ فرا کو دہ اندر پیر تو ہوئے اور چھپ کر سی چو تھپتھپا رکائے موز قہر میں خاں خاں و پھلک کری جو او چھوٹی بے بیچارے</p>	<p>۷۰۰ یہ زار بھی تھا کہ سوار ناظر آئی نہان ہوئی کو کوئی باری ناظر آئی خاں چین قدرت باری ناظر آئی آر اسد انظر کی ساری ناظر آئی</p>	<p>۶۹۹ دل گل خوشیدین خسارہ تابان نفس پر خطا و دھنچ نہ مصطفیان ہے مہر ابریک ہے وصل یاران انقصہ سبب میں ہو غم کو خطا یاران</p>
<p>۶۹۸ ہے قصہ سوے لشکر کفار ہمارا اصطبل سے لائے کوئی نہوا جارا</p>	<p>۶۹۷ آتا تھا جرمی ڈالے ہو سے گھوڑی کو زمین تھیں پھولوں کی بٹین کہ چلی آتی تھیں زمین</p>	<p>۶۹۶ خالق نے دل شب میں جگہ دی ہر سر کو اوس حسن سرویکھا نہیں الیہیں ہر کو</p>

<p>۵۴۶          کج گھر فصاحت بہ دبان ہے          ماہِ چتر سب سے بگڑا خان ہے          اس لب میں جو وصل میں آ گیا ہے          ہر کوئی چپ کوہِ زندان کو جان ہے</p>	<p>۵۴۷          غل غل کہ جہان میں علم ایسا نہیں ملتا          زردی ہے چرخِ کرم ایسا نہیں ملتا          اقبالِ جلال چشم ایسا نہیں ملتا          سردارِ مہین تابستانہ ایسا نہیں ملتا</p>	<p>۵۴۸          اندر کا افسانہ بختِ شانِ علم ہے          سب عالمِ الٰہی زانوِ علم ہے          رکت کا بدیا جو کہ بانِ علم ہے          خوشنیدہ جو چرخِ تابانِ علم ہے</p>
<p>تائبہ نہ کو کرہوں گہرا یہی صدف کو          تابیاب نگینہ ہر یہ سب و نجف کو</p>	<p>طوبی ہو تو ایسا مہ کامل ہو تو ایسا          ایسے علم نور کا حامل ہو تو ایسا</p>	<p>ہر نور کا عالم علم فتح خدا پر          موتی نے دھرا ہے بریضا کو عصا پر</p>
<p>۵۴۹          کون بختِ انور کو سچوں ڈلی ہے          روشن ہو کر شمعِ حرمِ لیلیٰ ہے          نور اس کا خیا نہیں نشانِ علی ہے          جانِ شمع طوبی بختِ شعلہ جلی ہے</p>	<p>۵۵۰          بول کا بول پوٹاں کی زبانی کو کیجیو          ارتقا سے پیدا کی عثمانی کو کیجیو          خاد بھی جہان میں نہیں عثمانی کو کیجیو          ہاتھ جو کھڑکی تواری کو کیجیو</p>	<p>۵۵۱          انوارِ الٰہی کا منہ ہے یہ سنیہ          دریا سے بچا بخت کا سفینہ ہے یہ سنیہ          ہم تیرے باوث سکتیہ ہے یہ سنیہ          گھڑیوں کا قاف کا ہر سفینہ ہے یہ سنیہ</p>
<p>حور و نکی زبانِ پونہ بھی افسانہ ہوا سکا          کہتے ہیں جسے مہر وہ پرواز ہوا سکا</p>	<p>کس شبنم کو لڑنے کے طلبکار کھڑی ہیں          کس شائے تو لے ہوئے تلواریں ہیں</p>	<p>مستاب نجل نور میں خورشیدِ ضیاء میں          آئینہ کا پروا ہے گریبانِ قیام میں</p>
<p>۵۵۲          کس بختِ قیام میں اس شہرِ کائنات          مستاب کو شہرِ ضیاء کی جگہ ضیاء          بختِ جہان میں نہ کو نورِ ضیاء          قدر اس کی ہر نسبت جی کی کو بختِ ضیاء</p>	<p>۵۵۳          عالم میں جو چار اول انعامِ علمدار          اس حضرتِ حق پر تو اس حقِ علمدار          میدان کے ہر سائبانِ علمِ ضیاء          عبادتِ الٰہ میں منسوب کا ہر بختِ ضیاء</p>	<p>۵۵۴          کیا کائناتِ قدیم بازو سے نہیں          کا حقِ بیسیا ہی نہیں جلتی ہر شمع          علمِ انبیا کا افعالِ شطِ تقدیر          زخیمِ بختِ ہر اقدارِ قدیم کا ہر بختِ ضیاء</p>
<p>مار کو جوتا پتھر تو جگر شیر کا پھٹ جانو          وہ انگلیوں کو کہہ کر پٹے تو اٹھا کر</p>	<p>کرسی کے بھی پاؤں سے سوا پایا ہے رتبہ          کیا دستِ بدست اس کو یہ ہاتھ آیا ہے رتبہ</p>	<p>تلوار و تلو سوار اگر سر پہ چلیں گے          یہ پاؤں جگہ نہیں ہیں نہ زمین گے</p>

<p>۷۷</p> <p>خال کو نقش قدم کب کی پائین خداں جو کرکے کھنکھن کر گائیں دورانِ خانِ جل جبرائیل کجا بدین زیادہ ہم کے لیے نئے نئے لجا بدین</p>	<p>۷۸</p> <p>دورِ علم حد ہے قزندین آلیا شعبوں کے سونے کی چوٹی پر مصرفِ جو آست بطن شاہ کو پایا سچہ روحِ عالم بھی اوجھلا</p>	<p>۷۹</p> <p>کچھ ہو اسیان شہادتِ قضا صحرے پر جنوب لگا کوئٹہ سارا نواہین چکنے میں کربلی تھان شارا قضیہ میں بن غیور کو زینتِ نواہارا</p>
<p>۸۰</p> <p>اوس خاکِ طائر کوئی لہے تو ہمارا ہو اعلیٰ اسو آکھونے لگاے تو دنیا ہو</p>	<p>۸۱</p> <p>شکل کف سائل جو ہو پنجہ ریب اندھے سے امت کی شفاعت کی طلب ہے</p>	<p>۸۲</p> <p>چلوئے ملاؤ گئے عددِ تیر جو رن میں انگشتِ تاسف مٹی کمانوئی دہن میں</p>
<p>۸۳</p> <p>بشانِ عالم اور پھر سکا وہ عالم یادِ کرم ہو تو جو وہ میرِ اعظم پنجہر جہ پلے پلے نکلی ہو سے قلم گرفتِ شہادت ہو خاندانِ ہوشیار</p>	<p>۸۴</p> <p>یوہ جو علم جو بیچنے اٹھایا کس نے تجھ سے دلاؤ اٹھایا بلقہ آنا شہر جب سے تھپنے اٹھایا وہ اٹھ گئے دنیا سے تو قیدِ اٹھایا</p>	<p>۸۵</p> <p>ماؤ تھا جو سینہ اسدِ الد کا فزیر خدا تھا خیر کا بھی نہشت کا فزیر اٹھائی ہو تالو کوئی بھی اڑھی پتھرِ جعفر کرکے کھجور کا فزیر</p>
<p>۸۶</p> <p>یہ عرش کا رتبہ جو نہ افلاک کا رتبہ ہو سب کو فروغِ بختیں پاک کا رتبہ</p>	<p>۸۷</p> <p>ہو گایہ ہما سایہ فگن اب نکسی پر بس خاتمہ ہے حضرت عباس علی پر</p>	<p>۸۸</p> <p>شان اسدِ اند ہے اس شہزادِ گلین آلودہ نہ کرنا ہمیں پیار کے لہو میں</p>
<p>۸۹</p> <p>جو چین اسے بدلت ہو بدایت بلوئے وادائے شہر کی آیت ہو بدایت خفاک لطفِ عنایت ہو بدایت دستِ کرم شاہِ ولایت ہو بدایت</p>	<p>۹۰</p> <p>ماگاہ علیہ از دورانِ کیا رہا دیکھنے لگی جو بی بیان صفت کفار آوازِ سوزناکی اڑنے لگے کفار نئی صاف صاف اڑا کر اٹھ اٹھ اٹھ</p>	<p>۹۱</p> <p>ماگاہ کہ نامِ تیر سے رونے یہ بیک کیا قصہ ہو اور ادبِ ذریعہ تیر جو شکرِ خوار کا ادا ہے گر صلح کرین آپ تو جگہ کی بہتر</p>
<p>۹۲</p> <p>جو سایہ بین او سکے ہو وہ ظلالِ ہامین انجا زہرِ عیسیٰ کا پھر ہری کی ہوامین</p>	<p>۹۳</p> <p>شکل کف افسوس جلاجل سرِ عیان تھی چھلی بھی نشانو کی پھر ہر عینِ طیان تھی</p>	<p>۹۴</p> <p>ہو گایہ طلاطم کہ دل کو ہٹے گا ان یتیموں کے گھاٹوئیں بھینچاں گلا</p>

<p>۱۱۳ عباس پکارو کعبہ دار تم آئے جانا جو کمان غلام غلام تم آئے اک وادین اس پارسو اس چارو سے نہ سے اوکھاٹ سے شیارو</p>	<p>۱۱۴ چکی غلامی غلامی غلامی مطلوبہ ہوا غلامی غلامی نقص کیا غلامی غلامی چوہو کو غلامی غلامی</p>	<p>۱۱۵ لکھنا رو دریا کی لکھنا رو لوٹو میں آ جاؤں روٹو میں اسو ازم ہوئے غلامی غلامی چلائے غلامی غلامی</p>
<p>تلوار کو ارشادہ افلاک ہمیں مین آب دم شمشیر کے پیر اک ہمیں مین</p>	<p>بجلی سر پیک یک جو کرے لشکر گنج رہوار تھے اسوار و پند اسوار مین</p>	<p>بڑھنا نہ خبر دار جو اندیشہ جان ہو وان غلامی ہو تیو نکا تو ان تیر و کمان ہو</p>
<p>۱۱۶ خود علی مرگ شہزاد ہمارے کھانا چاہا ایک ہی شہین ہمارے شہزادہ سیکنا ہمیں شہین ہمارے غیاث قوی آئی شہین ہمارے</p>	<p>۱۱۷ گلو گلو جو شہزاد کوئی سامنے رہا رہوار سے رہوار کو غلامی غلامی باز رہی لشکر زور اسکو دکھایا گلو گلو غلامی غلامی</p>	<p>۱۱۸ ایک لکھنا رو دریا کی لکھنا رو لوٹو میں آ جاؤں روٹو میں اسو ازم ہوئے غلامی غلامی چلائے غلامی غلامی</p>
<p>وہ کھین تو ہم اس تیغ شرور کو تو روکو دربار کو تو روکا ہو بھلا ہم کو تو روکو</p>	<p>اشراری نمربہ اوسکی گیا خود تو مین سر سنیہ مین پیمان ہوا اور سنیہ مین</p>	<p>بڑو غلامی ہو غرق نکل جاؤ تو وہ کھین اوس نہر سے اس مشک کو بہاؤ تو وہ کھین</p>
<p>۱۱۹ فرماؤ شہزادہ شہزادہ کو نکال بالہو ارمو کو کما دیو جو نکال دھاکو نکال دھاکو ابھر کر نکال بجلی جوری ہو گیا نکال</p>	<p>۱۲۰ شہزادہ شہزادہ شہزادہ دم مین ہوئی نابود نمودار سپاہی مغول بادشاہ صفت سپاہی تینوئی سپیدی غلامی غلامی</p>	<p>۱۲۱ عجب تین شہزادہ شہزادہ بہن تین سپاہی سپاہی یکے چھپے تو بہرست ہوئے تلوار گھاٹ ادا کو ادا نکال</p>
<p>غل ہوتا تھا کرتے تھے وہ پارہ جو ہر کو دو کو دیا انگشت نے اچھڑنے قسم کو</p>	<p>بھاگ چلے جا رہے تھے وہ جان کو ڈر کو گرتی تھی جو سر پہ تو اترتی تھی کمر کو</p>	<p>تینوئی صفین اور وہ غلامی غلامی دربار پر سمندر کا طلاطم نظر آیا</p>



<p>۵۷۸</p> <p>عجائب و غرائب کو دریا کو تکتے ہیں گھوڑے کے حال میں تکتے ہیں چلنے پر تکتے ہیں جبکہ ہے خاتمہ تکتے ہیں اعدا کو تکتے ہیں اور اس پر تکتے ہیں</p>	<p>۵۷۹</p> <p>آئی نیرا حضرت ایش کی کیا عسکر تیرا و فوج تھیں تکتے ہیں ہوں غرق خجالت کو تکتے ہیں باقی تکتے ہیں تکتے ہیں</p>	<p>۵۸۰</p> <p>وہ تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں وہ تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں وہ تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں وہ تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>
<p>۵۸۱</p> <p>اور میں جو تکتے ہیں اس کو تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>	<p>۵۸۲</p> <p>یہ مہر پر جس کا اوس کی کیا شاہ ہوں میں اس کا تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>	<p>۵۸۳</p> <p>اک چار مہر تو ہو اپر نظر آئے جہاں علی انہر کے اندر نظر آئے تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>
<p>۵۸۴</p> <p>تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>	<p>۵۸۵</p> <p>چو میں پر یاس کی تکلیف سی ہے جس کو کا سقا ہوں دم توڑ سی ہے تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>	<p>۵۸۶</p> <p>طاؤس کے ہوش اڑتے ہیں گھوڑا تھا سبک میری سی ہے تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>
<p>۵۸۷</p> <p>تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>	<p>۵۸۸</p> <p>تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>	<p>۵۸۹</p> <p>تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>
<p>۵۹۰</p> <p>تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>	<p>۵۹۱</p> <p>تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>	<p>۵۹۲</p> <p>تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں تکتے ہیں</p>

<p>۵۱۲ جب خبر کج کر ز نظر اصف کو چکار بب دھری صفت سامنی چھائی کر بہشتے غم وہ جب نہ ہو چلو پسر خیر ہو لکھ دینک کو چھائی کو چکار</p>	<p>۵۱۳ ہوتا تھا در قتل علی کار کا سامان گلبرگ ہو کر چلے دان سرور زنیان جائز تھی کبھی بچہ بیدار کران زینب ہو چکی تھی تو اب تنہا جان</p>	<p>۵۱۴ بن بھائی تیری دوڑو بھائی اولاد مین زینب دشتے ہون سونو می زیاد عباس کو از زمین تیر ستم ایجاد اصل کو دھکا دیا ہوا ملام</p>
<p>تھا سامنا دولا کھکا اک نشہ جگر شدر تھا فرس بھی مین کجا آؤں گے</p>	<p>مشکینہ یو نہر سے عباس پھر مین پر آئین گے کہ نہر کہ نہر و مین پھر مین</p>	<p>یان صبح سر ہر پاس کا غل بے دلو مین اور وان وہ بہشتی ہو طرائق نو مین</p>
<p>۵۱۵ غل فوجین خاکشک کو زینب پاسوں کی اس بات کو پوچھا ز دنیا سنگینہ زینب سپہ لائے دنیا شفیق چھی آؤں نوادہ خلیفہ آؤں دنیا</p>	<p>۵۱۶ خلیفہ بن کر بھائی یونین بن کر رانا ہو سنگاروں کو وہ صاحب شیر مثنیٰ ہو جانے اسدائش کی پیش جائا ہو درو کرنا عیاس کی پیش</p>	<p>۵۱۷ یہ کہ تھی زینب کچھار کی دشت شاہ ملو کر علی اکبر سے جاگہ گلبرگ کو لاندہ عباس نے دنیا بھائی کے چاٹنے کو چھاپن دنیا</p>
<p>تو وارین علم کو کہ جو لشکر پہ چھکین گے پھر یو یو دو شیر کسی سو نہ کہین گے</p>	<p>سب مالک و عامانگو کہ مین پاؤں کلا تینو نے پچا کر او سے لے آؤں ملکا</p>	<p>ہو غیظ سا اسدم شہ والا کے پسر کو او بیہو رو کو کوئی نہ ہرا کے پسر کو</p>
<p>۵۱۸ ہو کہ تینا ابھی آئے نہیں شیر ہاں او خدا را اکر آؤں جلدین ہر نہیں جلدین نہر تو غم نہر شیر سب آؤں ہو جلدین نہر شیر</p>	<p>۵۱۹ زینب نے کہا سو سخت اظہار خاک تو مین کیا سوز ہو کر شام لشکر عباس کو چھیر ہو کر مین بانی پسراؤں کو مین بانی</p>	<p>۵۲۰ بسط ہو کر ارضین اگر آؤں عباس کو سو بھائی خدا شاہ نام ہو جانشین کبھی مین دم بھائی کو دم ہو آؤں تو یقین ہو کھانا ہو دینے ہو</p>
<p>اؤں بھی تو عباس و لاؤں کو پناؤں جیتا شہ مظلوم برادر کو سپاؤں</p>	<p>تا نہر کسی بیاسے کو جانا نہیں ملتا بانی کوئی لانا ہے تو لانا نہیں ملتا</p>	<p>بھائی کو اسی جاسو پکار مین شہ والا مین یہ نہ کوئی کہ سدھار مین شہ والا</p>

<p>۹۱ دہرات تلک شکستہ کی تھیں صاحب میری بات میں بھولو نہ رنار جنب غل جو ارشاد میں گھر نہ کا عمار روانہ بھی تم کو روہین کر نہ اید</p>	<p>۹۲ جو کتنے میں میں وہ چلی نہ لاؤ جو کتنے میں میں وہ چلی نہ لاؤ جو کتنے میں میں وہ چلی نہ لاؤ جو کتنے میں میں وہ چلی نہ لاؤ</p>	<p>۹۳ میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا</p>
<p>بھو ائین جو اکبر کو تو بھجوانے نہ دینا میدان میں آقا کو مرے جانے نہ دینا</p>	<p>جب سے گئے ہو غم ہے اسی آن سے جگو نرمندہ نہ کیجگا جی جان سے جگو</p>	<p>ہاتھ تھامہ مشکیزہ نہ جنبش تھی دھن کو اک شہر سامندھن یہ جاتا تھا ہرن کو</p>
<p>۹۴ جلالی کیلئے سنو اچھے رباب لیتے چاچو بھی جان و اسرار عمو کے لیے مار دل سے تیار میزبوں زانہ کو روہین لگا</p>	<p>۹۵ میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا</p>	<p>۹۶ ہاگا ہوا شک کرک میں تیرا اوستہ زانہ کیلئے عباد میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا</p>
<p>کیونکہ میری پیاس کا غم کھاؤ چا جان میں پانی سے باز آئی چلے اوچھا جان</p>	<p>مشکیزہ کے باعث تھیں روکین کے شکر پانی جو ہو گا تو نہ روکین کے شکر</p>	<p>گھبراہ جب تھہراک کٹ گیا اوسکا مشکیزہ کے چھدنے سے جگ بھٹ گیا اوسکا</p>
<p>۹۷ اب پیاس میں جگو بہ زبان تھار چھوڑا آدمی شک کو دیا کار میں جیتی ہوں میں جیتی ہوں میں جیتی ہوں میں جیتی ہوں</p>	<p>۹۸ میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا</p>	<p>۹۹ میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا میں کیونکہ تیرا کیا تونہیں کیا</p>
<p>اچھے میری عمو مجھے شکل اپنی دکھا دو مشکیزہ کا منہ کھول کے پانی کو بہا دو</p>	<p>جس وقت قلم ہو کے گرسے ہاتھ زمین پر دو خون کے پرناے بسے دامن میں پر</p>	<p>اکبار اشارا جو کیا لشکر کین نے مارا سر عباس پہ اک گزل عین نے</p>

<p>۱۰۱ ایں حسن و حسن کی غایت کی دیوار میزان کی گونہ و گونہ کی دیوار یا سبط نبی الی تم کہ جس نے مجھے مارا اوسم شدہ دین کو نہ لے غیب کی دیوار</p>	<p>۱۰۲ جہاں نبی کی شہید بننے کی دیوار جہاں نبی کی زبان کی دیوار جہاں نبی کی زبان کی دیوار جہاں نبی کی زبان کی دیوار</p>	<p>۱۰۳ خوش آئین کی دیوار کی دیوار اس غم کا دیوار کی دیوار جہاں نبی کی زبان کی دیوار جہاں نبی کی زبان کی دیوار</p>
<p>اعد اکو بھاتے ہوئے شہر سے آئے بھائی کی جو آواز سنی خبر سے آئے</p>	<p>جیدر کی صدا کی کہ مرگے بھائی توہما ہونے پھر سفر کر گئے بھائی</p>	<p>اسکا منہ میں عوی ہو کہ میں کوئی کیا ہوں ایسا میری حقیقت ہو کہ میں سچا ہوں</p>
<p>۱۰۴ جہاں کو بی بی بی بی بی بی بی ولیمین کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار</p>	<p>۱۰۵ جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار</p>	<p>۱۰۶ جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار</p>
<p>اعدائے مٹایا ہے شہنشاہ کو علی کی بس کج کر ٹوٹ گئی سبط نبی کی</p>	<p>جنت کو گئے جیسے یہ کیا کر گئے بھائی بائیں ابھی کر تو تھو ابھی مر گئے بھائی</p>	<p>جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار</p>
<p>۱۰۷ جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار</p>	<p>۱۰۸ جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار</p>	<p>۱۰۹ جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار</p>
<p>۱۱۰ مکرو راسی و ناسی سویم ہو گئے بھائی یہ باتھ مری بھی جو غم ہو گئے بھائی</p>	<p>۱۱۱ مرنے تو روز رکھنا سبط نبی کا تو قوت بازو تھا حسین ابن علی کا</p>	<p>۱۱۲ جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار جہاں کی دیوار کی دیوار</p>

<p>۱۲۳ دلوت کوئی دنیا میں نہیں پہنچتا راحت کوئی آرام کو نہیں پہنچتا نشت کوئی ایک سو نہیں پہنچتا حیات کوئی ایک سو نہیں پہنچتا</p>	<p>۱۲۴ حیات ہی شکر ہے جلال ہی ہو نیت ہی شکر ہے اقبال ہی ہو نیت ہی شکر ہے مال ہی ہو نیت ہی شکر ہے نعل ہی ہو</p>	<p>۱۲۵ پاک ہے جو کر دینا پاک ہے جو گھر دلوں میں ہے جو پاک ہے جو ان پاس کو نہیں پہنچتا پتھر ہی شکر ہے جو پاک ہے جو</p>
<p>۱۲۶ صد مومنین علاج دل مجروح ہی ہے یکجان ہر وی روح ہی روح ہی ہے</p>	<p>۱۲۷ رہنہ ہر پہلو میں دھرم پاس نہیں ہے کچھ پاس نہیں گرہ رقم پاس نہیں ہے</p>	<p>۱۲۸ امت و کھاتہ نام نور انشراح ہو جا تا ہر آنکھوں سے نور انشراح</p>
<p>۱۲۹ مان پاکوں میں شکر ہے ان کو پاس ہی ہے نگہ جو کر شکر ہے ملک مان کو پاس ہی ہے سب کشت و آرام کو پاس ہی ہے آپ ہی کا شکر ہے انسان کو پاس ہی ہے</p>	<p>۱۳۰ مان پاکوں میں شکر ہے ان کو پاس ہی ہے نگہ جو کر شکر ہے ملک مان کو پاس ہی ہے سب کشت و آرام کو پاس ہی ہے آپ ہی کا شکر ہے انسان کو پاس ہی ہے</p>	<p>۱۳۱ ایک شخص کا شکر ہے شکر ہے ان کو پاس ہی ہے نور ہے جو کر شکر ہے ملک مان کو پاس ہی ہے سب کشت و آرام کو پاس ہی ہے آپ ہی کا شکر ہے انسان کو پاس ہی ہے</p>
<p>۱۳۲ کس طرح کھلے دل کہ بگڑ نہ نہیں ہے گھر قبرت بد نہ ہو جو زندہ نہیں ہے</p>	<p>۱۳۳ آرام جگر قوت دل راحت جان ہے پیری میں یہ طاقت ہے کہ زندہ جان ہے</p>	<p>۱۳۴ آئی ہر جہل گو گو کا پالا نہیں جاتا صابر سے کیجے کو سنبھالا نہیں جاتا</p>
<p>۱۳۵ یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے</p>	<p>۱۳۶ یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے</p>	<p>۱۳۷ یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے یہ وہ عرصہ ہے جو ان تہا نہیں ہے</p>
<p>۱۳۸ کوئی نہیں یہ مال زرد مال کو دے موتی ہی شاد ہے توین اس لال کی دے</p>	<p>۱۳۹ آرام جگر باشتوان ساتھ ہو اسکے پھر تا ہے بعد ہر رشتہ جان لکھ ہو اسکے</p>	<p>۱۴۰ نعمت نذرہ و شکر ہے موزا نہیں جاتا سب چھوٹیں گر آپ کو چھوڑا نہیں جاتا</p>

<p>۱۰۱ مولای غلام شہنشی ہر رضا کا شہنشاہی ہر خشک گدا آب نقا کا نہ ہر عکس دلدار کی وفا کا کہ کام تو ہر مہر کی ہولہ خدا کا</p>	<p>۱۰۲ پھر نہ ہو گری علی اکھ بیس کی بیل سب کی بھٹی بیل سب کی واندہ کو آئی آواز جس کی انیا ہو ساقو کو نقطہ چاند نفس کی</p>	<p>۱۰۳ چھوڑ دیوں وہ جو ہر شکر و کھانین ہو خاک لیلیٰ نہ ہو سہ لاف و فطین عباس علی خدین لب نہ نہا بین لجوا تو بھی سوچو کام افغان بین</p>
<p>اس ناک کا ذرہ ہو تو تو رشید ہی ہے جو آج مر کر زندہ جاوید ہی ہے</p>	<p>اس دے سوا تو شہ عجبے نہ ملے گا ڈھونڈ ہے گا تو پھر تافانہ ایسا نہ ملے گا</p>	<p>فرزند فدا باپ پر ہوتے نہیں شاید ہم حیدر کرار کے پوتے نہیں شاید</p>
<p>۱۰۴ بچنے پر عیش و خفا جسکو نہیں ہو بچنے پر محبت کا دوا جسکو نہیں ہو خاک دوس زر کو میر قبا جسکو نہیں ہو لٹی ہو دولت دہا جسکو نہیں ہو</p>	<p>۱۰۵ دور میں نہیں کہیں سفر سہلی کو تھوہ ہوت ہو کو گنجانی ہے غمی سر کراہ ساک زدی راہ رضا پر جو آگاہ پس کی عیبت جو کون کی کرکھوہ</p>	<p>۱۰۶ چچین میں کب نہ شہ عیبت کا بچنے پر محبت کا دوا جسکو نہیں ہو خاک دوس زر کو میر قبا جسکو نہیں ہو لٹی ہو دولت دہا جسکو نہیں ہو</p>
<p>ادنی ہو تو اعلیٰ ہو گدا ہو تو غنی ہو حصہ یہ اوس کا ہر قسمت کا معنی ہو</p>	<p>جاتا ہر دین پھر کرے جو آتا جو جہاں سے دن پھر برتن کمان نہر چو آہر کمان سے</p>	<p>قبض و عین کمان میں ہیں ہتھیار و شکیل بچین میں جو کیلے بھی تو توار و نہر کیلے</p>
<p>۱۰۷ وہی گدا جو تیر کی سفینے میں نہ ہو خام اس کا شفا عت کی سفینے میں نہ ہو دل مردہ ہو کر دہی سفینے میں نہ ہو میں ہی لوت دودھ سفینے میں نہ ہو</p>	<p>۱۰۸ تو اچھی قسمت نہ ہو اگر ایسا نہیں ہے تو اچھی قسمت نہ ہو اگر ایسا نہیں ہے تو اچھی قسمت نہ ہو اگر ایسا نہیں ہے تو اچھی قسمت نہ ہو اگر ایسا نہیں ہے</p>	<p>۱۰۹ موت میں فقر سا کوئی از مرضا میں گم کیسے نہ فقیر کیا سبک خا میں بہرہ دیکھ کا کہ دوسلے نہ عوز میں سچے ہی امداد بھی میں نہ دوا میں</p>
<p>سرور ہو کی لذت کوئی سردار و نہ پھر نہر کا مزا شہ کر نکھار و نہ پھر</p>	<p>دشمن یہ نہ ایسے الم و غم ہوں جہاں میں قائم تو ہوں فردوس میں ادھر ہم تو جہاں میں</p>	<p>گر نہ خدا کرین تو مان باپ ہیں مولا دیکھ مجھے رخصت کہ سخی آپ ہیں مولا</p>





<p>۵۲۸ جانکے کہ مرثیہ پر سید عالی شہ دست نہ محمد و نہ مولی کسی بی بی صیبت نکاح پر نہ دلی چاچا چچا نہیں وہ جان خالی</p>	<p>۵۲۷ کسی کی نظر نشہ دانی پہ جاری دیکھ کر کوئی نہ بھی پانی پہ جاری رونگی پر جا فریاد دانی پہ جاری چھینچھیر بر خاک لے ہی جالی پہ جاری</p>	<p>۵۲۶ کیا کچھ کچھ غلط کیوں نہ ہو جاوے میں شہسوار لاؤ گی خفا شوق چاؤ مخاؤ گی سب کو اس نہ نہ بہاؤ موت کی لپٹ میں توں لیون مٹاؤ</p>
<p>۵۲۹ یا کوہ میں بادشت کو مید المین مرینگے یا بزمیان پسے ہو زہد المین مرینگے</p>	<p>۵۲۵ چرچا نہ ڈاہو یک دنیا میں رہو گا مانع ہوے مان بپ یہ کوئی نہ کہو گا</p>	<p>۵۲۴ نقصیہ کشین سر ہوئی لوجا نے دو بیٹیا اوجھی ہوئی زلف تو کو تو بھلائی دو بیٹیا</p>
<p>۵۳۰ افتخار میں گویا ہر نام ہمارا اب غم نہ ہستی سے شام ہمارا نہ تو خطابت دردم کی مٹا نام ہمارا آغاز تو وہ اور یہ انجام ہمارا</p>	<p>۵۲۳ بتیا کہ کھینک دین کیا چھینچھو جان کسٹھ میں کوئی نہ چھل کو جان نہا میں غارت کیلئے کو جان اگر کوئی نہ خود انا خانہ آجین</p>	<p>۵۲۵ بالو کہ لاوا بخین یوں کون خانو غصہ ہی اٹھا دی جو ناز اوٹاؤ سبھی میں بدرفتاری تھا ہوتا ہے اس پوچھ میں خفا جلدی بکھاتا ہے</p>
<p>۵۳۱ یہ منزل اندوہ بلا کاٹ کے مرنے گر مرنے نہ ہوتا تو گلا کاٹ کے مرنے</p>	<p>۵۲۶ اعجاز ہو تو کام مرا بند نہ ہو گا یونہی کوئی رخصت پر رضامند نہ ہو گا</p>	<p>۵۲۴ کچھ لگی ہیں کچھ لگی ہیں بھائی کی باتیں میں خوب جتنی ہوں یہ دانائی کی باتیں</p>
<p>۵۳۲ میر کی جان عرب خلدین پوچھو وہ میری لعلیں عرب خلدین پوچھو پہراحت دار ام عرب خلدین پوچھو اچھا وہ میری عرب خلدین پوچھو</p>	<p>۵۲۳ ریت کی کما سن غصہ میں نہ جاری کچھ نہ کہو کہ میں کہ لاؤ نے تھکاری کیا جو میں نے پوچھ کر زاری جج جج بتیا طلب چر سواری</p>	<p>۵۲۶ بالو کہ کیا تھا کہ رقت کا مواعیل راہ و زمین شہسوار کی صیبت کا مواعیل موت کی طرحی کوک قیامت کا مواعیل اوس خوش ترین کی جی رخصت کا مواعیل</p>
<p>۵۳۳ آفت میں کوئی روگ نہ دلا ہی نہ ہوتا اگر کاش چھو بھی نے زمین پانی نہ ہوتا</p>	<p>۵۲۷ انصاف کرو صد لگی اہل وفا ہو روک میں تو بد رہا نہ والو نہ خفا ہو</p>	<p>۵۲۴ گھر اگر بچاؤ حزن چونک کو غمش سو سمجھے کہ سفر ہو گیا اصغر کا غمش سو</p>

<p>۵۳۱ خفتہ کی کھوپڑی ہو کیسی بے سوزی سہم پہلے کے وہ خاندانہ خاص پکاری نہیں پہنچا کہ پہن غنیمت ہو گیا داری بہ جاہلی اور کھوئی اکبر کی سواری</p>	<p>۵۳۲ آواز خنیا تھی کہ مری جان بدو جہاں برادر ترسے قرین برادر ہم کو این بھڑکے ہوئی ان بدو بہی قد برادر و درویشان بدو</p>	<p>۵۳۳ خفتہ کی کھوپڑی ہو کیسی بے سوزی سہم پہلے کے وہ خاندانہ خاص پکاری نہیں پہنچا کہ پہن غنیمت ہو گیا داری بہ جاہلی اور کھوئی اکبر کی سواری</p>
<p>۵۳۴ مان خاک اڑائی ہیں پوچی شہین بین سب بیدیاں جلتے کیے گرو انوکھڑی ہیں</p>	<p>۵۳۵ ہم روئیں تھیں تم ہمیں روستہ ہو جاؤ بھائی سے بغلیہ تو ہوتے ہوئے جاؤ</p>	<p>۵۳۶ بھائی کا گھر بعد شمشادہ زمین کے بیمہات گلا ہو گیا حلقے میں سن کے</p>
<p>۵۳۷ فرمایا عصا لاکہ باد سے تل آئین غازی مجاہد سے دلاو سے تل آئین دیا جو شہادت کو شہاد توں آئین نہیں پہنچا کہ پہن غنیمت ہو گیا داری</p>	<p>۵۳۸ خاک کی گیند دیکھ کے دوار سے علی اکبر نہیں پہنچا کہ پہن غنیمت ہو گیا داری نہیں پہنچا کہ پہن غنیمت ہو گیا داری نہیں پہنچا کہ پہن غنیمت ہو گیا داری</p>	<p>۵۳۹ او کہ بھڑکے ہوئی ان بدو بہی قد برادر و درویشان بدو بہی قد برادر و درویشان بدو بہی قد برادر و درویشان بدو</p>
<p>۵۴۰ بھائی کا نہیں کچھ یہ رخت ہوئی کی ہم آپ چلیں لو کہ زیارت ہوئی کی</p>	<p>۵۴۱ شائے کے قرین زلف مغیر ہو بھائی چہرہ مری چہرے کے برابر ہو بھائی</p>	<p>۵۴۲ بے غسل و کفن آپ تو سید امین رہے ہم پڑیاں پئے ہوئی زند امین رہے</p>
<p>۵۴۳ نصفہ نصفہ عصا کو جو بار کو سنبھالا بستر سے اٹھا کاٹک و کیسوں والا نہیں پہنچا کہ پہن غنیمت ہو گیا داری نہیں پہنچا کہ پہن غنیمت ہو گیا داری</p>	<p>۵۴۴ اور شہین خانہ نہ تر نہ تر نہ تر نہ تر او باب کج کا شوق تو شہین از تر نہ تر او شہین کج کا شوق تو شہین از تر نہ تر او شہین کج کا شوق تو شہین از تر نہ تر</p>	<p>۵۴۵ بھائی کا نہیں کچھ یہ رخت ہوئی کی ہم آپ چلیں لو کہ زیارت ہوئی کی بھائی کا نہیں کچھ یہ رخت ہوئی کی ہم آپ چلیں لو کہ زیارت ہوئی کی</p>
<p>۵۴۶ اشک آنکھوں سے بہتے تھے گریبان قبا پر ہر بار ٹھہر جاتے تھے سر رکھکے عصا پر</p>	<p>۵۴۷ گھر آج او بڑ تباہی لے جاؤ ہیں بھائی ہم قافلے والوں سے چھٹے جاؤ ہیں بھائی</p>	<p>۵۴۸ گھر جلنے میں رہنے کا نہیں ہوش کیو ہو نہ ہو سنبھالو گا کہ ناموس ہی کو</p>

<p>۱۷۷۷ ہوا رخت جان باور و خوار و باری دلدار و نگار پست تار ہمارے میلے نہ چلے حق پہ تلوار ہمارے افسوس ہو کر نہ عزادار ہمارے</p>	<p>۱۷۷۸ اس کو نہ جوب ہو وطن ایک جا نا صغرا کوئی باسیکچہ سے زانا کنا کہ میں بھگیا بابا سے زانا وعدہ کو کیا تھا نہ تم ہو زانا</p>	<p>۱۷۷۹ پتھر پتھر جو گئی زینب نا شاہ جو زینب جی جی ہوئی زینب نا شاہ جس وقت چلا چھپے وہ غیب نا شاہ نہ تھا کہ وہ لاش کی آب ہوئی نا شاہ</p>
<p>لئے ہیں کمان ساتھ کر کھیلے ہو بجائی فریاد کہ ہم آج اکیلے ہوئے بجائی</p>	<p>شہریرہ فوج کی گھٹا چھا گئی صغرا آئی ہی کہیم تھے کہ اجل آگئی صغرا</p>	<p>یون گرد حرم روئے تھے اوس سرور ناگر جس طرح کہ ماتم ہو جنازہ یہ جوان کے</p>
<p>۱۷۸۰ اقدار کی جان بیکوئی کر یہ وزاری جس طرح تیرا جو بھی اب باری مان کہتی تھی زبان بخت کونھای بس بیکوئی تھی جان بیکوئی باری</p>	<p>۱۷۸۱ یکے پھر پیاس کی کریدر گلیہ ہاتھ کو بھی جوڑ کر عفو کیہ تقصیر نہ کھکے مار کا یہ کیس تھی تقیر دودھ آپ بھی بخین تو نوشہ کو</p>	<p>۱۷۸۲ خند زبردہ دردت کا اوکھایا خند زینب میں جنت منت سے نکل آیا زور نہ چوڑا لگا اوس مہک سلیا چل پئی زینب بوزوان و مر لیا</p>
<p>سہرا اسد اللہ کی جالی کو دکھائے بجائی کاخ اول غنہ بجائی کو دکھائے</p>	<p>اس مژدہ سمیٹیں میر جان آگئی امان دور و زکی یہ پیاس بھی بچ جائیگی امان</p>	<p>میں بر بن ہوں چرخ چہام سے زیادہ نوشید مر کا پیاس ہیں انجم سے زیادہ</p>
<p>۱۷۸۳ غش تیرا لگا جب کہا بجائی ہو کر کچھ سے وصیت تو کرو اسے علی کبر آپ کے جانے ہیں بجائی سو کو نور مانی جو ہے یا میں کچھ مراد</p>	<p>۱۷۸۴ زینب نے کہا میں ہوں فاشہ نا شاہ تقصیر تیری چھینیں کر کر زینب نا شاہ مان بولی میں ان سوکھے ہوئے کو نور نا شاہ کو دودھ بھی بنجا تعین نہ کر نا شاہ</p>	<p>۱۷۸۵ پیشی میں اس فوری طور بجائی بجاری ہو زانو سے فلک سے مر لیا دامن ہوا اور دلک کا مسئلہ بچھیرہ مر جی جی علی کبر نا شاہ</p>
<p>مر کبھی پسر قبلہ و کبہ کے قرین ہو ترت مری پائین مزار شمعین ہو</p>	<p>آگ تیرے دینا سے سفر کرنے کی مین یہ ذکر سنا ہے غضب مری مین</p>	<p>ما شہرہ باقیض یہ شاہ شہرہ کا تسج مری ہوئیگی اور ذکر خرا کا</p>

<p>۵۴۵ پیش تو فرشتہ کوئی عرض نہ فرست قبول ہو کر لایا جگ کی خدمت فرایا کوئی چہرہ کی شباشت مسو و مبارک سفر</p>	<p>۵۴۶ ولایا لا اوسر و ناقص و دانا ہے ذات خدا قادر و قیوم جایا ہر اکدن اسے پیش ہو جانا ترکے کوئی جیسے کوئی ہوتا ہے روانا</p>	<p>۵۴۷ اتنا بھی کوئی اب نہیں کا تہمید جب نہ دانتے غبار کر جہ چہ چاہا تلاوشت عروج ہو سر نہ فرستے پیلو گھوڑے پر آراستہ کوئی غلام لایا</p>
<p>۵۴۸ مرغی ہو تو یہ پر بھی در ساتھ بھارا نہجہ جائیگے ہم تھامے ہو ہاتھ بھارا</p>	<p>۵۴۹ وقتہ کبھی دکھاست تو عہد کبھی شب کا جب طر ہوئی منزل تو مکان ایک ہو کا</p>	<p>۵۵۰ پامال ہمیں لشکرنا اہل کرے گا پر ضریر مشکل بھی خدا سہل کرے گا</p>
<p>۵۵۱ کہنے لگا آپ سلامت ہیں آقا دنیا کا فرقت دولت رہی غنجا کوئی نہ خواہش ہو نہ خست کی تنہا ہوینے فقط آپ نہ شہید کیا</p>	<p>۵۵۲ خارج کہ اجابت ساز ہو سار دن دویدہ کیا تھا کوہاں سوار اب جاؤ تو تم بعد زوال ہو جاؤ عصیانین کچھ تے میں ہم بھجارو</p>	<p>۵۵۳ چلے گئے جاگی اور تیر زجاہ یاد رفت اور اسے عاجز ہو گیا کچھ جان چلی جاتی تون تو نہ جواہ خوش رہا ہو گئے ہیں بھجا اور بچا</p>
<p>۵۵۴ تو قریب خلق میں مان باپ کے آگے مشتاق ہوں اسکا کہ مروں آپ کو اگر</p>	<p>۵۵۵ تم اور نہ بھائی نہ بھتیجا نہ پسر ہے رو تے ہیں ہم اسپر کہ ضعیفی کا سفر ہے</p>	<p>۵۵۶ جس کی اس سیر ہو وہ جوان بہت ہی میٹھا یہ پھر تو کچھ موت سے بھی سخت ہی میٹھا</p>
<p>۵۵۷ خاک کو پا پا کر کوہن میں غلام سین کہتا حق نے کہا ہو کیا جو آپ کو غلطی میں کہا اور سنا چاہا وہی مولانا ہوا غلام</p>	<p>۵۵۸ اب ہم کچھ اس میں سمجھیں تم کو خاموشی میں لے آئے شجاعان عجب خاموشی میں لے آئے شجاعان عجب خاموشی میں لے آئے شجاعان عجب</p>	<p>۵۵۹ اس طرح سننے والوں کو دل نہ ٹھیک کچھ کہی ہوں غائب اکابر نہ ٹھیک اس طرح کوئی معذرت گزار نہ ٹھیک یوں تھے ہو صاحب آزار نہ ٹھیک</p>
<p>۵۶۰ قرآن مجید کچھ یہ متناسے ولی ہے میراث خلیل آپ کو حصے میں ملی ہے</p>	<p>۵۶۱ ایمان و جان دوست کو مارا وہین ہو چکی میدان میں ہمیں جسے پکارا وہین ہو چکی</p>	<p>۵۶۲ تازہ غم محبوب جدا ہو گیا مجھ کو اب تک تو رہیں اچھا تھا یہ کیا ہو گیا مجھ کو</p>

<p>۳۰ گداز نین اسیر من کی زنا و سرور اقوال یہ صد منین ہونچا جانی چو چوچی چنچہ بر زمرہ کبھی دل پر سکر دل جو چوچہ پوچھ کبھی دل پر</p>	<p>۳۱ سبب نہ سبب لہو لہو تو کی چوچلی نورس من جان خدا جانی خلیلی نور الیہ جان چارو شاہ جلی گسیدہ کہ بختوں ہو خلیفہ کی جلی</p>	<p>۳۲ نیشانی چوچری نظر کو ندین لیا چھک پیا نشان کو کجیا ہوتا نورس کیلئے نچ ہو اور کا اشارا یکوچہ سبھی کو نور زری علیہ خطا</p>
<p>اب اشکو کی تری بھی برائی بند جانی وہ آگ لگی ہو کجیا نین جانی</p>	<p>اک خشک ہی ہو تو تھے حلاوت طلبو کو گرد کیے تو چارو اگر سے شیریں بھی لبو کو</p>	<p>خال اسو کہ اختر سبھی شرابی ہن جانی آنکھیں ہن شیر و کجیا ہن جانی</p>
<p>۳۵ پوچھائی سوچو کہ قرار سے جا کر فرانہ نہ فرموسد کھلا زیند سکو خفت نہ کجیا جانی سوچو کجیا پوچھ کجیا جانی سوچو کجیا</p>	<p>۳۶ پاک نہ خلی تو چینی و خطا کی دورن سے چنوں سیاہی کی پوچھ کجیا جانی باجیہ سانی خفت نہ کجیا جانی سوچو کجیا</p>	<p>۳۷ وہ شانہ شکست و نور و نور چھپتے ہیں جو نور و نور طہنت میں کجیا جانی انصاف نہایت رقبال علی شانہ شکست و نور</p>
<p>منشور یہ تھا ساتھ مروان ساتھ وہاں پر خبر سردھارو کہ میں راضی رضامان</p>	<p>یاں کچل بادام حقیقت بند کھتا ترکس وہ کہ کجیا جو بصرہ نہ کھتا</p>	<p>و کجیا جو درخ روش کے تر جاکو دیکھا ازفون کو ہو دیکھا شب معراج کو دیکھا</p>
<p>۳۸ مطلح وہ کجیا جانی کجیا جانی خفت نہ کجیا جانی سوچو کجیا کھوچہ چوچہ کجیا جانی کجیا جانی وہ کجیا جانی سوچو کجیا جانی</p>	<p>۳۹ دروانی ہون پیاں نظر اور جانی کو توئی نہایت کجیا جانی کجیا جانی خفت نہ کجیا جانی سوچو کجیا جانی کجیا جانی سوچو کجیا جانی</p>	<p>۴۰ جو چوچہ کجیا جانی کجیا جانی چشم اسد اللہ کا سبب غیب نظر نہایت بانہ ذرہ خفت وادو کی مین کجیا جانی سوچو کجیا جانی</p>
<p>زردی رخ خوشید پوچھائی نظر آئی پرتو سر زمین رنگی طلائی نظر آئی</p>	<p>لازم ہوسدا پاس ضعیف توئی توئی کو دیکھا ہو کجیا شیر کی آہستہ روی کو</p>	<p>شوک اسد اللہ کی تصویر نبی کی وادو کی آواز تھی تقریر نبی کی</p>

کجیا

<p>۱۷۷ جیگی بڑی سون شریف جی نور گوایہ خضر آب بقا کے بن ملک کار وہ فضل شباب اور وہ ملک کار مندان وہ سب لاس ہو وہ ملک کار</p>	<p>۱۷۸ تسکینت سی ہوئی جبکہ نراخت پھر تو کہے اس کو کہے شہنشاہ خدا وہ وہ موم ہے زور ولایت سہین قی سوا باز اٹھا کہ طاعت</p>	<p>۱۷۹ ملواری جی ہر کار کی انور خدا سم تھا تو اس تھا جو کفری و عجب ہی جی جی جی جی جی جی جی جی جی ملواری جی جی جی جی جی جی جی</p>
<p>۱۸۰ وان جو تیری ریختا سہی کڑی ہو تقریب مسلسل ہو کہ موتی کی لڑی ہو</p>	<p>۱۸۱ سب ٹکڑے برابر جو عجب عدل کر دیا تولا تو نہ جو بھر نہ زیادہ نہ وہ کم تھا</p>	<p>۱۸۲ بے سر ہوئی وہ صفت جو نظر لگی اوسکی چاٹا جو لہو او برشس بڑھ گئی اوسکی</p>
<p>۱۸۳ کس کس کو کھانے اور غائب و احد کی نغمہ جو کہ خیر سے رسول کی مدد کی توڑا جو قلعہ کو نہشت میں اوسکی</p>	<p>۱۸۴ ہزار تیر تھا کہ ہوئی تیر کی چھاپ شہزادہ عالم نے بھی کی مانیس ملواری کا کھنچا تھا کہ تھا تو جی جی جی ہر کار کی جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۱۸۵ جنت چلی تو نہیں غلط کیا اوسکو جمع تھا جہد میں پشیمان کیا اوسکو چار لڑی تھا جی جی جی جی جی جی جنت جی جی جی جی جی جی جی</p>
<p>۱۸۶ اگر کوش کھی ہے ہر کھی دیا کیا سر سے ہلکا تھا وہ بہت مبارک ہیں بڑی</p>	<p>۱۸۷ اس شانے تخت دل شیر محمد آیا اگیا صفت ہو پیکار یک اسد آیا</p>	<p>۱۸۸ بے سر تھا اوسو تھی خطا اصل میں جسکے مارا اوسو نہ دار نہ کھانسل میں جسکے</p>
<p>۱۸۹ جس جی جی جی جی جی جی جی جی جی خند کو اوسو کو بیاہنے کیل جنت کی فتح جی جی جی جی جی جی تھا جی جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۱۹۰ ہر کار کی جی جی جی جی جی جی جی وہا لیں جی جی جی جی جی جی جی طاعت جی جی جی جی جی جی جی جی رنگ تھا ہر کار کی جی جی جی جی جی</p>	<p>۱۹۱ کیا تھا کیا تھا جی جی جی جی جی جی مہم جی جی جی جی جی جی جی جی جب جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی</p>
<p>۱۹۲ وہ پای مبارک تھی ہر پار نہ زمین پر ملواری قدم تھے ہر جہر مل امین پر</p>	<p>۱۹۳ غل تھا جی جی جی جی جی جی جی جی تر ہوگی زمین خوشے وہ رن آج چڑوگا</p>	<p>۱۹۴ شاہ تھا شان زمین جی جی جی جی جی تھا مشور کہ منہ آج برستا ہے سر و نکا</p>

<p>۹۶۲ وفاق حق و توفیق از اندام پادشاه باطفاق و توفیق و توفیق و توفیق بجای کوئی کشش کوئی کشش سر زنی حق و توفیق و توفیق</p>	<p>۹۶۳ کشت کوئی کشش کوئی کشش بجای کوئی کشش کوئی کشش کشت کوئی کشش کوئی کشش</p>	<p>۹۶۴ کشت کوئی کشش کوئی کشش بجای کوئی کشش کوئی کشش کشت کوئی کشش کوئی کشش</p>
<p>سوفار کو پٹے سے ملانا کسے سوچے رخ پھر گئے ہوں جب تو نشانہ گاہ</p>	<p>نعلی ہو کر سے تو چلی خاٹا زمین پر زمین سے ہٹی نو مرکب میں مرکب تریق</p>	<p>کھتے ہیں گویا تیر زبانی سے اسی کے دیرا بھی ہو چکرین روانی سے اسی کے</p>
<p>۹۶۵ کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش</p>	<p>۹۶۶ کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش</p>	<p>۹۶۷ کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش</p>
<p>جوار بھادھر کا جدائی سے جدا تھا قبضے سے کہاں ہاتھ کلائی سے جدا تھا</p>	<p>آجہاں تھی آواز ہو ضرب کی رہ سے غل تھا کہ پر کراہیاں نہیں ہٹو کی رہ سے</p>	<p>منہ وہ ہو کر دم سے شط خون ہتی ہو جسکے قبضہ وہ ہو قبضے میں طفر تری ہو جسکے</p>
<p>۹۶۸ کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش</p>	<p>۹۶۹ کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش</p>	<p>۹۷۰ کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش کجا کوئی کشش کوئی کشش</p>
<p>جانو گویا ہاتھ پاؤں بھی نہ ہٹ کر گر پڑے تھے گھوڑے کو سوار پناہ لکر</p>	<p>تن چلتے ہیں پھر کس سوچ بقیہ زمین پر حریم سوار و جاہلین گھوک اسمینین پر</p>	<p>ہر بار ہی موجود قوم ہار زمین ہے یہ مرگ مفاہات ہے تلوار زمین ہے</p>





<p>۱۰۱ نہایت میں نہ تھا مگر خدا کی چلتی تھیں پائی کہ سب کچھ کی دہلی دھلائی تھی اپنی نہیں سر پہ لپی ہر صفت کو دکھا دیا ہر بات پر صفائی</p>	<p>۱۰۲ جنگ کی جنگ میں قدم کھاتا تھا انہی ایک تھپتھپے طاقتور کے رنگ مولا کوں پور کے شے رنگ مولا کوں پور کے شے</p>	<p>۱۰۳ پہنچی جی اس طرح سواری نہیں چلتی ان چھوٹے بابواری نہیں چلتی اس زور تو بارہ و داری نہیں چلتی چلتے ہیں قدم پون گداری نہیں چلتی</p>
<p>وہ چور تھا مگر پونے جو ٹوسن چڑھا تھا اسوار تو اسوار فرس رہے چڑھا تھا</p>	<p>پامال ہوا جانا تھا دل لگ کر دہری کا گھوڑی کی اچانک کہ جھکڑا تھا پری کا</p>	<p>دو کام بھی ساتھ اس کے فرس چل نہیں سکتا اس طرح یہ چلتا ہے کہ بس چل نہیں سکتا</p>
<p>۱۰۴ نہایت میں نہ تھا مگر خدا کی چلتی تھیں پائی کہ سب کچھ کی دہلی دھلائی تھی اپنی نہیں سر پہ لپی ہر صفت کو دکھا دیا ہر بات پر صفائی</p>	<p>۱۰۵ جنگ کی جنگ میں قدم کھاتا تھا انہی ایک تھپتھپے طاقتور کے رنگ مولا کوں پور کے شے رنگ مولا کوں پور کے شے</p>	<p>۱۰۶ پہنچی جی اس طرح سواری نہیں چلتی ان چھوٹے بابواری نہیں چلتی اس زور تو بارہ و داری نہیں چلتی چلتے ہیں قدم پون گداری نہیں چلتی</p>
<p>یوں رکھتا تھا آہستہ قدم دوش صبا پر بوی گل تر جاتی ہے جس طرح ہوا پر</p>	<p>وقفہ کین یہ اسپ بیک پڑ نہیں کرتا خوشید بھی منزل کوئی یوں پڑ نہیں کرتا</p>	<p>یہی ہار و باغ نے عزت کی سبکی بے آب ہوئی آج سے تلوار عرب کی</p>
<p>۱۰۷ نہایت میں نہ تھا مگر خدا کی چلتی تھیں پائی کہ سب کچھ کی دہلی دھلائی تھی اپنی نہیں سر پہ لپی ہر صفت کو دکھا دیا ہر بات پر صفائی</p>	<p>۱۰۸ جنگ کی جنگ میں قدم کھاتا تھا انہی ایک تھپتھپے طاقتور کے رنگ مولا کوں پور کے شے رنگ مولا کوں پور کے شے</p>	<p>۱۰۹ پہنچی جی اس طرح سواری نہیں چلتی ان چھوٹے بابواری نہیں چلتی اس زور تو بارہ و داری نہیں چلتی چلتے ہیں قدم پون گداری نہیں چلتی</p>
<p>شعلہ ہوا لپکا جو ذرا غنیمتین آ کے بجلی کی رگین آگ کا دم باؤں ہوا کر</p>	<p>یاں قدر نہ بجلی کی نہ کچھ پیک ہوا کی بس خاتمہ اسپر ہو کہ قدرت ہر خدا کی</p>	<p>کام نہ ہو یہ سپر پیر پیر بے ادبی کے ظلم کو عدوت تھی گھر ایسے ہی کے</p>

<p>۱۰۹ ستم کی آہوں توں دوش بھر خوشید غالب بھی ہوا نہیں بلا جان حسن نیاقت سے مترا گردن بھی ازلت نہ منشیہ</p>	<p>۱۱۰ طعن میں ان گہوان گہوڑوں نقطہ بیٹھنے میں وہ بھی جا نہیں چوچھائی کھا کر چھٹکے لگا غدار نیز و نوا اور اسے کیا نیز پیر</p>	<p>۱۱۱ خفت ہوئی چھٹکے کی غلامی پیسے بچھت اور بھی ہوش جاوے رواہ غفرت سے اسطرح سے کیسے بھگرو ہو خاک اور اگر توں بچا</p>
<p>یہ بھول ہو رستہ وہ سید رو جو گد جاوی صورت وہ کہ غفرت جس پر دیکھے درجا</p>	<p>کیا بند بند ہی تخت دل عقدہ کشا پر دیکھا تو سنان خاکہ تھی ڈال دیا ہوا پر</p>	<p>ہاں سر کا شرف پاؤں کو حاصل نہیں ہوتا اسفل کبھی اعلیٰ کو مقابل نہیں ہوتا</p>
<p>۱۱۲ وہ تو تون میں بھی جھکا اچھو بار چار تین آں قلمت غلام کی دیا آزاد تو خود اور مار پیسہ تو غلام گور گر ان ہو کر کہہ کو سار</p>	<p>۱۱۳ حقے بن کمان کوڑھ لکھتے بچہ مہر تھا عقاب علی اگر صفت پر پنچ تھا کہ نہ تو غلام عدو نہ غل تھا کہ نہ تو غلام عدو نہ</p>	<p>۱۱۴ اڑنے کا خیال نہ کر تو دم سے بے تیر ہو وار کرین ہم تو قسم دیکھتے ہیں بس یہاں نہیں دو دم کیرا تو ہیں ہم چھوڑا نہیں جو</p>
<p>خنجر وہ کہ مریج کا رنگ اور تھا جس سے ٹوٹا حال ایسی کہ تلوار کا منہ مڑا تھا جس سے</p>	<p>یاد دیتی تھی فوج فرس کی تگ و دو کو یا پچھو خورشید میں دیکھا مہ نو کو</p>	<p>ناخن جو نہ عقدہ مشکل نہیں کھلتا جب تک کہ نہ تلوار کھینچے دل نہیں کھلتا</p>
<p>۱۱۵ کانڈ نہ تو چھوڑ کر گد کو نکال اکبہ بھی ابر بچنے لگا بھالی بھال آزاد تھے زبان کو نکالتے نہ بال گر نہ کو اسی ہو تو تھا کالی کال</p>	<p>۱۱۶ پیر اکران شیر کو غدار نے مارا اوس ضرب کو کہ گڑھا شا کا پیارا چپکا جو تیرن کا الموت پکارا لو تھپ ہو اب نکل جات شہ مارا</p>	<p>۱۱۷ کھنڈ ہو دھج کی نہ تیار کی جھکار جانی ہو تیر کی تیار کی جھکار دیکھتے ہیں غلط طلا کی جھکار کانڈ ہو جلی گئی تلوار کی جھکار</p>
<p>پڑتی تھی سنان پر جو سنان شہ تھان چنگا پان اڑتی نظر آئی تھیں ہوا میں</p>	<p>شیر و نو جگر کا پٹ گھر خوف سو میں دو ٹکڑے ہو اگر گر ان ایک تہ میں</p>	<p>وارفتہ اسی کی ہر ذرہ ڈھال اسی کی گئے تھیں گلے جس سے وہ ہر حال اسی کی</p>

<p>۱۱۷ بجول عمل زنی کا لہنا کئی بولکان ترسفاست کاشنا پکار فقط باران دوشپ لانا لو سچ کو بیخ کے مانے بجز نانا</p>	<p>۱۱۸ کلی کلشن اسلام اسی ہے کب سے جاکر دیے احسان اسی خام کو دیے موت کو پیام اسی نیچے بن کیا دم تر تاشام اسی</p>	<p>۱۱۹ جب تیری شہنشاہی مسکو دکھائی ٹھنڈا تو ہوا تھا چرات بھی چھڑائی تلوار دم کے چوڑی اسنو دکھائی معلوم ہوا تو کھلا وہ پہنچائی</p>
<p>ایسا کوئی منصف ہو زمین و آسمان جب کھنچ گئی تلوار تو ہر فیصلہ دین</p>	<p>کاپا کیے خاقان جہان حرب سوا سکے جاری ہوا سکے کا چلن حرب سوا سکے</p>	<p>خورشید ہوا زرد اوڑی گرویہ بن کی گھوڑیکی ٹکاپو سی زمین لگئی رن کی</p>
<p>۱۲۰ نقشہ ترسم اسنام بوی صنم بیت اسنے کھلے پناشا بدین حرم پایا پوراہ راست کو تلوار کے خرم سیکھے کوئی آتش نفسی تیغ دوم</p>	<p>۱۲۱ آفاق میں بود بید بنیابی کا اسی آفاق میں بود بید بنیابی کا اسی انبال چلکا ہر سیاہی کا اسی بیٹھا ہر عمل و شیرازی کا اسی</p>	<p>۱۲۲ شبیر کو اگر بے بھی کاوسی وانسے بھی ٹپ کر فوسکے آریا منہ کھول دے شیر سے چلے کر سگیا منہ کھول دے شیر سے چلے کر سگیا</p>
<p>دشمن جو بڑا ہوتا بکمان تھی ہوا کو سیفی کی دعا و روزبان تھی ہوا کو</p>	<p>یاد او کو نہ بھولی کوئی بوم تیغ علی کی جبریل بھی ٹکھا قرین قسم تیغ علی کی</p>	<p>لاقی تھی اجل کھینچی شمشیر کے منہ پر آسکتا ہے روباہ کین شمشیر کے منہ پر</p>
<p>۱۲۳ کفار عرب ب تلوار کی کھنکھار غنہ و حرب دنیا سے جہنم کی تھاجل و حرب تو انعم عمر بھی کفری تھاجل و حرب ظلمت نہ رہی کفری تھاجل و حرب</p>	<p>۱۲۴ چار نایہ مدد کو لیے تیغ و حرب جو ہرین زار فقیہ شمشیر و حرب گہرا بھٹی زینت ہو سوز و حرب کھینچے پلوین قوارم و حرب</p>	<p>۱۲۵ ابن خلدون کی کھنکھار و حرب کیون فخر کو چھپا تا ہو سپہ و حرب مدد کھادار حرفا نہ دوف و حرب دیکھو پڑ سائیکے جوان و حرب</p>
<p>نصرت تھی جد ہر تیغ جلی حق کو لی کی اللہ نے کی آپ شارب علی کی</p>	<p>خوش قدم خوش اسلوب ہر خوش و حرب جب یہ ہو تو حاجت کسی حرب کی نہیں رہی</p>	<p>نادان ہی تیر حق و باطل نہیں رکھتا تو ایسے تن و توش پہ کچھ دل نہیں رکھتا</p>



<p>۱۰۱ خادم کی لڑائی کہیں کا قابل ہے آقا کو مہر سے ہوتے ہیں تحفے غم نہ کر دو لاکھ نہایت ہوئی تکلیف ہر وہ چھپ کر سلیپیں لگا کر</p>	<p>۱۰۲ پیشے کے بڑے جانکے وہ نشیمن ہیں پوچھا تھا جسے زور علی سنیہ سنیہ نیکوئی دہی سبھی دہی جی لکھتے ہیں نشدن پہنچے اب کہ خاتمہ پکے ہیں</p>	<p>۱۰۳ رشتہ جو وہ تلواری سن سچھائی وہ خود ہی مہر کی گردن سچھائی وہ کھنچ کر سپر سے تپہ دھنچائی وہ صدر رخسار کی بونچھائی</p>
<p>۱۰۴ گردن پر تہ تیغ اباس عریہ جو کی جھپٹیں نہ پڑیں قبلہ عالم پر لہو کی</p>	<p>۱۰۵ یوں سپہ کشاود گئے اوس عمدہ شکن پر جس طرح جھپٹا لکھی شیر مہر پر</p>	<p>۱۰۶ ہاں بعد علی تم ہوئی جنگ جہاں ایسی غل تھا کبھی دیکھی نہیں رو بدالی ایسی</p>
<p>۱۰۷ حضرت نے کہا خیر خدا کا فائدہ نام جرات میں نہ کم ہو نہ جین کا نام یکسے سے بڑھ کر نہ ہو خائف بہ جا بجا دنی سے بچنی چاہئے</p>	<p>۱۰۸ لو جاوہر کا لکھنا وہ لکھنا کہ چھکار آفت کی طاری تھی قیامت کا ہمار مصلحت اور دھار اور دھار پر ہوا تلوار پر تلوار ہی ہوا ہر ہوا</p>	<p>۱۰۹ غصے میں جو سفاک کی زندگی نہ ہو نشد اور گھوڑی کو قیامت کی شہد نہ ہو بیخام ملی کہنے غمان میں نہ ہو بچھلکا تھا وہ گھوڑا چلی نہ ہو</p>
<p>۱۱۰ تیرو کہیں جھپٹتے ہیں شجاع اذلی کو اعلیٰ سے تم اعلیٰ ہو کہ پوتے ہو علی کو</p>	<p>۱۱۱ بجلی سی فزون تھی سب آتش نفوس کی اسواروں تک جاتی تھیں ٹیلوں فرسکی</p>	<p>۱۱۲ ہوش اگر گم اس بانی بیدار ستم کے سرکٹ کے گرافر قیہ چالیس قدم کے</p>
<p>۱۱۳ ہاں دنی وطن آرزو ہے گئے زینار گھوڑی کیوڑا ہے ہوئے کہ ہو گھوڑا منور تین تونچ اپنے سے بڑھ کر خود غور کر لیں گے کجا جو خالی ہو</p>	<p>۱۱۴ میں نے تیرے ہی اور تو میرے کوڑا میں نے تیرے ہی اور تو میرے گھوڑا کل گھوڑی جس کی گھوڑی جسے بڑھا بہنچتی ہو کر کھیت کو دونوں بھڑا</p>	<p>۱۱۵ جانی کی غمان چھوڑ کر ان تھوڑا جہاں میں سوار تھے صاف نصدا گھوڑا جو آواز تھی تھم گیا سارا بس چوہ پوایس کے کا تھر تھر آرا</p>
<p>۱۱۶ وہ تمن جو لڑی جم کے تو پھر لطف سوا ہی ہاں تمام لو باگ سکے فوس کی توڑا ہی</p>	<p>۱۱۷ اس زور سے تیرے ہی میں سر باں میں جیتیں یوں جھوم کر چلی تھیں کہ پر باں میں جیتیں</p>	<p>۱۱۸ وہ کھلا دیا صفدر سے جوار شاہد رکھا نہ پاؤں تھے گھوڑی کے نہ اسوار کا رکھا</p>



<p>۱۵۱۱ صورت تو خورشید و در کبریا یتیم تو خدای و در دل حضرت خدا تھے ہفتاد زبان بھی یہ تقدیر پس نبی تائید ہو کر ملک نقد</p>	<p>۱۵۱۲ یکے علی التبرید کو بچارے احسن مرثیہ میں بیان کیا ٹھوڑا کچھ پوچھو ہاں تو خطاب خالی ہو کر کسی جاوے زیبا</p>	<p>۱۵۱۳ حضرت کو کیا پال کا لانا تو خوشوار اب دور کرو خود سے کیا تھوڑا کار جانتی آہ اگر تو ادا دے دو دلدار کافی ہو کر ملے ہاں جو فو کو تلوکار</p>
<p>بیکس تر بند کی پچھت پڑا ہے یار بیدار پتیر سے فائز لڑا ہے</p>	<p>جعفر اسی کس بل تو اسی ٹھہر سیر کر خبر من علی بھی ہوں ہی مر حب کو لڑ کر</p>	<p>رہے دو جو ہو محبوب میں آرام ہر سے جو سیدہ سپہر ہو اسے کیا کام ہر سے</p>
<p>۱۵۱۴ ہم غم سے ہو پانی کا لایم کر مین نیز مین پاسو نکاٹھ کا ناہو مین دو کو بیتیاب ہوں جو پستون نواہر بھجھامت احمد نسو مین</p>	<p>۱۵۱۵ بالیدہ ہوش کی صدا کے وہ جبار جور کیا رہا رہا جھک کے کئی بار کی عرض شہادت کی دعا کا ہوا کار اب پاس لڑا مجھ کو بسیدہ بار</p>	<p>۱۵۱۶ کھستے کو کیا پیو پو اول تو ہوا اک سبب تو خانہ گر گیا نسی خا بولادہ او کی سونگے کا گیسو دن لا وزن مین جان کی ایسی سیدہ لا</p>
<p>فرزند جوان باپ سے ٹھوڑا رہا ہے چھوٹا جو ہر گھوڑا میں دم توڑا رہا ہے</p>	<p>گرمی و عشق تباہی جھکا جاتا ہے سر بھی ہتیار بھی سب گرم ہیں جلتا ہو کر بھی</p>	<p>اعجاز امامت مشہور ہوئے دکھایا پانی کا اثر سیب کی خوشبو نے دکھایا</p>
<p>۱۵۱۷ حال مین اسکا کسلات پتھر کو جو روح نری لہیں ہو چھپا کر خادم کوڑوں کو بھجھتے ہو چھپا کر جرات جو کھائی کو توڑتے ہو چھپا کر</p>	<p>۱۵۱۸ وقت کا ہوا زور گھٹا زور جوانی ارہتی ہو پیغام اجل شہدانی جو صوبہ کر رہی واسطہ کر جانی جان آئی نہ ہو پوچھ کر کوئی جانی</p>	<p>۱۵۱۹ اوس سیب مین پانی نانا کسے لیا دیا کسی ہو بوسفت آفتاب کا اوجھا کر کسی طرف گشت ایشا اقتدری لطافت کہ وہ ہو جا جارا</p>
<p>دینا سی برادران سفر کر نیو دشمن سب سیر و جوان اسکے جوان کر دشمن</p>	<p>منجھلون تو بھگا دون بھی لے شکر کو ایسی ہو کوئی پیر کو ٹھنڈک ہو جگر کو</p>	<p>بہر کوئی سبیل میں ہر مین جملہ زمین ہو آج تک اسکی ہے ہزار شہد مین</p>



<p>۱۶۱ تسلیم کی اور اس پے صلہ کو دلا کر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر بان میں لگے تمام کے دل سے پتھر و ان تمام کو بیل میں لگا دے اور</p>	<p>۱۶۲ میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر</p>	<p>۱۶۳ میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر</p>
<p>تیرو کی جو بوجھار ہوئی چھین گیا سینہ روزن ہوئی اتنے کہ زہر بنگیا سینہ</p>	<p>تو ایں یقین یا آپ تھو یا سر یہ خدا تھا جس باتھو اڑتے تھے وہ پوچھو نہ تھا</p>	<p>رنگ اور گیا تھا کیسو و پیر گرو تھی تورا کر جو سنہلے تو ہزار تین کی تھی</p>
<p>۱۶۴ میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر</p>	<p>۱۶۵ میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر</p>	<p>۱۶۶ میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر</p>
<p>روکے نہ پد قتل ہو نخت جگر ایسا باپ ایسا ہو صابر تو جری ہو پیر ایسا</p>	<p>بیکس کی مسافر کی مدد کیجئے بابا اپنے علی اکبر کی خبر لیجئے بابا</p>	<p>جو وقت میں ہر وہ ہر گز نہ ملے گا خیر مری گرو پیر اسی طرح چلیگا</p>
<p>۱۶۷ میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر</p>	<p>۱۶۸ میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر</p>	<p>۱۶۹ میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر میں نے دیکھا جو جین کے دل سے پتھر</p>
<p>اندھری جماعت کہ نہ ابرو پہل آیا پہل اوسنے جو کھینچا تو کلیمہ نکل آیا</p>	<p>مان باپ کے جینے کا مزہ لیکے بیٹا عہدہ جو تھا راتھا ہمیں دیکھے بیٹا</p>	<p>اس عمر کا پودا کوئی بے برگ نہ ہوگا تجسس کوئی دنیا میں جو ان گنت نہ ہوگا</p>

<p>۱۶۱ اٹھا اردان پناخت غمت جویانی پیشانی لہجہ نال پکت جویانی کبھی نئی آجک پشیماعت جویانی روان خاک ہوئی تو یہ صورت جویانی</p>	<p>۱۶۲ او در جگر کمر کشیدہ جویانی ایجان نہ کجگر کشیدہ جویانی لے لوح توقف کشیدہ جویانی لے موت کجگر کشیدہ جویانی</p>	<p>۱۶۳ کچھ تھستے تو دلو علی کبر علی کبر کچھ تھستے تو دلو علی کبر علی کبر رخصت جی تو تو دلو علی کبر علی کبر دو با کبر دلو علی کبر علی کبر</p>
<p>کدہم مشابہ تھے رسول عربی سے گویا کہ حسین آج کچھ تر ہے نبی سے</p>	<p>ایران دل نزار سپر پوشمن نکلتے حسرت ہے کہ دم با کپے آغوشمن نکلتے</p>	<p>دولہ بھی اس آرام سے سوئے نہیں مٹا ہم روتے ہیں اور تم جہن دتے نہیں مٹا</p>
<p>۱۶۴ اے آئی جوتابی اللہ شہید جھکنے میں نظر پلے پری حکم بید آں رنگا رنگ شہد میں دہشت سینے پہ بھی ہاتھ پڑا رہی سو</p>	<p>۱۶۵ جلد کشیدہ دین علی کبر پڑا مٹھو مسکے پائے دوزخ پڑا تورم دھو دھتے تھلی مدافد پڑا دانشا در پردہ میں بے پردہ پڑا</p>	<p>۱۶۶ عمر تو بن لو بس ہمارا کر دیکھا کس ان کی سختی کھلیت گوارا کر دیکھا کچھ کچھ تو مے درد کا چارہ کر دیکھا یاد رہیں جا تاواٹا کر دیکھا</p>
<p>اوپر کے دم اس شیر کو بھرتے ہو دیکھا بابائے جوان بیٹے کو مرتے ہو دیکھا</p>	<p>کچھ دیکھ کر دبات کر دہوش میں آؤ صدقے پدراؤ مے آغوشمن آؤ</p>	<p>حورین محبتیں گھر سے ہیں کہ ہمارے ہو باتیں ہیں یکس کے کہ ہمیں بھول گئے ہو</p>
<p>۱۶۷ بڑو نہ زبان حق پر حق کچھ بید جھوٹے ہو کچھ کچھ کچھ بید گردن تو سج اور حلق پا کچھ بید چھوٹا لونی چھوٹا لونی بید</p>	<p>۱۶۸ بھوکھوٹے ہو کون شہر گزرتے نکالو گردن تو انکو کو باز سے نکالو گڑا تو ہمارا کو کس کس نکالو مٹھو کچھ کچھ کچھ کچھ نکالو</p>	<p>۱۶۹ عشق تیرا جی باکی آواز دیکھا بب باغ کو چلدا با دین نکالو لایا جانی سے شہد میں نکالو بھوکھوٹے کھلانی زبان نکالو</p>
<p>یہ زریب آواز کہ آقا نہیں آئے نزدیک اجل آگئی بابا نہیں آئے</p>	<p>برہ کے لہو میں جگر آتا ہے تھارا سینے سے کچھ نظر آتا ہے تھارا</p>	<p>فرمایا کہ قطرہ مرے جانی نہیں ملتا مجبور ہوں اکبر مجھے پانی نہیں ملتا</p>

<p>۱۷۱          علیؑ کی عفت          باغونین کو کر کے چھلکے ہو کر دیا          ایک جام بھیج دیا بعد غفلت والہا          زلزلے میں بیٹے سے لے کر گھر کا تمام</p>	<p>۱۷۲          علیؑ کی عفت          گھبرا کر علیؑ کا اور حرم          نکلے دیکھتے اور دھڑکیں باجم          ہنگامے میں چھپنے کے لیے جان باجم          سچے بیٹے کی کوئی کوئی نہ تھی</p>	<p>۱۷۳          علیؑ کی عفت          چلائی تھی جنگل کا جھگڑا نہ باد          سیدنی یون رستہ مجھے لے نہ باد          کس لہریں میان ہے راہ نہ باد          لاشے پر کدھر تو شہ نہ دیا نہ باد</p>
<p>۱۷۴          میں کہتا ہوں مجروح ہوں اور وطن ہوں          دو لون مجھ کو دیکھو کہ بہت تشنہ دین ہوں</p>	<p>۱۷۵          ہوتا تھا فلک نالہ و فریاد و کما سے          ایک حشر تھا ہے علیؑ کی گھر کی صدا سے</p>	<p>۱۷۶          آنکھوں میں بھارت بھی امن جاؤں کدھر کو          میں پہلے پہل ڈھونڈنے نکلے ہوں پھر کو</p>
<p>۱۷۷          علیؑ کی عفت          آگ لگتی تھی چمکے یہ زلزلے میں          غلجہ پھر پیا پیا بہت کدھر          گداز کہ نہ رہے کدھر کدھر          حصہ نہ رہا کدھر کدھر علیؑ کی</p>	<p>۱۷۸          علیؑ کی عفت          خوشی چھپا کر اڑی زلزلہ کیا          خوشی چھپا کر اڑی زلزلہ کیا          ایک ایسی ہیشت پر عجب کیا          عجبی تھی عجبان دھوئے بان پر کیا          جھلکی کو سیاہی میں چھپا دیا کیا</p>	<p>۱۷۹          علیؑ کی عفت          زمین کی حالت سے ہی کدھر نہ لالہ          داران عبادت پر پیشہ کدھر نہ لالہ          فریاد خیمے سے کون سے کدھر نہ لالہ          ایسی نہ تھی علیؑ کی</p>
<p>۱۸۰          دو دن سے اٹھائے میں تب شبہ لی گئی          یہ تیسرا فاقہ ہر داسے پہنچ گئی</p>	<p>۱۸۱          جو حشر کے آثار میں سارے نظر آئے          گرتے ہوئے قتل میں سارے نظر آئے</p>	<p>۱۸۲          دیکھو یہ بدن کشتہ شمشیر میں اکبر          دیکھو گے کسے خاک لہب ڈھیر میں اکبر</p>
<p>۱۸۳          علیؑ کی عفت          بہت ہی کدھر سے سب سوچو جاوی          بہت ہی کدھر سے سب سوچو جاوی          کدھر سے کدھر سے کدھر سے          کدھر سے کدھر سے کدھر سے          کدھر سے کدھر سے کدھر سے</p>	<p>۱۸۴          علیؑ کی عفت          عجب کیا کہ اڑے کدھر جاوی          عجب کیا کہ اڑے کدھر جاوی          عجب کیا کہ اڑے کدھر جاوی          عجب کیا کہ اڑے کدھر جاوی          عجب کیا کہ اڑے کدھر جاوی</p>	<p>۱۸۵          علیؑ کی عفت          خانہ نشین سے نہیں نکلتی          خانہ نشین سے نہیں نکلتی          خانہ نشین سے نہیں نکلتی          خانہ نشین سے نہیں نکلتی          خانہ نشین سے نہیں نکلتی</p>
<p>۱۸۶          کدھر سے کدھر سے کدھر سے          کدھر سے کدھر سے کدھر سے</p>	<p>۱۸۷          ٹوٹا تھا مصیبت کا فلک ارضین پر          تھی نصف سواد و شہاد نصف زمین پر</p>	<p>۱۸۸          مصروف ہر اک شک بہا نہیں ہر گنا          اتر علیؑ کی گھر کا زمانے میں سب کا</p>

<p>۱۰ اگر تیرے لیے جو جانیں ہیں اکبر اور تیرے لیے جو جانیں ہیں اکبر باد سے جدا ہو گیا تیرے جان اکبر کو کھو ہو کر لاپرواہ ہو گئے ہیں اکبر نہ نہ تیرے لیے جانیں ہیں اکبر</p>	<p>۱۱ بے خفاں بن کر تیرے لیے جانیں ہیں اکبر تیرے لیے جانیں ہیں اکبر تیرے لیے جانیں ہیں اکبر تیرے لیے جانیں ہیں اکبر تیرے لیے جانیں ہیں اکبر</p>	<p>۱۲ عجب ہے میرا کون جو تیرے لیے جانیں ہیں اکبر عجب ہے میرا کون جو تیرے لیے جانیں ہیں اکبر عجب ہے میرا کون جو تیرے لیے جانیں ہیں اکبر عجب ہے میرا کون جو تیرے لیے جانیں ہیں اکبر عجب ہے میرا کون جو تیرے لیے جانیں ہیں اکبر</p>
<p>۱۳ کچھ بن نہیں آتے شہ جن دہش کو کہہ دیکھتے ہیں بانو کو اور گاہ پسر کو کہہ دیکھتے ہیں بانو کو اور گاہ پسر کو کہہ دیکھتے ہیں بانو کو اور گاہ پسر کو کہہ دیکھتے ہیں بانو کو اور گاہ پسر کو</p>	<p>۱۴ بہتر سے کچھ مانا ہو مصیبت یہ بڑی ہے اک جان عجب طرحی آفت میں پڑی ہے اک جان عجب طرحی آفت میں پڑی ہے اک جان عجب طرحی آفت میں پڑی ہے اک جان عجب طرحی آفت میں پڑی ہے</p>	<p>۱۵ جب لاش دہی سن سے اٹھا لایو بیٹا پھر شوق سے دیکھ لے جانو بیٹا پھر شوق سے دیکھ لے جانو بیٹا پھر شوق سے دیکھ لے جانو بیٹا پھر شوق سے دیکھ لے جانو بیٹا</p>
<p>۱۶ بہتر ہے شہ جن دہش کو کہہ دیکھتے ہیں بانو کو اور گاہ پسر کو کہہ دیکھتے ہیں بانو کو اور گاہ پسر کو کہہ دیکھتے ہیں بانو کو اور گاہ پسر کو کہہ دیکھتے ہیں بانو کو اور گاہ پسر کو</p>	<p>۱۷ اکبر کی تیرے لیے جانیں ہیں اکبر اکبر کی تیرے لیے جانیں ہیں اکبر اکبر کی تیرے لیے جانیں ہیں اکبر اکبر کی تیرے لیے جانیں ہیں اکبر اکبر کی تیرے لیے جانیں ہیں اکبر</p>	<p>۱۸ بیکس کی زناقت کو بھڑو کجانی پھر بیکس کی زناقت کو بھڑو کجانی پھر بیکس کی زناقت کو بھڑو کجانی پھر بیکس کی زناقت کو بھڑو کجانی پھر بیکس کی زناقت کو بھڑو کجانی</p>
<p>۱۹ پہلے علی اکبر سے بنا شاد دے گی کس طرح جو ان بیٹے کو مان جبر کریگی کس طرح جو ان بیٹے کو مان جبر کریگی کس طرح جو ان بیٹے کو مان جبر کریگی کس طرح جو ان بیٹے کو مان جبر کریگی</p>	<p>۲۰ کوئی ایسا سر زمین غلام آپ سے پہلے زندہ ہو وہ بیٹا جو مرے باپ سے پہلے زندہ ہو وہ بیٹا جو مرے باپ سے پہلے زندہ ہو وہ بیٹا جو مرے باپ سے پہلے زندہ ہو وہ بیٹا جو مرے باپ سے پہلے</p>	<p>۲۱ بابا سے جدا ہونا گوارا نہ کر دو تم کو ترکے لے جسے گوارا نہ کر دو تم کو ترکے لے جسے گوارا نہ کر دو تم کو ترکے لے جسے گوارا نہ کر دو تم کو ترکے لے جسے گوارا نہ کر دو تم</p>
<p>۲۲ بے ادب عجب نکاح پر رکھا بابا سے برابر کے پسر کو چھوڑا بابا سے برابر کے پسر کو چھوڑا بابا سے برابر کے پسر کو چھوڑا بابا سے برابر کے پسر کو چھوڑا</p>	<p>۲۳ اب بے ادب کو کیا چاہیے کاشکے چاکر کاشکے چاکر کو کیا چاہیے کاشکے چاکر کاشکے چاکر کو کیا چاہیے کاشکے چاکر کاشکے چاکر کو کیا چاہیے کاشکے چاکر کاشکے چاکر کو کیا چاہیے کاشکے چاکر</p>	<p>۲۴ ابو سے لاپرواہ ہو گیا پسر کو مظلوم دے کر آخر ہو گیا پسر کو مظلوم دے کر آخر ہو گیا پسر کو مظلوم دے کر آخر ہو گیا پسر کو مظلوم دے کر آخر ہو گیا پسر کو</p>
<p>۲۵ اگر تیرے فلک غم کا شہ جن دہش پر خاموش ہیں پر جھپٹاں پلٹی ہیں جگر پر خاموش ہیں پر جھپٹاں پلٹی ہیں جگر پر خاموش ہیں پر جھپٹاں پلٹی ہیں جگر پر خاموش ہیں پر جھپٹاں پلٹی ہیں جگر پر</p>	<p>۲۶ بعد اب نہ مرے آہ بکایا کچھ بابا اکبر کو بھی آمت یہ فدا کیجئے بابا اکبر کو بھی آمت یہ فدا کیجئے بابا اکبر کو بھی آمت یہ فدا کیجئے بابا اکبر کو بھی آمت یہ فدا کیجئے بابا</p>	<p>۲۷ مختار ہو گھر بار کے عاقل ہو جوان فرزند ہی پیر کے محبت کا تحفہ جوان ہو فرزند ہی پیر کے محبت کا تحفہ جوان ہو فرزند ہی پیر کے محبت کا تحفہ جوان ہو فرزند ہی پیر کے محبت کا تحفہ جوان ہو</p>

<p>۱۰۱ ان بچکانو تو جو میراث بچکان سوا بچ بچا ہے فرزند بچکان ہو بچکان بچکان کو اس کی میں بچکان جانیدون کہ بچکان</p>	<p>۱۰۲ بانو بچکانی درستی بچکان میراث بچکانی بچکان کیا بچکانی بچکان بچکان نہ بچکان بچکان بچکان</p>	<p>۱۰۳ نکاح بچکانی بچکان بچکان چلانی بچکان بچکان بچکان دور در اس کو بچکان بچکان</p>
<p>۱۰۴ تم جیتے رہو روح میری شاد رہیگی اور ابو مغنوم بھی آباد رہے گی</p>	<p>۱۰۵ آئی ہو خزان باغ اور جگہ ہمارا فرزند جو ان ہے بچکان ہمارا</p>	<p>۱۰۶ مدیر کر کچھ اور کھڑا ہے لوگو پردیس میں مادر سے پھر چھٹا ہے لوگو</p>
<p>۱۰۷ نکاح بچکانی بچکان بچکان کی عرض نہ ہو بچکان بچکان میں زندہ رہوں آپ بچکان بچکان</p>	<p>۱۰۸ میں چاہتا ہوں آتش بچکان بانو بچکانی بچکان بچکان مجھے تو یہی نہیں چاہی بچکان</p>	<p>۱۰۹ نکاح بچکانی بچکان بچکان دعا بچکانی بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان</p>
<p>۱۱۰ حضرت کی جدائی کا نہ میں داغ سہو لگا صدقے نہ ہوا اگر تو کہیں کا نہ رہوں گا</p>	<p>۱۱۱ کیونکہ کوئین ایسی کمائی کو شاد د تم چاہو رضا دوا بخین چاہو نہ رضا د</p>	<p>۱۱۲ ہر طرح کد غم سے اور کھڑا ہے میری یا مانگے یا کو کہ اور جانیگی میری</p>
<p>۱۱۳ نکاح بچکانی بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان</p>	<p>۱۱۴ بانو بچکانی بچکان بچکان حضرت نے کہا بچکان بچکان پیار بچکان بچکان بچکان</p>	<p>۱۱۵ نکاح بچکانی بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان بچکان</p>
<p>۱۱۶ فرمایا کہ رلاؤ نہ مجھ سوختہ جان کو اچھا یہی مرضی ہے تو راضی کر دانا کو</p>	<p>۱۱۷ منظور ہے سر پناہ تیغ و ہر دہن میں انہیں پہلے علی اکبر سے مروغین</p>	<p>۱۱۸ کو کہ اپنی بچکانی سامان کر دانا زمرہ کے پسر پرہین قربان کر دانا</p>

<p>۱۹</p> <p>بانو نے کہا صبر کرنا نہیں آتی میں تو بھیر مان کے لیے بیواری و جاوگی و لال میں وقت میں خیر ہی مطلبیہ و زندہ و لای</p>	<p>۲۰</p> <p>کہو چن آکھیا آخری جلا ہاں سب میں نیا بی بی بیا و دیا ہوا لعل خدا کو خدین نہ نے کہا لعل خدا کو خدین</p>	<p>۲۱</p> <p>وان سو کر از صفیہ علی اکبر روشنے لعل سے بی بی بیا غل و با جوید انہیں کہنے کو ایک خدا ہی ہے تصویر</p>
<p>پرین کوئی حسرت تو کھلون علی اکبر آؤ تمہیں دول تو با لون علی اکبر</p>	<p>فرقت تری قسمت مجھے دکھلائی بیٹا تم جاتے نہیں جان چلی جاتی ہے بیٹا</p>	<p>تو صبر عطا کر کہ فریاد کروں میں بھولوں علی اکبر کو تجھے یاد کروں میں</p>
<p>۲۲</p> <p>سیرا فائدہ ان اکبر کے کہا اس کو غم ہو گا زیادہ نہیں دیکھے ان مٹھ جائیں گے غم کو فنا و بار میتھو بیٹے چاکر و میر گریبان</p>	<p>۲۳</p> <p>اکبر کے جنگاہ چلے چکرے دیوار اور لے گئے دل خانہ سے در پر ابدا خا سندھ جنگ زاریں لے گئے میدان میں ہو چکا خاک چنے کی</p>	<p>۲۴</p> <p>باب علی اکبر چچین سے دیار سور سے بھانکے تھاپے بیو دار اٹھا و بری لالے لالے بیو دار جنگ جوان بی بی شلی بیو دار</p>
<p>نہ جو لانا سہرہ نہ وین چاہیے مجھ کو اب گوشہ قبر ادر کفن چاہیے مجھ کو</p>	<p>نھے رکتے اس فوج کے لیے علی اکبر اڑتے تھے ہزاروں اکیلے علی اکبر</p>	<p>تینوں نے بچا تا نہیں میں اپنے جگر کو کرنا ہوا خدا نانا کی امت پہ پس کو</p>
<p>۲۵</p> <p>لاش کے مٹھا گیا جو سالان ہو سوار بابت پر غم باز و دیوار یاد آؤنگا جس وقت نور و بی بی یاد آؤنگا جیسا و دیوار</p>	<p>۲۶</p> <p>نئے غول رہے تو بچے بچے پانے لے گئے سب سے اچھی طرح مانے ہوئے بچے بچے ادب میں غم و غنا کی</p>	<p>۲۷</p> <p>نئے غول رہے تو بچے بچے پانے لے گئے سب سے اچھی طرح مانے ہوئے بچے بچے ادب میں غم و غنا کی</p>
<p>باندھی ہو کر گلشن تہی سے سفر پر بس چہ بی شادی کہ نقد ہو بد پر</p>	<p>دکھلا دیا جنگ شمشاد بخت کو جب کر تے تھے حملہ تو اول طرے تھے منکو</p>	<p>فرزند مرا گھر گیا ہے فوج ستم میں اب منہ سے کلتا ہے کلیجا کوئی دم میں</p>

<p>۲۱          بیکوڑا کا کرہی سر کونائی          اب عجب سے سنتے ہیں جی جانی          ہے اٹھکنا چکچکے کو جلتی          کچھ ایسا خلق ہے کھڑی جاتی ہے چھا</p>	<p>۲۲          دل پہ لکھ کو ہاتھوں نہ لکھو          رتوں سے جو بری دینے پھر          اعلیٰ کو بھی ہاتھ اٹھا کر کسے پھر          کیا بغض جو لاشہ نہیں الگ کر</p>	<p>۲۳          شہنشاہ نے بیکوڑا کا جوتا          سید ہون دعا دنگا میں لگا دو          جہاں کو چاہے چھاتی سے لگا دو          اب بوسہ شہنشاہ کو بالے ملا دو</p>
<p>زندہ علی اکبر کو میں پھر یاد گئی صاحب          بیاسین میں سے کا تو در جاؤ گئی صاحب</p>	<p>دریا میں جو لاشہ کو بہایا ہو تو کمزد          اوس چاند کو مٹی میں چھپایا ہو تو کمزد</p>	<p>مادر کو بھی اکتشہ ہر اوس تو نظر سے          بیٹا نہ لے گا تو نکل آئے گی گھر سے</p>
<p>۲۴          وفہ سے یہ کہتی تھی کہ بیکوڑا          احسان تو ہو گیا اکبر کو بلا          کسو کو چھینے میں دان خشک ہے          باد تو اٹھا کر سے نو چہرے کے لڑا</p>	<p>۲۵          جوش نذرانی کہتے تھے میر جیک          قربان میں گرے ہو تو بولو علی اکبر          آتی نہ صدا چھو نہ یہ فراتے تھے دیکر          ہر کھون بھارت بھی دے ہی نہ</p>	<p>۲۶          اکبر کو چاہیے کہ نہ بتایا          حاکم چلا خیر سر رکھا جابایا          فرزند کو غل میں نہ لپٹا پوچھا          ملائے کہ کیا حال ہے جابا پوچھا</p>
<p>صدمہ نہ جدائی کا اٹھا کر گئی بانو          جلدی چلو دنیا سے سفر کر گئی بانو</p>	<p>صورت نظر آئی کی بینوں نور نظر کی          کا بیکوڑا بیکوڑا کوئی لاش پسر کی</p>	<p>اٹھا رہا برس بعد میں چھوڑتے ہو          بیٹا پڑے اس خاکہ دم توڑتے ہو</p>
<p>۲۷          بیکوڑا کا جوتہ سے صدائی بیکوڑا          گھوڑے سے لپک کر اٹھتے بیکوڑا          اکبر کی صدا سنتے ہی ڈرتے بیکوڑا          فتنہ میں نظر آتا نہ وہ بیکوڑا</p>	<p>۲۸          حضرت کے رونا لٹکے کہتے تھے شہر          پٹاخا کے ڈھونڈتے ہوئے اکبر          تین گھنٹے ہو چکے تھے شہر          بیکوڑا کا جوتہ بیکوڑا</p>	<p>۲۹          بیاسین میں جوتا پڑا آواز نہ          شہر کے کھلنے کو بیکوڑا کا جوتا          بیکوڑا کا جوتا بیکوڑا کا جوتا          بیکوڑا کا جوتا بیکوڑا کا جوتا</p>
<p>گجراتی ہو چاروں طرف پھر ڈھونڈ لیا          بسل کی طرح اٹھتے تھے اور کرتے شہر</p>	<p>جیتا تو نہ وہ ماہ لقا ہاتھ لگے گا          لاشہ پہ جو پیو گے تو کیا ہاتھ لگیگا</p>	<p>بیکوڑا میں بھرا ہوا بین کا بیٹے چکر          بیکوڑا کا جوتا بیکوڑا کا جوتا</p>



<p>۳۸۷          بیکو جو اکبر کو اٹھایا          دشمنین کا سپر سے نظرایا          اور جو کچھ چاہی وہ نہین کیا          تباہ کوٹ کے چالی پر نہین کیا          یہ حال ہزار کا فراہ خدا یا</p>	<p>۳۸۸          بان آئے بن بنے منہ سے          کس سے نہین کھینچی ہر          دای وری پہلو میں کھینچی ہر          اور شو سے وردین کس سے ہر</p>	<p>۳۸۹          لال اکبر کے تختین بھٹکے لال          تلو کو کس سے نہین کیا          جو کچھ تختین بانو میں کیا          رنگی نہین کیا کیا کیا نہین</p>
<p>لوٹا مجھے امت نے محمد کی دعا سے          کاٹا ہے کیچے کو مر سے تیغ جنا سے</p>	<p>ہن گردی لاش کے روجین تھلکی          آتی ہے صدا گریہ محبوب خدا کی</p>	<p>ماہرین بہن اپنے رد لایا علی اکبر          تھے مالا شہ نہ اٹھایا علی اکبر</p>
<p>۳۹۰          دشمنین جو پانی آ رہا          نیلیاں جو انہو سے جا رہی          مگر کیا بابا سے کہہ دے جا رہی          چھپے کی نہین نہین چھپے جا رہی</p>	<p>۳۹۱          کہتے تھے جو درد نہ تھا نہین          دشمنین کی کہتے تھے لگا دہا          آن کا اور کھن زدوں کی لڑا          چلا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۳۹۲          خاٹوں انیس کہہ نہین شہزادی          خامو کے بھی انہو میں غم شاہ میں جا رہی          رور کے دعا مانگ کر ای ایڑ جا رہی          کریم کہ ہجر الم نہین جا رہی</p>
<p>اکبر کو سکینہ کو برادر کو نہ دیکھا          افسوس کہ مرتے ہو مراد کو نہ دیکھا</p>	<p>لب تشہ جہان سے سو کوثر کے بیٹا          یہ باپ تو جیتا رہا تم مر گئے بیٹا</p>	<p>مین واسطہ دیا ہوں حسین ابن علی          محتاج نہ کچھ مجھے دنیا میں کسی کا</p>
<p>۳۹۳          دشمنین میں روجین نہین          دشمنین میں روجین نہین          دشمنین میں روجین نہین          دشمنین میں روجین نہین</p>	<p>۳۹۴          دشمنین میں روجین نہین          دشمنین میں روجین نہین          دشمنین میں روجین نہین          دشمنین میں روجین نہین</p>	<p>۳۹۵          دشمنین میں روجین نہین          دشمنین میں روجین نہین          دشمنین میں روجین نہین          دشمنین میں روجین نہین</p>

سوال خدا کی بات کو سچا نہا کر  
 جیسے کہ پھر دیکھو کلاؤش خواب ہو  
 جواب نہایت نے کہ بودیو جواب یہ ہو  
 ملازراک کو ذکر ایک قطار آب  
 بنو خلق میں ریا کو چڑھات ہو  
 دکھا کے حاکم کو نہ کہنے لگا  
 بہن جبین کی انیب جگر کیا ہو  
 سوال آپ جو کرتے تھے تو میں دین  
 لگا کے بیٹھتے تھے جواب یہ ہے  
 ملک یہ کہتے تھے اگر دین پر حق میں  
 جبار ہو یہ ہے ظالم حباب یہ ہے  
 سوار دوش رسول خدا کی چاتی پر  
 چڑھا ہے زانیا اظلال ہے

سدا  
 بد کردی کو کے بعد ازند گفتی تو چو جا  
 کینے کی کیا مٹھے اہل وطن چاہا ہے  
 چٹک کے بالے جس کو کہتی یقین آرہیں  
 رد اہل بیہ ہے پردہ دی قلاب ہے  
 صفائی حسن کی اگر کسی کو چاہیے عدد  
 نگہ مٹھتی سنیں نہ چاہتا باب ہے  
 نہ سمجھو نقطہ حال سب کا ابر پر  
 کتاب حسن کی ایک بیتہ نتاج ہے  
 قطعہ نذرانہ کو چنے سے آئی  
 دم نبرد کس فوج پر عتاب ہے  
 کہ وہ خیال ہو کس فوج پر عتاب ہے  
 حسین فوج بڑی ہار چکی ہے  
 حسین کے لال سر پہ چاہا ہے  
 علی کے لال سر پہ چاہا ہے  
 رسول کہنے سے باز ہو چکا  
 خدیجہ کو دینا چاہا ہے

۲۱  
جج پوچھا تو چونکہ اس کا کہنا  
خطاکے اور میں نے نہ دیا ہے  
تاکہ کہ عین حسین ہیں پر کیا نے  
جہان سے جانے میں تم غرضی منتظر ہے  
بیز منتظر کے اور چہ اور سے سزا  
انہیں دیکھ کر ایسا انقلاب ہے  
راہی کس دن معنون و ساقشا ادرا  
پر درد ساقی کا نہ چہ اور  
مہر سے ہم اور سے نے معنون یکہ  
اور کس کے گویا بن و سلوا اور  
راہی جبر دل پہ اور  
کمانچہ جبر دل پہ اور  
کس جبر بین یخون و خطا اور  
سامل پہنچے ٹھہرے بار کے قدم  
دو ہاتھ لگا کے میں وہ دریا اور  
تمام شد

[illegible]

[illegible]

<p>۷۱</p> <p>کے بیٹے زینب میر انیس کیا کہا جاتا ہے وہاں زور لال ہو ہاتھ کیوں جو کون کا تھوڑا کما کر لے رہا دیکھا جان میں دو</p>	<p>۷۲</p> <p>نہیں جان کے زینب میر انیس کے گئے بیٹے کس کس کس کس نہیں چاہا کہ وہاں جی نام بند محبوب جو کہ زینب میر انیس</p>	<p>۷۳</p> <p>بولی جان کے زینب میر انیس کے گئے بیٹے کس کس کس کس باب میر انیس کس کس کس کس دھیان لے لے لے لے لے لے</p>
<p>میرزا کر کے جہاں گئے ہم دودھ بھونچو میں بابا پہ فراہونگے ہم</p>	<p>آپ کتنی میں بخار تو نہ جادینگے ہم اپنے بچوں کو پھر منہ نہ دکھاؤں گے ہم</p>	<p>پہلو بایا کہ تو آباد کیا چاہتے ہو پانے والے کو برباد کیا چاہتے ہو</p>
<p>۷۴</p> <p>پیشہ نشین زینب میر انیس دھیان آ کر لے لے لے لے لے دیکھ کر گئی میر انیس کے بیٹے کس کس کس کس</p>	<p>۷۵</p> <p>جانب بھونچو زینب میر انیس کام بابا کے نہ لے لے لے لے خینکے لے لے لے لے لے میر انیس کے لے لے لے لے</p>	<p>۷۶</p> <p>علی کس کس کس کس کس کس ان کا داری میر انیس کس کس چوڑا کو لے لے لے لے لے میر انیس کے لے لے لے لے</p>
<p>کے بچوں کی نواری میں کہہ جاؤ گی پھر نہ رخصت کا سخن کہنا کہہ جاؤ گی</p>	<p>اگر وہاں جو سرخ سے کھاتے ہم طوق وز خیر کی ایندے بھی چھٹ جاتے ہم</p>	<p>یرے جیتے نہ قدم گھر سے نکالو بیڑا اپنی مادر کا جنازہ تو اٹھا لو بیڑا</p>
<p>۷۷</p> <p>کما کر لے لے لے لے لے نہیں لے لے لے لے لے میر انیس کے لے لے لے لے کجا جی میر انیس کے لے لے</p>	<p>۷۸</p> <p>نہیں جوتے تو زینب میر انیس نہیں لے لے لے لے لے نہیں لے لے لے لے لے نہیں لے لے لے لے لے</p>	<p>۷۹</p> <p>ان کا تھوڑا تو زینب میر انیس نہیں لے لے لے لے لے نہیں لے لے لے لے لے نہیں لے لے لے لے لے</p>
<p>ہائے فرزند کو گمراہ کیا رہا ہے تابع کم میں ہم زور ہار کیا ہے</p>	<p>جو منظور ہیں آپ کو منظور نہیں اب بھی فرماؤ تو میدان و غار نہیں</p>	<p>یکے بیٹے کی بلا میں کما کیوں تو ہے نہیں رو کو لگی میں کما کیوں تو ہے</p>

<p>۵۱ دیکھ کے گھٹے گھٹے میرا نام مان تو رہی جو خار بنی آزار مانو پھر کیا بازو سے اب دیکھی ہو خست خفا شد میں ہی صبر کو دیکھ کر</p>	<p>۵۲ اسکے بیان سے یقین نہ ہوئی نہ کر عوض کیا ہے وطن اور ملک و گیار ان چھائی سے لگا کر کراہی دیا جاؤ رخصت بھی کیا ڈھلچکی کو</p>	<p>۵۳ خوار کر دیا افسوس نے اس کے عجب حال سے پہلے ہی گھر سے پھر گئے تھے کہ یہ جو راز اور</p>
<p>یہ دعا مانگو کر تپے نہ گھیا میرا آزما ہے صبر کو مولا میرا</p>	<p>عمر نہ کھانا کر یہ ان پر در کے ساتھ دو بار پکا مان کی لگی گذر جائیگی</p>	<p>مانگے روئے کی جگہ کو میں سدا آتی تھی کھوٹے ہوا تھا جگر بھاتی بھتی جاتی تھی</p>
<p>۵۴ کھنکھناتی میری سانس تو اٹھ اٹھ کر میری سانس باناو میری سانس میری سانس اسلام میں کون ہوں کہ میری سانس</p>	<p>۵۵ کچھ نہ بولے میری سانس غل کیا بولے میری سانس خاک پر میری سانس وہی میری سانس</p>	<p>۵۶ میرے سانس میری سانس میرے سانس میری سانس میرے سانس میری سانس میرے سانس میری سانس</p>
<p>اب نہیں میں نے عمر تھی یہ لکے تھے خلق میں مرغ دکھا یگو میں نے لکے تھے</p>	<p>کچھ زبان سے علی صبر نہ کہہ سکتا تھا جھوٹے سے در کے بھائی کی طرف نہ تھا</p>	<p>بان پٹے پاؤں کو گر باہر لگایا تو کیا کناہ سے پر چڑھے تو کھوٹ چڑھ پڑا تو کیا</p>
<p>۵۷ میں نے کہا کہ میری سانس میں نے کہا کہ میری سانس میں نے کہا کہ میری سانس میں نے کہا کہ میری سانس</p>	<p>۵۸ میں نے کہا کہ میری سانس میں نے کہا کہ میری سانس میں نے کہا کہ میری سانس میں نے کہا کہ میری سانس</p>	<p>۵۹ میں نے کہا کہ میری سانس میں نے کہا کہ میری سانس میں نے کہا کہ میری سانس میں نے کہا کہ میری سانس</p>
<p>اب تو راضی ہوئے مادر میں میری بیٹا میں نے کہا کہ میری سانس</p>	<p>پاس کوئی نہیں ترناشہ مظلوم ہوئے ہائے نام کی زیارت ہو کر مردم ہوئے</p>	<p>گھر میں اٹھارہ مرنے لگا میں مہا ہے ایک اور آخری شدہ کا نہ زبان رہے</p>

<p>۱۱۱          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام</p>	<p>۱۱۲          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام</p>	<p>۱۱۳          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام</p>
<p>قدح حضرت کی جو ہر مریکہ تو قریب          باپ کے سامنے کچھ رتبہ تصویر نہیں</p>	<p>کون بجا میگاہنگ تک فخر تہائی میں          اگر فرق ابھی سے مری میٹائی میں</p>	<p>ہاں جو آدم پر کار ہے ہشیار ہو          شیر آتا ہے اسی لمح کو خردار ہو</p>
<p>۱۱۴          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام</p>	<p>۱۱۵          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام</p>	<p>۱۱۶          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام</p>
<p>گر کاہ پر شہنہ جگر تھاتے تھے          کبھی دل تھاتے تھے گاہ کمر تھاتے تھے</p>	<p>اپنی پشائی پر ہوس تو ذرا دینے دو          گرد گھوڑے کو بیٹا بچے کھولتے دو</p>	<p>شہ کو فرزند دنگے لاشی پر لولہ لہجے          آج تصویر مجھ کو مٹانا ہے تمہیں</p>
<p>۱۱۷          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام</p>	<p>۱۱۸          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام</p>	<p>۱۱۹          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام          کجا کہ کبریا برین نام این نام</p>
<p>لاؤ جی جو کہ نہ جگمور و جانی دیکھا          اس ضعیفی میں ترا دل جوانی دیکھا</p>	<p>شہ فرمایا کہ قسمیں نہ دلاؤ بیٹا          خیر اللہ کو سونا پناہ تمہیں جاؤ بیٹا</p>	<p>ختم ہے جنگ جو اس رشک قمر کو ملا          بخدا باپ کو مارا جو پسر کو مارا</p>



<p>۱۰۰ بزرگ نیل از زمین رنجی ہوئی طبع دور گر ایامان تو حسن محمد کا ظهور طور تھا اس فلک سے تیرا وہ شعلہ ملو تیرا تھا دل سے ستم اور کجی بھی</p>	<p>۱۰۱ بیخ و برباد کر کر کوہ کوہ قائم نیز دہکے کالجیہ سے بار بار صوت فوس ہے تیرے نبی کا حکم دینش کے نبین گننا جائے</p>	<p>۱۰۲ اوسے کیا سوچے گا پور نظر کیا ہو اندھ لور دنیا سے تیرے جیسے دیکھ گیا اندھ لور اسے پور جیسے ہو چو اور اس کا کچھ نہ پور جیسے</p>
<p>۱۰۳ بھج صادق کی سی افزود حسین روشن حق کو سون ملک کن پر تو سے زمین روشن حق</p>	<p>۱۰۴ ہر سپر کا فہم پرانہ ہے سر کے پیچھے یا کوئی ابر کا ٹاپا ہے قر کے پیچھے</p>	<p>۱۰۵ دور یہ تھے کے کھڑی بیٹے کو تکتی ہو گی اگلیں ان کے کیلجے میں بھڑکتی ہو گی</p>
<p>۱۰۶ لنگون سے نشہ ہو وہ ابر و خمار لنگون سے نشہ ہو وہ ابر و خمار تیرا گانہ دہ کر کل پل میں کرنی گنار تیرا گانہ دہ کر کل پل میں کرنی گنار</p>	<p>۱۰۷ باب اپنے کی نہیں پانچ کیر باب ہو در اگر دم توڑ جائے شال باب ہو در اگر دم توڑ جائے شال باب ہو در اگر دم توڑ جائے شال باب</p>	<p>۱۰۸ نہلنے میں کیا کر جو انا جاؤ نہلنے میں کیا کر جو انا جاؤ نہلنے میں کیا کر جو انا جاؤ نہلنے میں کیا کر جو انا جاؤ</p>
<p>۱۰۹ نہت اس لب سے سین میں کا یہ شرمین دین تنگ میں گنجائش یک شرمین</p>	<p>۱۱۰ نے زمین زبرد تم غائب تاشق ہے رنگ سے نعل راتش بھی سب برون</p>	<p>۱۱۱ کس طرح ازانہ ہنسل چمپ و مکیو آج غمیر حسینی کے بھی ہر دیکھو</p>
<p>۱۱۲ آج تیرا بزرگان سے نخل و عدل ختم ہو کر لقاوت سے بھرا جاؤں ختم ہو کر لقاوت سے بھرا جاؤں ختم ہو کر لقاوت سے بھرا جاؤں</p>	<p>۱۱۳ ایسا کہیں دیکھا تیرا اسوار نہلنے میں کیا کر جو انا جاؤ نہلنے میں کیا کر جو انا جاؤ نہلنے میں کیا کر جو انا جاؤ</p>	<p>۱۱۴ کے لیے بیچ میں وادہ نخل و عدل نہلنے میں کیا کر جو انا جاؤ نہلنے میں کیا کر جو انا جاؤ نہلنے میں کیا کر جو انا جاؤ</p>
<p>۱۱۵ قامت راست نشان اسد للہی ہے دوست باز سے عیان شان ید اللہی ہے</p>	<p>۱۱۶ خاک پر کاٹ کے تیغوں سے گرا دیو گئے آج اس کا نڈ کوٹی میں ملا دیو گئے</p>	<p>۱۱۷ سر قلم ہوتے تھے افواج ستم عاری تھی صفو خاک پر اک جہد دل خون جاری تھی</p>

<p>۵۵ نور سب سے اعلیٰ کو چلائی تھی وہ بن نار و نوح کی زانو کو کھاتی تھی وہ بن فرق جبکہ چمکتی ہوئی جاتی تھی وہ بن صاف و سرور بن بن اور آئی تھی وہ بن</p>	<p>۵۶ بارش سے تھکی تھی مادہ و سحر موج زن آب بن تھا تھکا کا دریا خمر سے دوزخ کا نظر اتھا سیدھا رستا شربت پر نوح دم گھٹ تھی بغیر بن</p>	<p>۵۷ تین عرشہ سے آ کر کیا بن خل وڑتے چلتے ہوئے کیا بن بیکل آگ و کوہ چکان با سکا دل جو بیکل نیر و آب ہم نسبت لیکہ با بے بل</p>
<p>کٹ گیا ہر جہد و شرم و خرم ایسا تھا ڈرتے دم بندھے کفار بن کے ہم ایسا تھا</p>	<p>گر پڑے کوہ پہ مذکورے برابر ہو دین کس سے دارا و سار کے تھمن جو ہر نوین</p>	<p>کیا ہمیں بھول گئے دھیان کو ہر اٹھا کچھ کھینچے کے ہر کی بھی خبر سے مبیٹا</p>
<p>۵۸ خون بن بنا کر لے لو تھی وہ بن غضب حق تھی غفلت میں بظاہر شیر بیرہنی پیش پرستوں کی لے پڑے نہیں جان بھی کہتے تھے کہ اللہ حق</p>	<p>۵۹ نکل سناں کجا پہ تھا کب سے زور گرتی تھی نوح چلی سے چک کر زور دان صفت جگہ تھی بان شاہ پھر ہو جا دل تو نہ تھا جانی تھی پہر کاشفا</p>	<p>۶۰ بان کی کوہ سے تو آگ کا پتھر کیا پس نکران و زخمیہ سے جو اجڑا ویاں مری جا بگی نہ تو زور جان با تو اس سہنیں نہا پہ بن سے پوچھو پوچھو</p>
<p>شوق حاضر رہے کاٹے کہتے ہیں باطل کہتے ہیں اسے گھاٹ لے آتے ہیں</p>	<p>نہ بلایا مجھے کام ایسا کوئی کرنا ہے جلد آواز دو بیٹا کہ پدر مرتا ہے</p>	<p>غل ہوا شاہ کے دلدار کو مارا ہننے پسر سید ابرار کو مارا ہننے</p>
<p>۶۱ بہشت میں لے گیا تھا طوفان جہنم میں لے گیا تھا طوفان سنتی ہو گیا تھا طوفان تین کے گھاٹ جو تو رہا بود و کھو</p>	<p>۶۲ کمان بنی کی تھی خیرہ اگر کبریا رکے شہر تھے بائیکے ہے بیٹیا نہ ہو کبریا کی بند کیا قبرا نیزہ چانی پہ لگا حلق تو بیا</p>	<p>۶۳ بایں کبریا سے تھی تھی المردی دان علی کبریا سے تھی تھی المردی ناربان لگے تھی تھی تھی المردی گر لہا چاں بن بگیاں زار کبریا</p>
<p>کیا جگر بن جویرا لڈکی اولاد کے بن تج چھٹی نہیں کیا اتھ بھی فولا کے بن</p>	<p>جا کے جس غول پہ ہنسل بھی لڑتے تھے شاہ و زفر سے لگے خاک پہ گر پڑتے تھے</p>	<p>کس کو سمجھا لے مجھ کو اوسا اکبر اکے دیجائے اٹھین سے لاسا اکبر</p>

<p>۱۱۵ منو نیستے جانتے سہو دشتے نیکو سیرج دھستے دھستے دل تو کہ با قضا اور بھی پیا پیر نہ جان تو کہ پیر پیر پیر</p>	<p>۱۱۶ منو نیستے جانتے سہو دشتے نیکو سیرج دھستے دھستے دل تو کہ با قضا اور بھی پیا پیر نہ جان تو کہ پیر پیر پیر</p>	<p>۱۱۷ منو نیستے جانتے سہو دشتے نیکو سیرج دھستے دھستے دل تو کہ با قضا اور بھی پیا پیر نہ جان تو کہ پیر پیر پیر</p>
<p>۱۱۸ عضو بیکار ہو گشت گشتی طاقت میری لوٹا لی ناما کی امت فصاحت میری</p>	<p>۱۱۹ لوگ جو اگو سین پانی سے ترسائے ہیں حیف شخص سو ہم تشدد مانع تھے ہیں</p>	<p>۱۲۰ خون ناحق کے غریبوں کا سزا دے گے آج بے بس ہوئیں اوس دزدگان جاوے گے</p>
<p>۱۲۱ منو نیستے جانتے سہو دشتے نیکو سیرج دھستے دھستے دل تو کہ با قضا اور بھی پیا پیر نہ جان تو کہ پیر پیر پیر</p>	<p>۱۲۲ منو نیستے جانتے سہو دشتے نیکو سیرج دھستے دھستے دل تو کہ با قضا اور بھی پیا پیر نہ جان تو کہ پیر پیر پیر</p>	<p>۱۲۳ منو نیستے جانتے سہو دشتے نیکو سیرج دھستے دھستے دل تو کہ با قضا اور بھی پیا پیر نہ جان تو کہ پیر پیر پیر</p>
<p>۱۲۴ پیار سو گود میں زخمی کو گسی لیتے تھے خون جھری مخہ پہ مخہ اپنا کبھی کھدی تھے</p>	<p>۱۲۵ وہ تو بھڑکے گا جو کہ شہ زبانی ہوگی کچھ تو سکین تھے اویس شانی ہوگی</p>	<p>۱۲۶ ایسا ترپا علی اکبر سنبھالا نہ گس شہ سے الفت کے سبب تیر نکلا نہ گس</p>
<p>۱۲۷ منو نیستے جانتے سہو دشتے نیکو سیرج دھستے دھستے دل تو کہ با قضا اور بھی پیا پیر نہ جان تو کہ پیر پیر پیر</p>	<p>۱۲۸ منو نیستے جانتے سہو دشتے نیکو سیرج دھستے دھستے دل تو کہ با قضا اور بھی پیا پیر نہ جان تو کہ پیر پیر پیر</p>	<p>۱۲۹ منو نیستے جانتے سہو دشتے نیکو سیرج دھستے دھستے دل تو کہ با قضا اور بھی پیا پیر نہ جان تو کہ پیر پیر پیر</p>
<p>۱۳۰ قدر کچھ امت احمد نے نہ جانی تیری ہاں یہ حق تر با ہے جوانی تیری</p>	<p>۱۳۱ شاہ چلائے نہ رحم سچا جوانی پہ کیا کیا سم نزع میں ظلم مری جانی پہ کیا</p>	<p>۱۳۲ شاہ چلائے تھے بے آسن سو ہم بیٹا باپ جیتا رہا تم ہو گئے عیدم بیٹا</p>

<p>۱۱۷          کبھی کبھی میں نے اپنے          دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>	<p>۱۱۸          کیا نہ اس کے پر دیے نکل کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو</p>	<p>۱۱۹          بال کھو دیو یو بلوین کہ ہر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی</p>
<p>۱۲۰          کبھی کبھی میں نے اپنے          دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>	<p>۱۲۱          کیا نہ اس کے پر دیے نکل کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو</p>	<p>۱۲۲          بال کھو دیو یو بلوین کہ ہر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی</p>
<p>۱۲۳          کبھی کبھی میں نے اپنے          دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>	<p>۱۲۴          کیا نہ اس کے پر دیے نکل کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو</p>	<p>۱۲۵          بال کھو دیو یو بلوین کہ ہر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی</p>
<p>۱۲۶          کبھی کبھی میں نے اپنے          دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے          اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>	<p>۱۲۷          کیا نہ اس کے پر دیے نکل کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو          ہنسے ملے بن بیان خمیر جا کر رو</p>	<p>۱۲۸          بال کھو دیو یو بلوین کہ ہر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو مر جاؤ گی</p>

سلام  
 حسین یون ہوا سب جی دکن جی  
 کر بیسے لیل نانا دو چین سے جدا  
 بنائیں پانی کے گھر کے کھیل  
 ملنے سے جدا لیل کے کھیل  
 غصے سے غصے سے لڑ لیل کے کھیل  
 چھٹی چھٹی لیل کے کھیل  
 گلے میں رکھ لیل کے کھیل  
 پتہ کیا کہین جلد کہیں سے جدا  
 دین میں پھر کے سفر سے نہ جیتے جاتے  
 عجیب گھڑی تھی کہ اکبر ہو جی جدا  
 جہان سے اٹھے حشر کچھ نیا نام  
 جہان کو لیلی و لکھا ہو دین جدا  
 گھر سے ہوا اللہ کے نیر و نور  
 نہ قباب بناد ویر کر کے جدا

گھر کی گھر میں گھر میں گھر میں  
 کینہہ سوئی لیل کے کھیل  
 حرم میں سوئی لیل کے کھیل  
 کہ باز سو باز سے لیل کے کھیل  
 شہید ظلم میں دو لیل کے کھیل  
 غم حاکم میں لیل کے کھیل  
 نکال لیل کے کھیل  
 گلے سے لیل کے کھیل  
 حشر ظلم میں لیل کے کھیل  
 حسین یون ہوا سب جی دکن جی  
 سپاہ نام سے لیل کے کھیل  
 وہ آقا بنشان ہو لیل کے کھیل  
 کینہہ سوئی لیل کے کھیل  
 گھر کی گھر میں گھر میں گھر میں

مٹا کر کے لیل کے کھیل  
 رسول حق کے لیل کے کھیل  
 کہ نہ لیل کے کھیل  
 زمین پر کے کھیل  
 نظر آجی بھائی کے لیل کے کھیل  
 گڑی کر کے لیل کے کھیل  
 گلے کا حال ہے جب ہو لیل کے کھیل  
 فنا قبر کا لیل کے کھیل  
 ہے یہ لیل کے کھیل  
 رباعی  
 اکبر کو دیکھا لیل کے کھیل  
 بے سود انیس لیل کے کھیل  
 بار دیکھے اسے ستر لیل کے کھیل  
 دیکھا تو فقط خاک لیل کے کھیل  
 نام نہ

<p>۱۰ جنت جبرائیل سے جبرائیل روشنی سے جبرائیل روشنی سے جبرائیل روشنی سے جبرائیل</p>	<p>۱۱ سب سے پہلے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل</p>	<p>۱۲ سب سے پہلے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل</p>
<p>۱۳ دل داغ ہو گیا دل جان و رسول کا گھر پر چرخ ہو گیا سبط رسول کا</p>	<p>۱۴ خارون کی پوچھنے کی گلی سے پوچھو حدہ چین کے لئے کا بلبل کی پوچھو</p>	<p>۱۵ اس عمر میں جہان میں گزرنے کے دن تھے کتاب خود شباب کے دیکھنے کے دن تھے</p>
<p>۱۶ جیسا کہ گویا گویا گویا جیسا کہ گویا گویا گویا جیسا کہ گویا گویا گویا جیسا کہ گویا گویا گویا</p>	<p>۱۷ جیسا کہ گویا گویا گویا جیسا کہ گویا گویا گویا جیسا کہ گویا گویا گویا جیسا کہ گویا گویا گویا</p>	<p>۱۸ جیسا کہ گویا گویا گویا جیسا کہ گویا گویا گویا جیسا کہ گویا گویا گویا جیسا کہ گویا گویا گویا</p>
<p>۱۹ ابو ابی الکریم توم بھر نکل پر آنسو تھیں تو نہ کسی کی پر</p>	<p>۲۰ برباد اس طرح کوئی آباد گھر نہ ہو کیا زندگی کا لطف جیسا یا پھر نہ ہو</p>	<p>۲۱ برس تھوڑے کے ساتھ کسی کو نہ ملے جہدم طلب ہو تو اکیلے چلے گئے</p>
<p>۲۲ پر ہی آئے تھے اولاد الامان دل اور زخم خیز اولاد الامان وہ اضطراب اولاد الامان وہ اضطراب اولاد الامان</p>	<p>۲۳ پر ہی آئے تھے اولاد الامان دل اور زخم خیز اولاد الامان وہ اضطراب اولاد الامان وہ اضطراب اولاد الامان</p>	<p>۲۴ پر ہی آئے تھے اولاد الامان دل اور زخم خیز اولاد الامان وہ اضطراب اولاد الامان وہ اضطراب اولاد الامان</p>
<p>۲۵ بیٹا نہ تو زلیت کا پھر کیا زار جب گھر گر گیا تو زما نہیں کیا ربا</p>	<p>۲۶ وہ زلف رخ وہ باریکی باریکی وہ دن کمان ہیں اور وہ راتیں گدگد</p>	<p>۲۷ یہ درد تھا کمان کے دل کے لئے یہ حال تھا کہ روزیہ نہ دشمن بھی دے تھے</p>

<p>۱۰۰ پیارے تھو حسین علیہ السلام کے لائی جسم اس میں باقر خاتم کے مقدار ہے تھے پاؤں نشہ کا کام کے دو شہر خازین عالم خاتم کے</p>	<p>۱۰۱ بیکس کو اس سے پسر کا نہ بھائی کا زینب نے بی بی کے لپا چا اعلیٰ نیستی جانے میں سب پر چلی خاں پر سر زینب سے زینب کا ولی</p>	<p>۱۰۲ وہاں سے زینب نے چلے پتھین خاق کی یاد میں چلے پتھین لب پر رضا کا خن چلے پتھین جہاں کا خاں چلے چلے پتھین</p>
<p>فراتے تھے بن علی اگر گذر گئے ہم ایسے سخت جان تھے کہ ایک نہ گئے</p>	<p>بیکس کو اس سے پسر کا نہ بھائی کا اتاقی تو دقت ہے مثل کشائی کا</p>	<p>ہر بار پوچھتے تھے سب آہ سرد کا شکوہ کیا علی سے نہ پہلو کے درد کا</p>
<p>۱۰۳ سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن</p>	<p>۱۰۴ سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن</p>	<p>۱۰۵ سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن</p>
<p>سرخا حسین بیکس تنہا کی گود میں بیٹے کی جان بخی ہو یا باکی گود میں</p>	<p>پانی پہ جنگ آگ لگی ہے یہ دہرین حصہ لپر کا کیا نہیں پاؤں گے ہرین</p>	<p>روئین دن ترپے میں راتیں گدگدیں بستر خاجس جگہ ادسی چرین مرگدیں</p>
<p>۱۰۶ سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن</p>	<p>۱۰۷ سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن</p>	<p>۱۰۸ سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن سخت کمر کا بنو کو تو بن</p>
<p>محبوب ہم میں قاسم ہے پر کا ہر سے شرمندگی ہو علی اگر کسی ہر سے</p>	<p>بھر کیا کسی سے کام ہو سب جہا ہوں بھائی کو اپنے لیے میں جنگل میں جہا ہوں</p>	<p>ہم کیا ہیں چیز ماخوذ بندہ یا گلابند جب میان گردن مشکلا بند</p>



[illegible]

<p>۱۱۱ چرخ و شام سحر جاری نہا ہوا سحر قاتل نہ ہوا گویا نہا ہوا یاد تھا سحر کے جھین سنا آہ آہ نہا تھا گویا نہا نہا نہا نہا</p>	<p>۱۱۲ جانی دے دیکھو آواز ادا منکر کے رکنوں میں چاہی ہو کر پہلے پہل کج کج نہا نہا سور سدا کی چاہی ہو کر کج</p>	<p>۱۱۳ بیکے بار بار کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج فیضہ زعفران کا کج کج کج کج خفت کج کج کج کج کج کج کج</p>
<p>۱۱۴ کیا ہو گا لاکھ روٹیکے پا خاک ادا تا آخر پھر نیک نہ وہ دوست آئیکے</p>	<p>۱۱۵ راحت کے دن گزر گئے کج فعل اور ہے اب یوں بسر کرو پتھوں کا طور ہے</p>	<p>۱۱۶ لب پر گھڑی گھڑی علی اکبر کا نام ہے چلیے ذرا کام ادا دیکھا نام ہے</p>
<p>۱۱۷ بی بی بیان سرائے میں تیرے پیر پیر کی نہیں ایک کو نہ</p>	<p>۱۱۸ نخسے سر نہا نہا نہا نہا نہا نہا نہا نہا نہا نہا نہا نہا</p>	<p>۱۱۹ کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج</p>
<p>۱۲۰ قروینے بھی مدد کو نکلا وہ گھر گیا لشکر بنی اسد کا قریب لے پھر گیا</p>	<p>۱۲۱ جانی نہ پوچھو کچھ یہ مصیبت عظیم ہے مر جائے جیسا باپ وہ بچہ یتیم ہے</p>	<p>۱۲۲ داری گوی نہ قبر میں امان کو کاڑکے جنگل بادیاری بستی اوجاڑکے</p>
<p>۱۲۳ کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج</p>	<p>۱۲۴ کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج</p>	<p>۱۲۵ کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج</p>
<p>۱۲۶ بھسا بھی کوئی بکس ڈیر پر نہ ہو مر کر نہ دفن ہوں تو کسی کو خبر نہ ہو</p>	<p>۱۲۷ لو اوداع جاتے ہیں ابد قلع گاہ میں سو پناہ میں خدا و نبی کی پناہ میں</p>	<p>۱۲۸ سیح ہر فلک کو تلواروں کو دکھا دیں صاحب موطا ہم آخری خفت کو لکھ دیں</p>

<p>۱۲۱          حسین کی بیٹی زہرا          کی عرض سب کا دل چاہی          تنہا حضور نے یمن بازو سے          صاحب کمان پر نئون الادب</p>	<p>۱۲۲          بنو ہاشم کی بیٹی زہرا          کی عرض سب کا دل چاہی          تنہا حضور نے یمن بازو سے          صاحب کمان پر نئون الادب</p>	<p>۱۲۳          حسین کی بیٹی زہرا          کی عرض سب کا دل چاہی          تنہا حضور نے یمن بازو سے          صاحب کمان پر نئون الادب</p>
<p>۱۲۴          ایسے یمن جو دھین جہاں وہ باپ          اپنے مراد کو لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۲۵          آئے تو چپ کے آئے گئے گئے گئے          باتیں نہ سہا کی ہوئیں نہ کھگے ہوئے</p>	<p>۱۲۶          زہرا نہ ہو گا دل مرا کوڑھی جاوے          اب تو کوئی گھڑی میں بہن بھی نہ پادے</p>
<p>۱۲۷          اجماع فاطمہ مراد کیا گیا          رانی زہرا کی سہارا گیا          وہ تین بیٹی سب کا سہارا گیا          سید بنو ہاشم کی سہارا گیا</p>	<p>۱۲۸          گزشتہ خاتونین کو بھلا گیا          انکی خطا نہیں تھی نہ تصدیق          رانی ہونے کی خاطر نہ سہارا گیا          سید بنو ہاشم کی سہارا گیا</p>	<p>۱۲۹          جلاؤں میں ہم کی کیا جگہ گیا          دید جو اپنے لال کو نہ چھو گیا          مسکنہ کو نہ چھو گیا نہ سہارا گیا          سید بنو ہاشم کی سہارا گیا</p>
<p>۱۳۰          مری ہوں اپنی مریسی تد کو دیکھ لوں          اک بار پھر شہید محمد کو دیکھ لوں</p>	<p>۱۳۱          تکلیف گر چہ ہو گی شہر مشرقین کو          لے آئے مناکے مرے نور عین کو</p>	<p>۱۳۲          خیرے حلق شاہ کے گئے کا طور ہے          بستی اوجڑے تخت او جڑے کا طور ہے</p>
<p>۱۳۳          دہ کو آ کر اچھا سا کھانا بنا          بیویں کھانے کی باتیں بنا          جگہ تو نہیں ہوئی نہ کھانا بنا          بیویں کھانے کی باتیں بنا</p>	<p>۱۳۴          باقی بیٹے کے لئے شاہ جو ہے          یارب جہاں کو جان جو ہے          باقی بیٹے کے لئے شاہ جو ہے          یارب جہاں کو جان جو ہے</p>	<p>۱۳۵          دین کو بھلا کر بھلا کر          دین کو بھلا کر بھلا کر          دین کو بھلا کر بھلا کر          دین کو بھلا کر بھلا کر</p>
<p>۱۳۶          تڑپے گا دل تو لیکے اجازت حضور          میں دیکھ لوں گی در پہ گھڑی ہو کے دور</p>	<p>۱۳۷          ہر دکھ میں صبر کرنے ہیں جو حق نشان ہیں          جسے تعین نہ تھا وہ اباد کے پاس ہیں</p>	<p>۱۳۸          کچھ حق میں اس کبیر کے فدا کا بیٹے          صاحب کسی جگہ بھی بھلا کے جا بیٹے</p>

<p>۱۲۳ مین و مہر کی نیکوئی نے تنہا ہوا شکر و سحر کی نیکوئی نے تنہا ہوا بائیں سے چپے کا کوا و قلیہ کا نام شریف و یوسف کی نیکوئی نے تنہا ہوا</p>	<p>۱۲۴ یہ کچھ شکر و سحر کی نیکوئی ہے سید انان کی نیکوئی نے تنہا ہوا مکہ و مدینہ کی نیکوئی نے تنہا ہوا سرخ و صبر کی نیکوئی نے تنہا ہوا</p>	<p>۱۲۵ یہ کچھ شکر و سحر کی نیکوئی ہے سید انان کی نیکوئی نے تنہا ہوا مکہ و مدینہ کی نیکوئی نے تنہا ہوا سرخ و صبر کی نیکوئی نے تنہا ہوا</p>
<p>بندی چلی ہر شام کو آل رسول کی دیکھو یہی ہو ہے علی و بتول کی</p>	<p>چو تھا فلک مینا سر جلو خانہ نیلیا نور شہد شمع حسن کا پروانہ نیلیا</p>	<p>جلو و دکھا ہی تھی ضیا ہاتھ پاؤں کی اک چاندنی بھی ہوئی تھی ہتھ پاؤں کی</p>
<p>۱۲۶ زینب زلف و جامہ کی نیکوئی ہے زینب کی نیکوئی نے تنہا ہوا زینب کو دیکھو نہ چاہی نہ دوزخ صاحب خاں کو ساغر و عابد کی نیکوئی ہے</p>	<p>۱۲۷ ملکہ و سرور کی نیکوئی ہے اس غل و غل کی نیکوئی ہے لاؤن و سرور کی نیکوئی ہے عنی بھی ہو تو کچھ کی نیکوئی ہے</p>	<p>۱۲۸ علی و فلک و زلف و جامہ کی نیکوئی ہے زینب کی نیکوئی نے تنہا ہوا زینب کو دیکھو نہ چاہی نہ دوزخ صاحب خاں کو ساغر و عابد کی نیکوئی ہے</p>
<p>نور و نور کا وارث و والی الہ ہے دیکھو ڈگے نہ پاؤں کہ مشکل کی راہ ہے</p>	<p>پھر تھا سرور و حیرت سلیمان جناب کے سایہ تھا ایک چرخ مین و آفتاب کے</p>	<p>نقش اس قدم کے چاند سے روشن و چاند مجرے آفتاب تو لکے سپند ہیں</p>
<p>۱۲۹ والد و اولاد کی نیکوئی ہے لیکن نہ خال و نہ کے نہ چلا کر دیکھو داف و سحر و سحر کی نیکوئی ہے قدیر رسول کی نیکوئی ہے</p>	<p>۱۳۰ نقش کی نیکوئی ہے نہ خال و نہ کے نہ چلا کر دیکھو تابان کی نیکوئی ہے نہ خال و نہ کے نہ چلا کر دیکھو سحر و سحر کی نیکوئی ہے قدیر رسول کی نیکوئی ہے</p>	<p>۱۳۱ نقش کی نیکوئی ہے نہ خال و نہ کے نہ چلا کر دیکھو تابان کی نیکوئی ہے نہ خال و نہ کے نہ چلا کر دیکھو سحر و سحر کی نیکوئی ہے قدیر رسول کی نیکوئی ہے</p>
<p>لئے مین و مہر کی نیکوئی ہے رونا بشر کو خوف الہی مین چاہیے</p>	<p>یارب نہ خلق سے امن و ان کی ہے جب تک مین ہے یا نام زمان ہے</p>	<p>باہم طور کہتے تھے کپک درسی آئیے گھوٹے چراغ پاتھے کہ بیک کپی ہے</p>

<p>۲۴۷ چنگ زنی بلال پکرتی تھی ہر کاب معلقہ خانہ و کھو یا جلہ و کاب</p>	<p>۲۴۸ چار دن ہونے پر بچل غل غل کھیلین سکا شہر میں بال</p>	<p>۲۴۹ لوب سوار تلخے نہ اسکا بار تھامی کاب کون نہ یاد و رنگار</p>
<p>۲۵۰ فرارک تھے کہ کوسے ہو تھاقاب پر زمین پر تھا ابرو پوش کہ ابراقاب پر</p>	<p>۲۵۱ رستہ میں یاد گیند غلی رواق کے دلدل کی تیریاں میں طالع بران کے</p>	<p>۲۵۲ سب دہر میں ابن علی سے جلد ہو جو تیری گرد ہتے تھے وہ دوست کیا ہو</p>
<p>۲۵۳ خوشحال بن جواہر کاب زردن زونے میں شاعر متمنا کاب سوار دست شاعر گردن میں ہاتھ بائیں میں پو</p>	<p>۲۵۴ سینہ کا دنگ کھنٹ جوبند گردن میں کشتن غل غل جاذر بردار بعد تو کہیں نہ جلی جی جگہ میں کہیں نہ</p>	<p>۲۵۵ سب دست بنال تھو روڈن کے خوشحال بن جواہر کاب خجند کے پانچ لال تھے روڈن کے ساتھ اٹھ خرو سال تھے روڈن کے</p>
<p>۲۵۶ مازان ہو خور کاب کی بالہ کو دیکھ کر بل کر رہا ہے خاک پر سائے کو دیکھ کر</p>	<p>۲۵۷ سرعت ہی ابر کی تو طاقت ہو اکی ہے اتنے مہر فرس میں یہ قدر خدا کی ہے</p>	<p>۲۵۸ جبت ذکر خیر یاس میں مرنے کے ہوئے سب میری دست میری عرض انکو روئے</p>
<p>۲۵۹ تیراں اوتار دھنیم نکا کے بامال کے شہر کو پانچ سال کے شاہی کی کو چھوڑ دے سولہ کے حاجے تو کینھل چھوڑے جانے کے</p>	<p>۲۶۰ دونوں کو تیراں جو ہم تیراں سوچن تو ایل تیراں بان تیراں جو کو پانچ سال کے تیراں جو صاحب لاسیف و لاف</p>	<p>۲۶۱ تیراں ایک رستہ تھی شخص کا اگر دھنیم اوتار دھنیم تیراں اکیس تیراں جو کو پانچ سال کے سب میری دست میری عرض انکو روئے</p>
<p>۲۶۲ رگھو قدم تو رنگ میلا ہو بھو لکا پیلا فرس ہو راکب و دش سول کا</p>	<p>۲۶۳ افسوس ہل شام کو کچھ پیش دس نہیں ہو قاصدین سا نہیں مجا فرس نہیں</p>	<p>۲۶۴ اس گرم جتنے گھرم دہ سب چرائیں میری تو اک کچھ پہ اٹھارہ دلاخ ہیں</p>

نہ جواہر کاب کے جوبند کے جوبند کے

<p>۱۲۵ جاری سبیلین کے پانی کے بھڑکے جاری سبیلین کے پانی کے بھڑکے جاری سبیلین کے پانی کے بھڑکے جاری سبیلین کے پانی کے بھڑکے</p>	<p>۱۲۶ بازو کو تھامو ہاتھ میں حضرت کے ہاتھ بازو کو تھامو ہاتھ میں حضرت کے ہاتھ بازو کو تھامو ہاتھ میں حضرت کے ہاتھ بازو کو تھامو ہاتھ میں حضرت کے ہاتھ</p>	<p>۱۲۷ نیکو ساری نیند میں جلی نیکو ساری نیند میں جلی نیکو ساری نیند میں جلی نیکو ساری نیند میں جلی</p>
<p>بھولہ نشانی کو شمشاد کا کام کی بھولہ نشانی کو شمشاد کا کام کی بھولہ نشانی کو شمشاد کا کام کی بھولہ نشانی کو شمشاد کا کام کی</p>	<p>بازو کو تھامو ہاتھ میں حضرت کے ہاتھ بازو کو تھامو ہاتھ میں حضرت کے ہاتھ بازو کو تھامو ہاتھ میں حضرت کے ہاتھ بازو کو تھامو ہاتھ میں حضرت کے ہاتھ</p>	<p>طبقة تمام نور ساری سے عوش تھا طبقة تمام نور ساری سے عوش تھا طبقة تمام نور ساری سے عوش تھا طبقة تمام نور ساری سے عوش تھا</p>
<p>۱۲۸ پیش خدا طیل جو ان سب کا تیا پیش خدا طیل جو ان سب کا تیا پیش خدا طیل جو ان سب کا تیا پیش خدا طیل جو ان سب کا تیا</p>	<p>۱۲۹ فراہم در حاکمین جو تیا تیا فراہم در حاکمین جو تیا تیا فراہم در حاکمین جو تیا تیا فراہم در حاکمین جو تیا تیا</p>	<p>۱۳۰ درد سے آفتاب کی خود نشانی درد سے آفتاب کی خود نشانی درد سے آفتاب کی خود نشانی درد سے آفتاب کی خود نشانی</p>
<p>۱۳۱ شانہ بتوں کو یمن کرتی نہ عمر بھر شانہ بتوں کو یمن کرتی نہ عمر بھر شانہ بتوں کو یمن کرتی نہ عمر بھر شانہ بتوں کو یمن کرتی نہ عمر بھر</p>	<p>حسن رسول شان علی کا طور تھا حسن رسول شان علی کا طور تھا حسن رسول شان علی کا طور تھا حسن رسول شان علی کا طور تھا</p>	<p>غل تھا نہ دور دور چلو نہ ہم چلو غل تھا نہ دور دور چلو نہ ہم چلو غل تھا نہ دور دور چلو نہ ہم چلو غل تھا نہ دور دور چلو نہ ہم چلو</p>
<p>۱۳۲ بیکے دو جناح تو رونا تھا زار زار بیکے دو جناح تو رونا تھا زار زار بیکے دو جناح تو رونا تھا زار زار بیکے دو جناح تو رونا تھا زار زار</p>	<p>۱۳۳ پروہ تھا چھکی ہوئی آئی وہ کابا پروہ تھا چھکی ہوئی آئی وہ کابا پروہ تھا چھکی ہوئی آئی وہ کابا پروہ تھا چھکی ہوئی آئی وہ کابا</p>	<p>۱۳۴ وہ شانہ بیکوہ نہ نکوت خابا وہ شانہ بیکوہ نہ نکوت خابا وہ شانہ بیکوہ نہ نکوت خابا وہ شانہ بیکوہ نہ نکوت خابا</p>
<p>۱۳۵ یہان کے ساتھ جاؤ امام غیور کے یہان کے ساتھ جاؤ امام غیور کے یہان کے ساتھ جاؤ امام غیور کے یہان کے ساتھ جاؤ امام غیور کے</p>	<p>۱۳۶ جسکایہ ذکر عقادہ نہ اسی نئی کی نئی جسکایہ ذکر عقادہ نہ اسی نئی کی نئی جسکایہ ذکر عقادہ نہ اسی نئی کی نئی جسکایہ ذکر عقادہ نہ اسی نئی کی نئی</p>	<p>۱۳۷ برین بنی کا جامہ عنبر شامہ ہے برین بنی کا جامہ عنبر شامہ ہے برین بنی کا جامہ عنبر شامہ ہے برین بنی کا جامہ عنبر شامہ ہے</p>

<p>۷۷۷ غل غلوں کو تیرا لاکھ لاکھ بان پرین و شوق طویر غلی کو دیکھو پڑھ کر درد و صورت مولا کو دیکھو بالا دی رحل مصحف نہرا کو دیکھو</p>	<p>۷۷۷ ہونچا جو بس کوہ و شوالہ کال کا پچھل رزق لگے عوصال ٹوٹے جو ہو پچھ تو کیا رہی بھال جگا کر آتش میر الیچہ جلال</p>	<p>۷۷۷ دن کی بج بوجھن اور سہوگان نکھٹا نشان خلالت نشان ہے سکنا بین گزرا ام زمان ہے جج ہے کہ قطب اکوہ دین کما ہے</p>
<p>پایا کسی بشر نے نہ پایا ہے خلق میں قرآن انھیں کیواسطے آیا ہے خلق میں</p>	<p>دیکھا جو عجب قبلہ عالم مقام کو علموں نے جھک کے باخبر ترا سلام</p>	<p>سربھی کئے اگر تو نہ پچھے قدم میں کعبہ کہیں تھا ہے تو شاہ ام میں</p>
<p>۷۷۷ عین عین گزرا سار کوئی لکھ پیان جلوس میں ملن زلے لکھ جبریل میں خجائ کا دفر ہے لکھ جھوٹے میں جہنم گل لکھ</p>	<p>۷۷۷ پڑھ کر دلفریب دیاد برنگہ دین تر و ذیل سعاد ہے برباہ آواز دی غلے کے کہ اوجات پناہ تا پاؤں ہے تارہ اقبال غور جاہ</p>	<p>۷۷۷ تو گنج بزم روضان کو دیا دین نور ہے کہ میں میں شبت دنیا دین روشن جاوے نور سے تارا دین دنیا میں ہم میں لوح سرور جا دین</p>
<p>لپٹے ہیں پھول دادی عنبر مرث میں دولہ رات لیکے چلا ہے بہشت میں</p>	<p>زبرہ عدد کا آب کلیہ لہو رہے ہر معرکہ میں تیغ علی سرخ زور رہے</p>	<p>بجدری ہو تو لگو کرتے تھے ساکن کشت ہنسے تھیں تیا دے رست بہشت کے</p>
<p>۷۷۷ وہ درد و فزودہ زلف کو چھوچ گو کیا نصف شب میں نولان جو آقا ابو کی ذائقہ سے زہر عذاب ہر تھیں وہ جن ترش و دھچکا</p>	<p>۷۷۷ نیز زمین پر لپے گا راجہ بیک باجا دم کے گا زمین کے کما سر شاہ قیامت کی زمین پر گزرا فلک سین باخنیہ کے لڑنے کے سہا</p>	<p>۷۷۷ غالی سیا علی تون جا کا کھر غری کمان میں لات و سیل جی بن کھر غل غالی میں دوش محمد جلور کھر مصحف پڑھنا جی ہر داؤد نور کھر</p>
<p>بتلی کا سب سب پر ایمان خدائی میں بیٹھا ہر شیر پنجو کو لیکے ترائی میں</p>	<p>غل غلا اولہ چلی میں حسین استین کو یا بوتراب آکے پکا لوز میں کو</p>	<p>سب سے بنی کا رتبہ اعلیٰ ہو دیکھو لو شیر خدا کی شان دو بالا ہے دیکھو</p>



<p>۱۱۱ زار گرد و تپہ خار کو سوار غمی نیک ملبی تھا کہ پرستش میں نہ تھا اسلام کے چین میں بھی یہ بار غمی غرض کہ چین میں یہ سیدن کیا غمی</p>	<p>۱۱۲ مٹھوں بھشت باغ والا سچ بولتا مٹھوں کے دروازے پر رسول ہیں مٹھوں کے دروازے پر رسول ہیں مٹھوں کے دروازے پر رسول ہیں</p>	<p>۱۱۳ وہ نہ جانتے تھے کہ میں جا رہی تھی وہ نہ جانتے تھے کہ میں جا رہی تھی وہ نہ جانتے تھے کہ میں جا رہی تھی وہ نہ جانتے تھے کہ میں جا رہی تھی</p>
<p>چراغ تھا کو فسق و فجور گناہ کا ڈ یہ نور کب تھا شہد ان لالہ کا یہ نور کب تھا شہد ان لالہ کا یہ نور کب تھا شہد ان لالہ کا</p>	<p>پھر کیا ادا زکوۃ بھی گرج سمیت کی شرط قبولیت دلا اہلبیت کی شرط قبولیت دلا اہلبیت کی شرط قبولیت دلا اہلبیت کی</p>	<p>سیراب لڑکے بغیر ہون لوار پ فرین اولاد فاطمہ نہ ہے جب نوری اولاد فاطمہ نہ ہے جب نوری اولاد فاطمہ نہ ہے جب نوری</p>
<p>۱۱۴ کے تین تین سے اذان کی شہادہ دیکھا جنت ممدی میں جنت ہے جد بیکر ازل سے ہیں کہ ممدی سب سے پہلے تھا جنت ممدی</p>	<p>۱۱۵ غنت جہان میں سب کو بار دلا دوی کھا کر جنت شہادہ لافانے دی کھا کر جنت شہادہ لافانے دی کھا کر جنت شہادہ لافانے دی</p>	<p>۱۱۶ کے تین تین سے اذان کی شہادہ دیکھا جنت ممدی میں جنت ہے جد بیکر ازل سے ہیں کہ ممدی سب سے پہلے تھا جنت ممدی</p>
<p>تھوگ جس طریق سے پھر تو ہوش پر ہم یوں ہلک جھپکنے میں جاتے ہیں موش ہم یوں ہلک جھپکنے میں جاتے ہیں موش ہم یوں ہلک جھپکنے میں جاتے ہیں موش</p>	<p>۱۱۷ رہے پندر سب خدا کے دلی کاہے بھد کین ایسے کہ وہ مولد علی کاہے بھد کین ایسے کہ وہ مولد علی کاہے بھد کین ایسے کہ وہ مولد علی کاہے</p>	<p>۱۱۸ امت بنی کی آہ یہ سفاک ہو گئی بس آج آبروی فلک خاک ہو گئی بس آج آبروی فلک خاک ہو گئی بس آج آبروی فلک خاک ہو گئی</p>
<p>۱۱۹ کے تین تین سے اذان کی شہادہ دیکھا جنت ممدی میں جنت ہے جد بیکر ازل سے ہیں کہ ممدی سب سے پہلے تھا جنت ممدی</p>	<p>۱۲۰ کے تین تین سے اذان کی شہادہ دیکھا جنت ممدی میں جنت ہے جد بیکر ازل سے ہیں کہ ممدی سب سے پہلے تھا جنت ممدی</p>	<p>۱۲۱ کے تین تین سے اذان کی شہادہ دیکھا جنت ممدی میں جنت ہے جد بیکر ازل سے ہیں کہ ممدی سب سے پہلے تھا جنت ممدی</p>
<p>شاگردی علی سے سزاوار جب ہوئے جبریل تب مقرب درگاہ رب ہوئے جبریل تب مقرب درگاہ رب ہوئے جبریل تب مقرب درگاہ رب ہوئے</p>	<p>سید یہ ظلم کو منی یہ رسم در راہ ہے کیا میہمان کو پانیکا دینا گناہ ہے کیا میہمان کو پانیکا دینا گناہ ہے کیا میہمان کو پانیکا دینا گناہ ہے</p>	<p>۱۲۲ کے تین تین سے اذان کی شہادہ دیکھا جنت ممدی میں جنت ہے جد بیکر ازل سے ہیں کہ ممدی سب سے پہلے تھا جنت ممدی</p>

<p>۹۱ شکریان شاہ نصیب جوئے سحر کج کستون لبی بھیر چو کہ سنجہ کی بجائے اکثر صفوں میں شوریدہ ٹھاکہ ہو گیا سیون ہم رسول حق کے راستے کو</p>	<p>۹۲ تینچ دوسرے کو دیکھ کر حریف کیا کبائیں کس طرح مخفی نہ ہوئے آدھ ب کی طرح جو بھرتی ہو گیا سب کے گھر اور گھر کے دوچار ہیں</p>	<p>۹۳ پڑھنا کر تیرے لیے اس کا تنبی کر دے تو تیرے سر کی آہ بھری ہوئی ہو سکے شمشادین بن گیا جلی گری صفوں پر غصہ کا ٹھکانہ</p>
<p>۹۴ خم کر کے گردین عمر و شمر ٹل گئے فولاد نرم ہو گیا پتھر گھل گئے</p>	<p>۹۵ دنیا سے وقت عصر گزرا ہے ہر طرح حاضر ہوں ہر طرح میں کہ مرنا ہے ہر طرح</p>	<p>۹۶ چمکی علی کی تیغ جو دشت معافین پریان چھین خیمے میں کمر کا فافین</p>
<p>۹۷ تو دل سے پہلے یہ پسوندے کہا ہاں جلد ہی حکم کی کرنی کا غایا ہوں سب صفوں میں نار شاہ کا غایا یافج میں سنو کوئی شاہ کا غایا</p>	<p>۹۸ کہ نہ ستر جان کو ہر جان بختیوں ہاں حکم کو گارو ہاں بختیوں شکل بڑے موافق آسان بختیوں بیم کی یاد لاکھ کو کیا بختیوں</p>	<p>۹۹ کھانسی سے اس طرح ہوتی تیغ دروہا طبع سواد سے بانیں جھجکا نہت کا آئینہ کا جلا اور گھٹکا محل جہاں لیلیٰ تیغ و ظفر جلا</p>
<p>۱۰۰ منظوم حسیں پہ دل ٹکڑے ہو تو ہیں ان کا ذکر کیا ہے کھوٹے بلی دتے ہیں</p>	<p>۱۰۱ اس بحر میں گھٹت پڑے ہیں اس طرح بچے ہمارے تھے لڑے ہیں اسی طرح</p>	<p>۱۰۲ تیغ کشیدہ دست شہر بدر میں ہے طو مارا ہاتھ میں ہر لفظ نہ کر میں ہے</p>
<p>۱۰۳ ہاں کہ جہاں تو تیرا دل نہیں دت خاموش ہوئے تیرے منظر اس طرح جلد میں تیرے لیے بڑے گئی جو دو گلی آدھ دھرم سے تیغ نہ بختی</p>	<p>۱۰۴ اگر اگلے ایک گریک نادر ہوں بھی تم سے ختم نہ ہوں نکلا ادھر سے ایک دھڑکی بھری بار میں بھی الامان کا غل اٹھا ہوا بار</p>	<p>۱۰۵ تین تیغ شمشادین چلی گواہ صفوں کے لیے ہو نہ چلی مہم غلاب خدای چلی جہن جہن کے لیے اور تو بن چلی</p>
<p>۱۰۶ بھاگو ہو پو پو یہ صدای سپاہ نے بابی سے منہ نکالا ہر مار سیاہ نے</p>	<p>۱۰۷ بیدین کا ساتھ دیکے حمیت کو کھو دیا تھے تو کج نام عوب کا ڈو دیا</p>	<p>۱۰۸ آواز الامان کا پھر برین پہ بھٹی بڑھ کر جو برین پھر صفت اول تیغ بھٹی</p>

<p>۱۰۰ بہارِ خوشنشانِ خیر و برکت اور اودھ سرسبز کے شان سے سجھ اور اودھ آبا گیاروں جو سر اور اودھ اور اودھ دھواں لگا ابرہہ گیا بھگت اور اودھ</p>	<p>۱۰۱ جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد سب کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد چھری جی جی جی جی جی جی جی ہر کسی کے تاج شاد و شاد و شاد</p>	<p>۱۰۲ جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد</p>
<p>بارہ بختی کر سیف میان مصافحی دیریا کی راہ حملہ اول میں صاف قحی</p>	<p>تیزی یون ہی زبان سخنور کو چاہیے پاس آبرو کا صاحب جو سر کو چاہیے</p>	<p>کھینچے ہو سر سے نیا رنگ و صنگ تھا راکب تھا نہ فرس تھا دین تھی نہ تنگ تھا</p>
<p>۱۰۳ بہارِ خوشنشانِ خیر و برکت اور اودھ سرسبز کے شان سے سجھ اور اودھ آبا گیاروں جو سر اور اودھ اور اودھ دھواں لگا ابرہہ گیا بھگت اور اودھ</p>	<p>۱۰۴ جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد سب کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد چھری جی جی جی جی جی جی جی ہر کسی کے تاج شاد و شاد و شاد</p>	<p>۱۰۵ جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد</p>
<p>پانی سے جل بجا تھا کوئی کوئی نار سے اگر قی یقین میں بھلیاں ایک ذوالفقار</p>	<p>غصے میں قتل برق قرار دے کم لیا لاکھوں میں ٹھونڈ کر اسے مارا جو دم لیا</p>	<p>قبضے میں اسے تیغ نہ دتا فریاد تھین کیون دیدیے ہاتھ کو بیگلے ہاتھ تھین</p>
<p>۱۰۶ جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد سب کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد چھری جی جی جی جی جی جی جی ہر کسی کے تاج شاد و شاد و شاد</p>	<p>۱۰۷ جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد سب کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد چھری جی جی جی جی جی جی جی ہر کسی کے تاج شاد و شاد و شاد</p>	<p>۱۰۸ جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد جس کے چنگ و تاج شاد و شاد و شاد</p>
<p>بھاگین کہ ان صفوں کو ہم آراستہ کریں ملت جو تیغ دیکھو دم آراستہ کریں</p>	<p>دم میں نہ وہ خورد نہ وہ خود سری رہی بحرم دہی رہا یہ خطا سے بری رہی</p>	<p>مرو بہ بھی غیب کی نورش بجا نیکی ابنا ریو کو آتش و فز جلا سیکی</p>



<p>۱۱۱ جہاں کو تیغ صفدر قدسی نگر گو کیا کہ بن سطور شاہ خجنگری آباد دھندلہ غصیب جہاں گری سج گرار ہے پر اصف پری</p>	<p>۱۱۲ بطل کو حق بنی نہ ستر جہاں فلک کو دے نہ شب کو ستر جہاں یون کفر دین کو تیغ دوسر جہاں گر یکلف کو رو فرست جہاں</p>	<p>۱۱۳ کفر و انقار خلق میں راجہ علی سنت حسین پر سلسلہ علی یہ نصیلت کی جان بود اللہ کا ولی دو دنیا میں جہاں دو عالم میں جہاں</p>
<p>سینی چلی کہ سیف صف کارزار پر گھوٹے گرے پیادو نیم پیدل ہوا پر</p>	<p>ہارے اڑے دم میں سپاہ شریکے قرآن ذو الفقار جہاں امیر کے</p>	<p>خزنجار دین پسر قاطع ہوا جیدر سے ابتدا ہوئی یان خاتم ہوا</p>
<p>۱۱۴ خاک اور گری جہاں جہاں دیکھا شے دما بین جہاں فرز کے لئے یہ فرس جہاں</p>	<p>۱۱۵ بشاہ کو کیا دیا قار نہی سیکون اس جہاں باز برباد ہوئی جہاں</p>	<p>۱۱۶ دین کی غفلت جہاں دین کی غفلت جہاں دین کی غفلت جہاں</p>
<p>پتلی جہاں سوار ہے پھیری یہ دہلیس اوترا براق بن کے پری ہو کے اڑ گیا</p>	<p>اس غدا غلاہ زبان بھی رکی رہی یہ کیا دوتی ہو کہ گردن جھکی رہی</p>	<p>اس دبیر کو زیر کیا دم دشام کو حکم جہاد پھرن ہوا نو امام کو</p>
<p>۱۱۷ جہاں جہاں جہاں جہاں گو کیا ہوا جہاں جہاں نظام اور جہاں جہاں</p>	<p>۱۱۸ خالص گوشتی جہاں جہاں حکیم کا آب دہو درنا ہوا ہے زگر کی طرح جہاں جہاں</p>	<p>۱۱۹ خود غرض جہاں جہاں میں زندہ جہاں جہاں کیا نہ تھا جہاں جہاں</p>
<p>ہر دم بڑھی ہیں ہی گھاٹ اسکا نام ہے اسکو صفائی کہتے ہیں کاٹ اسکا نام ہے</p>	<p>بد مغز کو کمال کی دولت خدا نے دے خالی ہو جو کہ طرف وہ کیونکر صدائے</p>	<p>اللہ کا غضب ہے نہ جانے ہو تو محسوس لو ہو کہو ذو الفقار کے مانے ہوئے تھیں</p>

<p>۱۳۱ اگر رطل غلام افواج رو سیاہ مکرتے تھے پستی پستی جھلنے کی راہ غل تھا چاہا وہ زمین تو آسمان کیا ہست رسول کی توبی کر کر کر</p>	<p>۱۳۲ میں کیا کروں غلام لہو و لعل بازد کے غم میں لڑائی کی جو دھڑک سرمہ نہ غم جو ہے نہ ن سے جلد</p>	<p>۱۳۳ بارہ تھے چار غول جاکر شکر اک صف تھیں تین چینی چینی نزدیکہ دار تھے ایک صف میں بدین چلتے تھے ایک صف پہلے کیوں نہیں</p>
<p>۱۳۴ بخت و خطا یہ کام ہے بولا تو اب کا صدقہ محمد عربی کی جناب کا</p>	<p>۱۳۵ حسرت ہے یہ کہ تیغ تھے تن پاش پاش ہو جیب فوج ہو تو پہلو اکبر میں لاش ہو</p>	<p>۱۳۶ زہر اثر پہ ہی مٹی علی اللہ تھے تھے یہ دار سب بنی کے کبھی پہ چلتے تھے</p>
<p>۱۳۷ آتش میں سنا جو بول خدا کا نام پاک و دھار پائے سن کی حجام فرمانہ گیر لگا خدا نے سے انتقام کلمہ نہیں یہ کیوں مظلوم شہر کا نام</p>	<p>۱۳۸ جاکر نہ لڑا میں سنا نہیں حجام جاکر نہ لڑا میں سنا نہیں حجام زیاتے ابغونج نہ کھجور لڑا میں ماضی سے نہیں کا کیا کوچ کا نام</p>	<p>۱۳۹ وہ لڑا وہ تھا سب کی اندھی وہ بن جھیلو نہیں نہیں تھے خوش بین رونگی چار سو تھی صلواتا تھا ان غل تھا خاصا پر سونے لاش میں</p>
<p>۱۴۰ کیا چیز ترسے بات پہ ہلوگ کرتے ہیں دیکھو اس اختیار پہ پون میر کرتے ہیں</p>	<p>۱۴۱ بھیہ ہینن زمین پہ خزانیکو گار لکے موت آئی اولہ کھڑے ہو وائلو جھار لکے</p>	<p>۱۴۲ آندھی میں خاک لڑائی مٹی گودڑی لکے آوار لڑے لڑے کائی تھی دشت سے</p>
<p>۱۴۳ آتش میں آتش و شہر و دشت تنگ و میدان و صفت و ظہر و دشت آج کل کا نام و گل و چمن و دشت کین تھا مہربان ناز و نرم و دشت</p>	<p>۱۴۴ چلے گئے جاکر تو رو سیاہ آہ آہ میں گھر کیا زہر کا ماہ آہ آہ میں لب پہ لپٹا پائی سیاہ آہ آہ میں لب پہ لپٹا پائی سیاہ آہ</p>	<p>۱۴۵ بجلی لکڑی تھی بجائی جس پہال جیدر کا نام تھی بجائی جس پہال بجلی لکڑی تھی بجائی جس پہال بجلی لکڑی تھی بجائی جس پہال</p>
<p>۱۴۶ چن دکن میں اہل بن عثمان و دین اکدین یہ سب کہ ابن علی بیعت و دین</p>	<p>۱۴۷ سب کچھ تھا اختیار پہ مجبور ہو گئے شہر میر سے تا بقدم چور ہو گئے</p>	<p>۱۴۸ بھٹکے تھے دین سے جیہ تھے فیاضی میں خل تھا لڑائے گزرا ہے قرآن زمین پر</p>

<p>۱۳۱ جس فرخا خضر تہ شہر نور آہو بچا جسک سا فریت نہ ادھر نیک تھا گیسے شہنشاہ خفا میں خوش نیک تھا گیسے بولن آئے تہذیب کا</p>	<p>۱۳۲ وہی تھی اسکا ذات تہذیب تھکے تھکے دو دن آئے تہذیب مازمہ تھکے تھکے تہذیب اسان کی سر تہذیب</p>	<p>۱۳۳ تھکے تھکے غور و غور تہذیب دیکھا تھکے تھکے تہذیب چو تھکے تھکے تہذیب سکے تھکے تھکے تہذیب</p>
<p>۱۳۴ دشمنان کو عشق خدا کے ولی کا تھا شوق وہ زیارت قبر علی کا تھا</p>	<p>۱۳۵ کیا کیا شرف تھا ہے بدلتی زمین کنج زمین زیر قدم آبلے نہیں</p>	<p>۱۳۶ سرخ لہو سے خلق کو سینہ میں باجھو نہیں سب دھڑلگو تھادھن میں</p>
<p>۱۳۷ فرخ زور بادشاہ جو جسم تہذیب ایمان انتقاد قوی بدن تہذیب طاعت تہذیب عقیدت تہذیب زراعت تہذیب تہذیب</p>	<p>۱۳۸ تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب</p>	<p>۱۳۹ تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب</p>
<p>۱۴۰ یہ آرزو کہ گور پر شرف ہے چھاؤں جان کی خاک درخشاں ہے</p>	<p>۱۴۱ باری نہ دے قدم تو ٹھہرنا فرہ ہے کتنا تھارو کے وہ کہ سخن کتنی دور ہے</p>	<p>۱۴۲ کا پنا تھکے تھکے تہذیب بھگا کہ رو رہی ہو بہن بڑھائی کو</p>
<p>۱۴۳ سرو قدم کہ وہ سفید تہذیب ہے دوڑکی کہ تہذیب تہذیب تہذیب پارچہ تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب</p>	<p>۱۴۴ تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب</p>	<p>۱۴۵ تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب</p>
<p>۱۴۶ اون جگہ زمین باد یہ پنا تہذیب کا اگر تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب</p>	<p>۱۴۷ اگر تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب پانی کے لگنے چکر تہذیب تہذیب</p>	<p>۱۴۸ نیزون سے صدر تہذیب تہذیب آئی تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب</p>



<p>۱۲۱ کتنے لگا کر کے وہ دھڑلے لگا کر ایک کھدے سے وہ شوق سے تمام دیا خدا نے خلق کے ہر شے کا تساوی ہے بل یہ تم پر تمام</p>	<p>۱۲۲ ہر ایک کو اپنا پورا دنیا میں پاس کی عورتیں علیحدہ علیحدہ مولا کو اپنے پیر پور دیا نہا ہوا کہ وہ سے تراویح پاس</p>	<p>۱۲۳ دو صاحبوں نے شوق سے پورے حسرت سے نصیب کی یاد دی اگر پہلے تو یوں تجھ کی بارگاہ پر منظور ہو کر ان بڑی کا ہر سفر</p>
<p>۱۲۴ اوستے بشر و رحیمین خوف خدا بین جلدی کھل چلو یہ ٹھہرنے کی مابین</p>	<p>۱۲۵ عوض دسویں غلام شہ و الفقار ہوں بیکسین نینو ہوں نور الیہ ہوں</p>	<p>۱۲۶ جاو لگا دو یقین میں اگر سوخت میں اسے میں تو آئی تو سوچا بہشت میں</p>
<p>۱۲۷ وہ چار گام لٹکے یہ چار نامور منظوم کی دعا میں عرب لکھا اثر واحد برکتیہ میں عربی پر کر چو رہا میں عالمیہ باز ہر</p>	<p>۱۲۸ کئی سو سال بھر کیا ہو چکی تیار کچھ کہیں تیار میں خادم کو تیار آج تک نہ بھٹے دور دروغیہ ان شایع کیلئے چلا تھا یہ</p>	<p>۱۲۹ آج اپنے کہہ دینے کیا ہو مسکرا عوض میں کئی دہائیوں کا ماسکرا اس زمین پر تو آ کر امان ہو یوں جس کے غنیمتیں دیا ہو</p>
<p>۱۳۰ تیغون میں اسے پاس چلو جو خدا کرے آسان ہوں سچلین کہ یہ بیکس دعا کرے</p>	<p>۱۳۱ غارت میں ہوئی ہر بھارت غلام کی لوٹا ہے راہ میں مجھو تو جوئے شام کی</p>	<p>۱۳۲ حیدر کے جان و دل میں شہر مشرق میں صدف میں او بھگد کے دی تو حسین میں</p>
<p>۱۳۳ باتیں کر کے بجا دے سیر لاؤ کو کہہ دیکھو کہ راجا دیکھو بافزار دعا کہ کہہ لکھا قدم آپتے میں زمین پر زمین پر</p>	<p>۱۳۴ میں وہ بیوقوف نہیں بااثر میرا علی گرام میں نہیں رہتا تیار کیا زمین میں کہہ گیا تیار کیا پورا پورا گیا</p>	<p>۱۳۵ کیا دن سب کو گاہ میں نہ تھا جس نے زانے کے دھڑلے سے جو ہو لگا دو دن اپنے بھگد سے بہر زمین قدم پر چلا گیا</p>
<p>۱۳۶ آجکھین لکھ چھائی میں اہل ظلم پر یہ سبہ رقی میں مصحف باطن کو خاک پر</p>	<p>۱۳۷ سر پر ہی کلا ہے اور اک لباس ہے پر ہوں مٹی کہ دولت دین میرا پس ہے</p>	<p>۱۳۸ دیا ہوا اور فاطمہ کا نور عین ہو دیکھوں انھیں میں صبح و سلاست میں ہو</p>

<p>۱۵۴          دین بہت اہم ہے بن اور دستار          است دعا کہ سے کہین جگو جو بنیم          رنجین میں جو اور خیرین کا کہیم          سنت آئین ہو رہی ہو پوچھیم</p>	<p>۱۵۵          ہاں تونے ہی بنگار دنگار          بکلی ایک دن خزان ایک دن ببار          ہمدرد ہم میں تری اور بنگار          نری طرح لے میں ہنسن چو کر دیا</p>	<p>۱۵۶          مولات باغیچہ کے بلاوہ لکھیا          لے آؤ دور کو کھینچے میں جگہ باب          کچھ زبان خشک ہو رہا تو باب          لے لیا کہ سر کوشتہ سمان خباب</p>
<p>نذرہ ہن کر حسین نذرہ ہن چار دم          یار یار میں کہیم کو عطا کر ہزار دم</p>	<p>شکر خدا سفر راہ نواب ہیں          اب یو کو چ میں ہمیں پادری کا ہیں</p>	<p>اب انتظار تو کہ ہے کیا جو نگا میں          سب پیاسے مگر ہے ہن پانی یو گن</p>
<p>۱۵۷          اک پیر شاہزادہ ہو مثل مصفا          شہر ہے جکی شکل و خال کا جا جا          بانگ وادوں والا ہے ہر وہ تھا          سایے میں نشیہ اور سکو گلا تھا</p>	<p>۱۵۸          کہیں کہیں کہیں جو غنڈ گز گیا          خالی ہو غنڈ سے غنڈ گز گیا          دنیا سے دور ہیں وہ گھر گیا          دنیا جو ان قتل ہوا جاتی گیا</p>	<p>۱۵۹          در کا جو تھی جودہ بکر گیا          پیدل آ رہے تو وہ جافسے گیا          باغ بھی ترانہ آقا دہ گیا          راس کو جس روئی کے اوٹو کی گیا</p>
<p>اوس شک گل سر دوزخا کی ہلا ہے          یار چین جس میں کا چھو لا بھلا ہے</p>	<p>بنتی نہیں جب آتی ہے منت بکا پور          لکڑے ہو کر پڑے یہ مصیبت پکار</p>	<p>حاضر ہے جان و مال کہ ہر مہمان تو          بھائی ہائے گھر بھی اپنا جان تو</p>
<p>۱۶۰          پہلے آئے سافے متصل          پھیلے کے دونوں باغ کہا آگے توں          ہاں جاتی ہے ہر وہ نہ ہو جابگل          سہم بنگیا تو نیسے برادل</p>	<p>۱۶۱          تیرے بات حال کہ خون چو بہن          جگہ میں موت آتی ہے جی سو دہن          آج کا رہنے غفور ہوں          عالم جو سکی ذات کہ میں بقیو ہوں</p>	<p>۱۶۲          اب اب بھی تو ابھی سو در بھی          ہو جو اعلیٰ ہو اور سفلی بھی          غفور بھی تو ابھی سو در بھی          گریہ کام کے حاضر بھی</p>
<p>حالت کلام کی نہیں پاتا یہ ضعف ہے          چہرہ ترانہ نہیں آتا یہ ضعف ہے</p>	<p>کہنے میں بات آتی ہے یہ کچھ گلا نہیں          دن تیرے آج کہ پانی ملا نہیں</p>	<p>یکس ہوں لو کہ آج یہ عالم مقام ہوں          شرانہ تو کہ میں بھو علی کا غلام ہوں</p>

<p>۱۶۱۲</p> <p>آقا تاج محمدی آقا مہدی ہے تیرا طلب جو دیکھا تو بھی ہے جو بڑی حق نہی مولا را بھی ہے عبادت علی کے حصے میں حصہ را بھی ہے</p>	<p>۱۶۱۱</p> <p>تسلیم دوش کی توبہ بے غدارام نیکی علی جبکہ سینا دل سپار آتش برباد درد مسیبتا میں سے کام میں کہیں غریب بھی ہوئی کیا غلام</p>	<p>۱۶۱۰</p> <p>نور کا مہینا اوغین کی محبت میں سچی گیارہ تو بھوڑا بگاڑا قدیم جلو کو دکھا رہا مجھ کو مسکین ارم عربین بیکار تو ہیں کہ تنگدست</p>
<p>۱۶۱۳</p> <p>یان مال غیر کفن میں تعزین نہ چاہیے ہم پسین دوست کو کون کون نہ چاہیے</p>	<p>۱۶۱۴</p> <p>تہا ہون و متنوین خیر کے لیے ہنگام فرج گو دین سر کے لیے</p>	<p>۱۶۱۵</p> <p>پردہ اٹھنے ہوئے میں نوازد جاتی ہے گردنے دھماکی صدا بجوا آتی ہے</p>
<p>۱۶۱۶</p> <p>دیکھی جو غایت سلطان کو دربار روئیکارہ و دسائز جھکا کتے سر دلے کہا خدا کا ولی جو خوش رہا رجال میں غریب آجی جو اس قدر</p>	<p>۱۶۱۷</p> <p>شکریاں شاہ دعا ضیاء کی شایاں آنسو بکے سر پہ گیارہ بھجباں دلے کہا کہ اب ہر لب باہم جواب کیسیں کام آؤ کہ میں بھی جواب</p>	<p>۱۶۱۸</p> <p>گلبرگے بوڑا کہ بیان ماناں تھا شاہی نیلے رات بے کاغذ کو جا سچا وصال ہے گرجان دلی تو کیا ایک بجائی تو ہے خدا و حق رائے تھا</p>
<p>۱۶۱۹</p> <p>دیکھی تیا بہن یہ حجت نہ بھائی میں اتک ہن اسطر کج بھی بند خدا میں</p>	<p>۱۶۲۰</p> <p>احسان کا یہ عوض ہو کہ احسان کچھ اب سہ علی کے نام پر قربان کچھ</p>	<p>۱۶۲۱</p> <p>دامن کو آنسوؤں کی جھلکی ہو راتوں بیٹی ترخا ترخا یہ روتی ہو راتوں</p>
<p>۱۶۲۲</p> <p>خوش نہی کی صورت سے بھی لہجہ کا کچھ آٹھائے ہاتھ دھوئی میں دیر کا یہ بچائے عجب قوری علی برافرا مولائے آسمان کی طرف دیکھ کر</p>	<p>۱۶۲۳</p> <p>حضرت کی عرض کی کہ خاں کا اہتمام ہیں جی جی بہت ہی دنیا جو مقام اب بچے رفقا کہ بھون سہی کام وہ کام چاہئے کہ ہے تاج و تہن</p>	<p>۱۶۲۴</p> <p>دست کی وقت دیکھتے تھے دیکھ وعد کیا تھا تو نے کہ آئیں بے طلب ہم دلی جو انتظار میں تھا اسلم آلودہ دل اس میں نہیں بھی بزم</p>
<p>۱۶۲۵</p> <p>جسکو نہیں ڈال وہ دولت نصیب ہو بار بار سے علی کی زیارت نصیب ہو</p>	<p>۱۶۲۶</p> <p>دیندار ہوں نہ ترک فاقہ کو دکھائیں اب کے شیر حق کی زیارت کرد دکھائیں</p>	<p>۱۶۲۷</p> <p>ہجران کشیدہ درج بلا و محل میں ہے بیار ایک بیٹی مری بھی وطن میں ہے</p>

<p>علاء بہی کا رکتے پلاوہ خصال نہایت خباثت کس کما چہ سال آگاہ اس کوئی نہیں ہو چکا غیاہ پر غم میں بھی ہو چکا</p>	<p>علاء ایسا ہی کہہ دیا کہ شور و غوغا کس کا زبان کس کا کونا حسین آہی رافک سے زہر کا زور عین ٹپا علی کا سبب شہنشاہ نشین</p>	<p>علاء دین مٹی جو زیارت کی آرزو خوبی و برائی کی بنا ہینگو ایسا ہی کہہ دیا کہ غم میں ہو چکا مجاہدین کے فوج سے ہونے لگا</p>
<p>ہر شے کا علم آپ کو اس بیکسی میں ہے یہ تو صفت امام ہیں ہر یابی میں ہے</p>	<p>گھڑا طو کا لنگیا سب اس لڑائی میں بس اک ہی حسین بے ساری غم میں</p>	<p>لہجہ چم پک کو اب غم نہ کیے کوئی اب اس غلام راویا کچھ غم نہ کیے</p>
<p>علاء جہاں ہے بس خدا جگہ اپنا نام فرمایا ہے نواہن آوارہ نشہ کام بیکس غم زدہ سیر سپاہ نام عاجل رسیدہ تیر ویدہ ستنام</p>	<p>علاء کھینچی تو نے جس کے زور سے ہر جہتی ہو وہ سلطان جہر وران جوڑے بخت کو خوش بر کے پوان بنی علی بن ہر</p>	<p>علاء نہن روان الکمل ہوتی ہیں بے کچھ غم نہیں بنیہ زور سے ہوتی آرد بن کیا سکان کو راویا جہر کے سبب جان میں لے نا ہو کام</p>
<p>دو دو غم دلم دسے جسے میں آئے ہیں یہ سب خطاب میں نے بیان کئے پاؤں میں</p>	<p>زمینت ہے جو دیوہی پہ جان پٹی کوئی زہر اوسا توین کو ہی نہیں دیتی ہے</p>	<p>گیتی ہو آج درہم و برہم تو جو ہے اوسے تلم و فتر عالم تو جو ہے</p>
<p>علاء قد غمہ لوٹ کہہ دیا زور و زوال اوپر ہم افسان علی بن کیا جہر پاک جہاں کے غم سے اول ہو چکا ہے جہاں کے غم سے اول ہو چکا ہے</p>	<p>علاء اوس میں نے جس کے زور سے غش کھائے پٹے پٹے زور و زوال اٹھا کر کہہ دیا کہ زور و زوال کے کیا قیامت آئی اٹھا کر</p>	<p>علاء رو کا بت کر کہیں تہا تھا دلیر نہاں کے فوجی چھپا تھا دلیر جہاں کے شوق میں تھا دلیر ایسا زور و زوال</p>
<p>یہ تو نہیں کہا کہ شہر مشرقین ہوں مولانا سر جہاں کے کما میں حسین ہوں</p>	<p>کیا تھی خبر کہ آپ اس زمین میں ہیں میں تو یہ جانتا تھا کہ حضرت وطن میں ہیں</p>	<p>دم بھر رہا تھا عشق شہر مشرقین کے نور و ہار تھا اصدق حسین کے</p>

<p>جلد اول گستاخانہ خیمہ کہ تھا قادیان علی نہیں لکھی حسین پر دیر الہ علی نور علی راہ علی رہنا علی سرتی بن اور جہاں میں بنی علی</p>	<p>جلد اول میراٹس حسین نور علی زرار میراٹس نور علی زرار میراٹس نور علی زرار میراٹس نور علی زرار</p>	<p>جلد اول نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار</p>
<p>عالم ہون سیر گلشن دار اسلام کا دربائے غم سے پار ہی میرا غلام کا</p>	<p>جلوہ خدا کو نور کا ہی میرے سامنے مشتاق جنگا تھا اوجھیں دکھا غلام</p>	<p>خصمت جو تن کی روح سر کی بقرار ہوں ہست جوئے اجل و پھر اٹھ کر مار ہوں</p>
<p>جلد اول لوٹ لڑی جیسا پناہ بہتی چٹکری ہوئے گراؤ فغان غلام زخمی غلام ہوئے چٹکری غلام گور میں کیے دانو پہ کھا غلام</p>	<p>جلد اول بالا سر کوئی تین سون فغان غلام نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار</p>	<p>جلد اول نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار نور علی زرار</p>
<p>رو کر چارے تھے اور غش نصیب کو اگر بھائی جان چھوڑ چلے اس غریب کو</p>	<p>باجمہی دوست ار کے نور عین کا حصہ ترایہ ہے تودہ حصہ حیلین کا</p>	<p>کیا وقت بکسی پر ہلکے حضور پر اگر کسی کو لاش کو لے حضور پر</p>
<p>جلد اول اگر میرے بھائی کے غم کو الوداع اگر میرے بھائی کے غم کو الوداع اگر میرے بھائی کے غم کو الوداع اگر میرے بھائی کے غم کو الوداع</p>	<p>جلد اول خاک غم کا وسیلہ سندھ ترا نام کو غم کے بھائی کو ترا اس جنت انعمین ہو گا ترا جہاں یہ رسول خدا میں ہو گا ترا</p>	<p>جلد اول کہتے تھے آہ وہ زوار گدا کہتے تھے آہ وہ زوار گدا کہتے تھے آہ وہ زوار گدا کہتے تھے آہ وہ زوار گدا</p>
<p>بوجھ نصیب میں بول ہی جنت کو جان گھر کو دیکھ ہی تری بدگتے ہیں</p>	<p>عورین ہیں بلاتہ ظہرین خدمت کیلئے ایک کو خود میں تیری زیارت کیلئے</p>	<p>لاشہ ہوا دھکے جانہ کے حقیقہ گاہ میں پھر گھر کے حسین عہد کی سپاہ میں</p>

فصل

سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں ہیں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں ہیں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں ہیں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں ہیں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں ہیں

پر خون قباہی سید لولاک نکاح  
عربان جین بگئے پوشاک لٹکائی

گروہ کی خبر خاک اس کے ہاتھ میں  
زردی کی حقیقت کیا خاک کے ہاتھ میں

فاجیلہ کیا اور دھوپ کا نور  
کرلا بستی کی شب کو لاک کے ہاتھ میں

جسم کو آدن خاک کو غلے جھونکے آہ کے  
بات کیا ہے خاک اور لونا جو کھانے

بات کیا ہے خاک اور لونا جو کھانے  
بات کیا ہے خاک اور لونا جو کھانے

سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں

جس کی دنیا کی نابینا پس کاٹنے پڑے  
سر جھکا کر کھلے آئی چاک کے ہاتھ میں  
نہر کی دولت کو کیا خالق نے بجا ہر وقار  
بہت مصلحت ہے سلطان بھی اگر کے ہاتھ میں

وہ اتفاقاً حیدر حضرت شری جوبن  
ابن بیان تو جو نہر کی رو کے ہاتھ میں

خون کیا ہے بہر پیش بگئے نکاح  
بندہ حیدر ہون کو دیکھا خدا کے ہاتھ میں

سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں  
سب کائناتیں اس کے ہاتھ میں

باد کا عالم پریشان ہو گا جمع حشر کا  
فاطمہ بیت مال کو بگئی خد کے ہاتھ میں  
نعل پر جین ہوں میں کیا تو بیکر انیس  
خوشی کی خبر ہے عجب خدا کے ہاتھ میں

رباعی  
جس کو نزدیک وقت حلق ہو گا  
بار کی ہی مقام حشر ہو گا  
کوئی عمل نیک ہو گا خبریں  
آخر کو ہی یقین رب ہو گا

<p>۱۴۱ جینج خا تاج منی راہ خا من کوئی نہ سب کے عزیز نہ خا من غل تو سر کا پا دل جابین پیشے گلین فلکی صفین نہ خا من</p>	<p>۱۴۲ فرزادہ اسکا جو تھا دل سنا خیمین علی آکو نہ چن شیریں ہوا پیشے بھی اقلیم جات کا جو خا جو زردی اور دینی خا نہ خا</p>	<p>۱۴۳ جیب تیرا تھا علی صفر گنگ جون سیر طے کرتے تھے صفحہ ستر کوزہ خا یا لپس خا نہ خا بھٹوئے گری پرتی جہ از علی خا</p>
<p>۱۴۴ قحا حکم کہ کوئی نہ کوئی تیج کرے لڑنا ہے بھی فاتح خیر کے سپرے</p>	<p>۱۴۵ دنیا میں کوئی اوسہ طفر یا نہیں سکا ہو سارا جہاں ایک ہی برآمین سکا</p>	<p>۱۴۶ اوس وقت جیب سال سحر آؤ تھے نہیں برگام یہ تیرا کہ طہر طہر تھے نہیں</p>
<p>۱۴۷ اب سو کر آئی فنا ہو گیا وہ شہر قیضے میں ہے جس اندک کی شہر عالم کے بدستور کو دیکھا دنیا پر شیخا خا نہ خا نہ خا نہ خا</p>	<p>۱۴۸ گتین شہر سے تیرا شہر دیکھا گیا فاطمہ کے دودھ کی تیرا اک بو لاکہ ظلوتم وہ نہیں دیکھ گفت جو کمان تیری رنج تیرا</p>	<p>۱۴۹ مقل چا فاطمہ کچھ نہیں سکا جواہر نہ کہتے نہ عباس عباد کیا لاکھوئے برا گیا وہ سبیں چار چکا نہ کوئی از دینوش مددگار</p>
<p>۱۵۰ تہانہ سمجھا خلف شاہ بخت کو ہو دیکھا جو رہم تو اٹک دیکھا وہ کو</p>	<p>۱۵۱ بازو تو شکستہ ہو رہا اور کے المین نکڑے ہے کلیجہ علی اکبر کے المین</p>	<p>۱۵۲ زخمی ہو کر بے سطر رسول مدنی کا اب بازو نہیں زور کمان تیغ زنی کا</p>
<p>۱۵۳ غنیانہ فاطمہ تو فریادی ملا کر بطل آیا تو پھر کی تباہی آج اپنی شہادت جو نہ خا نہ خا اس جہاں میں رہیں نہ دیکھ جی</p>	<p>۱۵۴ تیرا کوئی سے بچھو لگی کاری تیرا کوئی سے بچھو لگی کاری تیرا کوئی سے بچھو لگی کاری تیرا کوئی سے بچھو لگی کاری</p>	<p>۱۵۵ کمان تیرا کوئی سے بچھو لگی کاری کمان تیرا کوئی سے بچھو لگی کاری کمان تیرا کوئی سے بچھو لگی کاری کمان تیرا کوئی سے بچھو لگی کاری</p>
<p>۱۵۶ برادری امت اوسے منظور نہیں ہے خمار و عالم ہے وہ مجبور نہیں ہے</p>	<p>۱۵۷ احوال یہ تھا ضعف سوزند علی کا لاشہ نہ اٹھایا گیا ہنشل بنی کا</p>	<p>۱۵۸ سب لوٹ پر تو ملے اگر طالب رہو شہر پہ رہے سرتو ہم جنگ کی سر ہو</p>



<p>۱۰۰ اب جنگ میں کون کس جان و جان چھوڑا شہید کیا میر سپہ جلد سبا نقل میں اس سب سے میر کا بہاؤ حاکم کی غوی کے لئے نذر کر دلاؤ</p>	<p>۱۰۱ نہ کہنے تھو ان میں ہم جہاں کو نہم سپاہی تو ہم اپنی کون جان کو وہ کہتی جو جی توڑیا میرا بی سنگاؤ بانی ہی اگر لاتے تو عباس لاتے</p>	<p>۱۰۲ اس بابا نے جب بیکری کا شہر بلوڑا بن فاطمہ کا لال چاچا اور سیر چار لڑھی ہوئی گزروں سے وہ کہتی تھی یا چار اگر کھوئے مجھ سے تو سے خبر دار</p>
<p>شیر سے کاٹو سر فرزند بنی کو گل کر دو چرخ لعل مرغوضی کو</p>	<p>بہاؤ رولاؤ کہ میں بہت دھکی بابا عمو کو تو پانی کے لیے کھو چکی بابا</p>	<p>ہے وقت رفاقت پہ مصیبت کی گھڑی اسوار تراکب دوش بٹوی ہے</p>
<p>۱۰۳ مطلع قدم جیب کو زبیر کو زنا شہد عالم دورانیہ میر کے کو سنگین اس ظلم کیا بوجھ عسکر سے کیا نور و اسلم وہ بلا کر ڈاڑھی پر اس کی خوش کام</p>	<p>۱۰۴ بھلا کے اسے گویا جیب سے نکلتا کوئی نہ تھا جو بولے رکاب نہ چاہ خیرت سے ادھر اور ادھر بھٹکے آہ خیرت سے عیاں کی ضعیف ہوئی ناگاہ</p>	<p>۱۰۵ جاسوس نے خیرت کہا باجرا سارا تو جنگی بیادین صفا آراستہ سارا کیا بوجھ عسکر سے کیا نور و اسلم خیرت سے عیاں کی ضعیف ہوئی ناگاہ</p>
<p>سمجھاتے ہیں شہ گھر میں بنیں جاتی زمین سرکھوے ہو چھپے چلی آتی ہیں راند میں</p>	<p>زہر سے نہ کچھ شان بزرگی میں وہ کم مٹی پر بال پریشان مٹو کم ضعف سر خم مٹی</p>	<p>ہے آج محمد کے نواسے سے لڑائی دریائے نہ ٹھنک ہے پیاسے سے لڑائی</p>
<p>۱۰۶ گو کہ میری ہفت ہفتے جیب سے پیر سیدیاں فدیوں سے لپٹ جاتی ہیں سر بود جھوٹی سی لڑکی کہنے کے ہو گھر انھوں کو نہیں چھوڑی تو نہیں</p>	<p>۱۰۷ علانی میں اس طرح دگر دگر شاہی مٹو کہ میں لپٹے کر رکاب کی پو شاہی انوس سر سوت میں ہونی ہو جہاں نے کو چلے آپ مجھ کو نہ جہاں</p>	<p>۱۰۸ گاہ کہ چو نہر نہ چاہ نمودار گو کہ میری ہفت ہفتے جیب سے پیر سیدیاں فدیوں سے لپٹ جاتی ہیں سر بود جھوٹی سی لڑکی کہنے کے ہو گھر</p>
<p>بھلا تو میں گودی میں بھی لے لیتے ہیں شیر پر جبہ چھٹی ہو تو روہیتے ہیں شیر</p>	<p>صد مہ عجیب اس دم ہے شہ جن دیش کو رہوار بھی تو ہے جھکا کے ہو سر کو</p>	<p>کس پریر سے شام کے لکڑیہ چلے گو کہ علی نرودہ خبر پر پلے</p>

یہ نوکرتھو لالا خیر ملک صبا دام کا جس سے زار ہو کرے شام شہ عالم

<p>۱۴۱ نہی فتح و ظفر کرتے اس کا شہزادہ مکھوئی لگاتے تھے لڑائی میں سردار اقبال جو خادم تھا تو نصرت میں نمودار اور فاطمہ کی طرح مہربانی کی جلو</p>	<p>۱۴۲ ابو کا لڑائی میں تھے نشان گر شمشیر جھکے چوں فاطمہ درین محباب عبادت میں پوچھا سب بیان کافریوں کی طرح لالہ سیدان</p>	<p>۱۴۳ وہ سب کچھ فیوضی بنی تھے قدسی ہر جرا تھا جنین احمد سل نے کمر باتوں کا کیا تیرے جو جوان کی بلبل خاتون کا بیکار یہ لعل اور ہنجر</p>
<p>۱۴۴ پہلو میں تو اس کے بنی خاک بسر تھے پر کھولے ہوئے حضرت جبریل پر تھے</p>	<p>۱۴۵ جو ہر ساہرا کیہ ہو رہیہ پیش گرے لہزار کی آنکھوں پہ نجات عو کی جگہ ہے</p>	<p>۱۴۶ وہ حمد الہی کا سر ادا ارکان ہے ہو سرخ پر شیرینی گفتار کہا ہے</p>
<p>۱۴۷ جہر سے پہلے تھا جلال سدا حسرت تھی تیری تو جلال سدا بے شل تو عالم میں مثال سدا موجود تھے سب صف کمال سدا</p>	<p>۱۴۸ وہ دیدہ حق بین تھے دیکھ کر کج ذرات جو طاعت میں خدائی کی پیار</p>	<p>۱۴۹ پس بیکار تھے سب زمین جو پس بیکار تھے خلق کو ادا رخن جو</p>
<p>۱۵۰ نوبت بھی سنا دیتی غربت بھی ادب بھی صورت بھی شجاعت بھی ترجمہ بھی غنیمت بھی</p>	<p>۱۵۱ وہ نور خدا دیکھتے ہیں شام و سحر میں دنیا کی پسیدی و سیاهی ہے نظر میں</p>	<p>۱۵۲ نہ یار و الماس کو ہر اہنین کیے شر کو فلک حسن تو آخر اہنین کیے</p>
<p>۱۵۳ پیشانی روشن ہو خیل نور سے بند نہ تھا عین و کیمیا و شربا قدر مخاطب صدر دانا خدایہ و دجان قدر سوا سب چہ چہ آیت کو یاد</p>	<p>۱۵۴ وہ پیش نظر وہ رخ حضرت شہید نہی سوارہ اہل یہ الفجر کی نقیہ وہ مصحف رخسار تھے وصف تیرے جدول کی عوض ادب پر کو خط و قلم</p>	<p>۱۵۵ روان بیان میں نہیں سنا بجا ہر کلام سے ماضی و دجان سے اعجاز عجب کا بیان دیکھ جان سے سین گل ترلاوی کرت پر بیان سے</p>
<p>۱۵۶ زخمی کیا وہ سینہ ہر آن شمع میں نے تیرا ک طرف پاؤں دھرا شمع میں نے</p>	<p>۱۵۷ سیارہ تھا ہر جزو یہ احوال تھان کا شیرازہ کھلا جاتا تھا اجزا بدن کا</p>	<p>۱۵۸ بے آبی سے بہ حال بیت تنگ ہو ہے کانٹے ٹہن پڑی بایں سر یہ رنگ ہو ہے</p>

<p>۱۲۵ بازو دین کہ شافع شجیع بن سعدین آئید انوار خدا بن دون جوف دست دین ریا علی بن دور شکیان اند علی عقد کنان</p>	<p>۱۲۶ کیا صفت تھا قدیم مسیحی ہو کہ نہایت قدیم مسیحی علی بن عین شمع آکر بن چاہے بن سرش پان پان</p>	<p>۱۲۷ وہ وقت دال اور علی بن سایا علی بن علی بن منہج علی بن علی بن نویا بن علی بن علی بن</p>
<p>نہ منگی ہو بد کو ناخن کو یہ منہ ہے اک اسکا تراشا ہوا ناخن منہ ہے</p>	<p>گر چہ یہ نقش قدم سرور دین ہو گردن بھی ساکن صفت دوزین ہو</p>	<p>حرکت جہر دیکھا شکر نظر آئے نیز کہیں جھلکے کہیں خیر نظر آئے</p>
<p>۱۲۸ کیا لاج کا بیٹے کے تھکے تھکے مناب روٹن تو آئینہ سے صفات کینے سے صداقت کدور سے صفات ہے خانہ عدل کو قلم و خط</p>	<p>۱۲۹ خود دین و دوز کی جو ہمیں علامہ اندکا ہے زیب جو چہ بن کیا تھکے تھکے جو چہ بن کیا تھکے تھکے</p>	<p>۱۳۰ مردے تھی غریب تو خدا کی سب رتھے دوست جو تھی غریب نہ کہیں کہیں کہیں کہیں نہ کہیں کہیں کہیں کہیں</p>
<p>گنجینہ اسرار خدا امین دھرا ہے قرآن کی طرح علم الہی سے بھرا ہے</p>	<p>جیسا ہر دن ویسی ہی پاکیزہ تباہ ہے یہ جامہ اسی تن کے لئے قطع ہوا ہے</p>	<p>پر جانب دریا نہ نظر کرتے تھے پیٹیر خنکید نہ بان شکر سے ترکہ تھے پیٹیر</p>
<p>۱۳۱ فانونی میں شکیا کیا بانی بن کھائے تھکے تھکے تھکے تھکے نیک نسو جو ہے تھکے تھکے نیک نسو جو ہے تھکے تھکے</p>	<p>۱۳۲ ہے سابق خود سرور عالی اور تھکے تھکے تھکے تھکے پہلے تھکے تھکے تھکے تھکے پہلے تھکے تھکے تھکے تھکے</p>	<p>۱۳۳ رہے تھکے تھکے تھکے تھکے نیک نسو جو ہے تھکے تھکے نیک نسو جو ہے تھکے تھکے نیک نسو جو ہے تھکے تھکے</p>
<p>بیجان علی اکبر جو ہوا تر سہم سے ماند کمان خسم ہے کہ بار ام سے</p>	<p>اک برق سے شمشیر فقط زیب کر ہے ہے دست علی پشت کے اوپر سر ہے</p>	<p>سب باغ تو پامال ہوا تین پہرین اب آپ بن اور داغ بہترین جگرین</p>



<p>۵۴۵ فرمانی شد عالم سوار زمین بسیک لڑنے لگا بدان بلاخیز غیر شد عالم سوار زمین بسیک لڑنے لگا بدان بلاخیز</p>	<p>۵۴۶ کھا کر اتر تھیں قلعہ کی سوار سب کیلئے کشتی کا تھانہ سالار اور چاہیں اریں ستم مٹے شہر کا</p>	<p>۵۴۷ گھوڑے پہ بلا لپسٹاؤ لا سیتا فانے پو فاقہ ہے پو فاقہ باقیوں کے کامیج کھا دو سب خوشی کھا بلکے شہر کی</p>
<p>۵۴۸ غل تھا کوئی کیا رکھے گا اس تیغ کو سر کو کہ جلال آیا محسوس کینہ تھا اسے سبط رسول عربی سے مارا گیا تھا اوسکا پدر دست علی سے</p>	<p>۵۴۹ کشتی تھیں اسیان جنگ دو بادلوں کے دریا میں سلسلہ جون دیدہ انھی تھے عیان سب تعین نظر تھیں اودو بادلوں</p>	<p>۵۵۰ ہم ہنگامہ دنیا میں پہ لٹاں رہیگا اس جنگ کا نل تھانے کا فاقہ رہیگا ہم ہنگامہ دنیا میں پہ لٹاں رہیگا اس جنگ کا نل تھانے کا فاقہ رہیگا</p>
<p>۵۵۱ اس تیغ کا کوئی تھانہ نہ تھا بابا ہے رافضی تھیں اعدو اس تیغ کا کوئی تھانہ نہ تھا بابا ہے رافضی تھیں اعدو</p>	<p>۵۵۲ قولا دی سپردوش میں چار یونہی اک تیغ کھینچی ہاتھ میں اک تیغ کو قدیوں کے کما سر پہ چار یونہی اک تیغ کھینچی ہاتھ میں اک تیغ کو</p>	<p>۵۵۳ خون تھیں اسیان جنگ دو بادلوں کے دریا میں سلسلہ جون دیدہ انھی تھے عیان سب تعین نظر تھیں اودو بادلوں</p>
<p>۵۵۴ میں بھی اسحق کی طرح قلعہ کشتا ہوں جو ہر مرد کو کھو کر میں شمشیر خدا ہوں میں بھی اسحق کی طرح قلعہ کشتا ہوں جو ہر مرد کو کھو کر میں شمشیر خدا ہوں</p>	<p>۵۵۵ خون تھیں اسیان جنگ دو بادلوں کے دریا میں سلسلہ جون دیدہ انھی تھے عیان سب تعین نظر تھیں اودو بادلوں</p>	<p>۵۵۶ خون تھیں اسیان جنگ دو بادلوں کے دریا میں سلسلہ جون دیدہ انھی تھے عیان سب تعین نظر تھیں اودو بادلوں</p>
<p>۵۵۷ ہر خیر کو کھو کر میں شمشیر خدا ہوں جو ہر مرد کو کھو کر میں شمشیر خدا ہوں ہر خیر کو کھو کر میں شمشیر خدا ہوں جو ہر مرد کو کھو کر میں شمشیر خدا ہوں</p>	<p>۵۵۸ خون تھیں اسیان جنگ دو بادلوں کے دریا میں سلسلہ جون دیدہ انھی تھے عیان سب تعین نظر تھیں اودو بادلوں</p>	<p>۵۵۹ خون تھیں اسیان جنگ دو بادلوں کے دریا میں سلسلہ جون دیدہ انھی تھے عیان سب تعین نظر تھیں اودو بادلوں</p>
<p>۵۶۰ جرات کو بھی بہت کو بھی غرت کو بھی کھو اور فاطمہ کے دھم کے طاقت کو بھی کھو جرات کو بھی بہت کو بھی غرت کو بھی کھو اور فاطمہ کے دھم کے طاقت کو بھی کھو</p>	<p>۵۶۱ خون تھیں اسیان جنگ دو بادلوں کے دریا میں سلسلہ جون دیدہ انھی تھے عیان سب تعین نظر تھیں اودو بادلوں</p>	<p>۵۶۲ خون تھیں اسیان جنگ دو بادلوں کے دریا میں سلسلہ جون دیدہ انھی تھے عیان سب تعین نظر تھیں اودو بادلوں</p>

<p>۵۵۵ خوبیاموشی نے ملا گند و دار طبقات از انجی کو تزلزل ہو اکبار بیکے ہو کر تیر زبان کے کسار فرمایا کہ ان مدار و عالم غدار</p>	<p>۵۵۶ کھینچ کر لے کر لے کر لے کر لے کر حسرت کی سپر سے ہوتی تار و پود اوس عاشق ہارنی پیر پیر پیر فرمایا تیرا کہ اب پوری باری</p>	<p>۵۵۷ فرمود مجھ کوئے کجاغہ و کجاغہ تھوڑے لکھن سے سب کجاغہ خاشاکہ زلزلہ آ کر ہر دودھ کی تباہ کچھ بھی نہ ضروری اسطرحی تباہ</p>
<p>۵۵۸ ذوق قے کو ہون رنجی ہون اور نشہ چکر ہون سبقت کر دینا کہ میں حیدر کا پسر ہون</p>	<p>۵۵۹ اس بھرتی سے اوس ظالم پر کید پائے جس طرح کہ شہباز اجل حیدر پائے</p>	<p>۵۶۰ قبضے میں اسی تیغ دیدیکر کے قضا ہے اس ضرب کو اعجاز جو کچھ تو رہا ہے</p>
<p>۵۶۱ پیشتر ہی اس قول کا تیر و گور اس غلطی سے کیا رطل خطیہ ہو چکی تھی شان سبیل کے لگا دیو چھی چھی چھی چھی چھی چھی</p>	<p>۵۶۲ وہی طوفان شامی لگو کر کوڑا لگا حسرت کا بھی سوار دیاں تیری سا لگا تیغ و زبان کو شہ عالم نے اٹھایا سیرت پر لکھو سوانہ چھی پیا</p>	<p>۵۶۳ تک کے بند اگر حضرت نے جبار راکھو نہیں لکھنے کا وہ تھا ایک کو یار اعداء چلا خور و سدا کا پیار سرتگین و عین قفس شمع نارا</p>
<p>۵۶۴ اوس سیف کا تھا دار کہ سیفی کی دعا تھی ایک ایک گہ نیز کی دیکھی توجہ دعا تھی</p>	<p>۵۶۵ اس طرح چمک کر چلی فرق نصین پر سب سے بھی جانا کہ گری برق زمین پر</p>	<p>۵۶۶ ہر وار میں دونی تھی برش تیغ و دم میں جس صف پہ جھکے شاہ قضا ہو گئے دم میں</p>
<p>۵۶۷ قبضے میں کہاں کہ چوڑا چوڑا چوڑا چلیے تھیں ملا باب سوزار نہا کا تھا کہ کپڑا لے کر ان میں بھی جگہ کو غصہ تیرا</p>	<p>۵۶۸ سرو چڑی رو کو خود سر گردن گروں سے تیری تانہ کراٹے کو بن چوڑا سے جاوڑی تو لیا زین کا دھن وہاں چلی تیر تو دم گیا تو سن</p>	<p>۵۶۹ کامل تھی زین کو شجاعت میں چوڑا غل الف و سول سر و جانے سوزار چوڑا تو تیرا یہ زین و زان دم بیکار سالم تھا تو بے فاعل کہ سن اس کے چوڑا</p>
<p>۵۷۰ یہ کہتے ہی چھوڑا زین گرم عمان کو نیز سے اوڑا لیکے چون تیر کمان کو</p>	<p>۵۷۱ قبضہ تو رہا دست جناب شہ دین میں دور تا سر و تبارہ و رائی و دین میں</p>	<p>۵۷۲ کیا لڑے کہ سکتا تھا ہر اک اہل حد کو نقص کیا تیغ نے ہر مصرعہ قد کو</p>

<p>۱۴۸ ہر چیز پر فیاضی کی ایک لکڑی جس کا فائدہ ہے پھر بھی اگر فتنے دو پکڑ تھے رہے فیض و قدرت کا سب سے بڑا فتنہ ہو سکتا ہے فتنے کے جس کو کوئی کام</p>	<p>۱۴۹ گرتا ہے جس کی ہر جگہ سے نکلے تھی کا دین زبیر بن عوف سے زور سکان سادہ بھی تھی سادہ ویران خیات میں غل تھا کہین جو کجاں</p>	<p>۱۵۰ سکھو یہ سادہ نہ کہ کئی مانی کی عرض کہ است پھر پھر و گوار بند کر کے خوشنودی مولا علی کا سزا ہوں وہاں سے کیا تھا جو کجاں</p>
<p>۱۵۱ تن جس کا جلا کر تیغ دوسرے وہل اس کا رہا تا بدار سترے</p>	<p>۱۵۲ اللہ بچا لے طبع ارض و سما کو آج آیا ہے غصہ پھر شہر خدا کو</p>	<p>۱۵۳ امید ہے جب خلق تیرے جہنم ہو پیشانی تو سجدیں ہو اور لب پہ دعا ہو</p>
<p>۱۵۴ جلی کی طرح کرنا تھا جوین ہوا نظرات عرق جسم پھٹے آخر سار پہ کر نیکی کیا ایک دودھ کو کھانا سینچ ہوئی سکتا تھا پہ نہ کھانا</p>	<p>۱۵۵ دیکھتے تھے جنگ دوزخ کی جو شنگار کیا جسم بے غم جاتے تھے اسلم نہ ابار آئی یہ خدا کا فتنہ کی ایک بار میں نبی جاغت کہ خدا کو کجاں</p>	<p>۱۵۶ زمینیت دیکھو پہاڑ تو کھپا رہی کہیں روک لی تلواریں گونجی داری دفعہ نہ دیکھال چلی فتنے بخاری پھر آئے کہیں گونجے لکڑی زاری</p>
<p>۱۵۷ مانند تصور کہ بیان تھا کبھی ان سے آگے کہ نہیں تو پھر تھا پہ نظروں نہماں تھا</p>	<p>۱۵۸ جا بار کوئی کجساز زمین کہاں ہے خود آج ثنا خوان ترار بجاں ہے</p>	<p>۱۵۹ عرصہ زمین پر فتح لڑائی کوئی دم کو صدے گئی دم لینے نہ دد فوج ستم کو</p>
<p>۱۶۰ بعضی ارشد نے کہا تھا تھے پال سگر رہے تھے بک خان بدشاہ کمال نصف زرد و سر سے پہ سیر و شاہ کمال خاشاک کہ منبر پر آنا کمال</p>	<p>۱۶۱ ابا رک شہر کو کبیر کی ادا لازم تھی کہ تھے بن و نام پا سے ہوئی دن کے شہر کا بوجھ تا ہو کر کھنگار ہوئی بن کا بوجھ</p>	<p>۱۶۲ گونا گون سے ہو کر کئی کئی پہاڑ پارٹ شجاعت ہو کر تھے بھڑاڑ جان کی پر کیا ہوئے بھڑاڑ لوگوں عزیزان کا غول بھڑاڑ</p>
<p>۱۶۳ شمیر کے پھل سے ٹکڑا دے تھے اعداء پر خزان غنی پہ گل زخم کھلے تھے</p>	<p>۱۶۴ میں تو شمشیر بہ دینی خدا ہے اے عاشق صادق دم تسلیم رضا ہے</p>	<p>۱۶۵ جن لوگوں نے اکبر کو مرنے قتل کیا ہے اکم کرتے ہو رحم ادبہ تعجب کی یہ جابہ ہے</p>



<p>۱۴۳ یہ وہ ہیں کہ بیاہ کیا فاطمہ کا یہ وہ ہیں کہ دلوں کو بخون نہ کیا ہو عباش کو اپنی کیلئے خون کیا ہو میراج کیا ہے حلق علی اصف</p>	<p>۱۴۲ اعلا زنی نبی سے والہ کی تہمت ہو نیابت ہوا اب جلیبین کی تہمت ہو پھر کئے تھنا سو مقابل ہو کج پیر بخون کا لکے تیغ و تبریب</p>	<p>۱۴۱ حضرت کی کہانیاں نیستے غلام حلیہ تن قدس کے جانے سے چم غضب سے ہر چہ بکھا جا تھا چم نیلے سے لب لبس یہ تعجب کیا چم</p>
<p>۱۴۰ بھٹی کو اکبر کو گالی ہے انھیں نے تصویر محمد کی مٹائی ہے انھیں نے</p>	<p>۱۳۹ شکھا آتش و تلواریں مولیٰ جاتی مٹی زینت ہر وار خیمہ سے نکل آتی تھی زینت</p>	<p>۱۳۸ وہی بھی سر پہا ہر حرارت بھی غضب ہر وار پہ ملعونوں سے پانی کی طلب ہے</p>
<p>۱۳۷ فرمانے لگے کہ سب سے بڑا شکار دینے ہیں محمد کی دوہائی شکار اک جلد میں چاہوں تو فنا ہوں خطا کار ناباکا گریب ہوا و خوار</p>	<p>۱۳۶ جانی تھی گو گوڑی بھائی کو مار خون سے کبیلے مر اس تن و اوار لندھج فاطمہ کے لال پہ وار شکستے تھے عاشق پہ بونجی وار</p>	<p>۱۳۵ وہ کہہ رہا ہے جھکی دانت دہان کچھ تھے خوار دہانے سے بانی طرف کیے شمشیر کھم کھم جانی پیر کی آل زار پہ ان دشمن</p>
<p>۱۳۴ زور اسدا اندر دکھایا نہیں جاتا اب ہاتھ ہوت پہ اٹھایا نہیں جاتا</p>	<p>۱۳۳ ظہر و ابھی زمینی نہ کر تیغ و تبر سے اوجھل مجھے ہو لینے دوزینب کی نظر سے</p>	<p>۱۳۲ طاری تھا جو غمزد و شہر کے کلین پر جھجھک کے سنبھل بیٹھے تھے خانہ زین پر</p>
<p>۱۳۱ چند کس شجاعت تو ہیں بیکجالی زند و ملکوت یا دیکھ لے لڑائی غزوت تھی تو میراث میں جیت کر پہانی ظلمی جی حق کو دکھائی غزائی</p>	<p>۱۳۰ صف منہ سے کیا کہ تو نہیں کا پڑا گیا کھیر ہو چکا بولب دیا وان فوج کہ ہر جان عباس لاشا یا کچھ نہ سہنے ہو و خوار</p>	<p>۱۲۹ لکھا ہر صبح خطا سے درویش دار دیوار و شہر بلالین کوئی درویش کیا دیکھا ہو کھا کھا کر وہ درویش ان میں کچھ نہ ہو و خوار</p>
<p>۱۲۸ غل جو نکو و نیک کا ہر میدان ستمین سکھو لے ہو و آتی ہیں مان کوئی مہین</p>	<p>۱۲۷ ختم نہیں دنیا میں جدائی کے برابر شہید کی بھی لاش ہو بھائی کے برابر</p>	<p>۱۲۶ بیکسچ ہیں شہر پر شہر لگاتے یہ کہتا ہی پانی دو وہ ہیں تیر لگاتے</p>

<p>۱۵۱ سے ساختہ سوز و گناہ کھٹے ہوئے کس کے کہیں یہ بند ہو تو اور مر غفار اچھے کا ہو سکا کہ کوئی نہیں زاجار پانی بھی بلا ہے نہیں لیا ہو</p>	<p>۱۵۲ ایکے ہی زونہ و قبلت میں گھر کے کاغذ سب کو سرسخت کا دھوکا جس نے نہ تھی اس میں سے نہ تھی نہ نہ نہیں چھپے چھپا ہوا</p>	<p>۱۵۳ دیکھائی از زمین چو تپو بہ مرد کوتاہی کا ہے جی سے کوئی بازو یہ تازہ جوان فکیریں غریب کیسے اور اس کی صاحب اولاد نہ تھا تو</p>
<p>۱۵۴ یہ ظلم و ستم کون سے مذہب میں رہا ہو کیونکہ مل اس کرتے ہیں کیا اسکی غلام نیز کو کچھتے ہیں کہ یہ رست کا نہیں ہے</p>	<p>۱۵۵ بہرے پر پناہشت ہو کہ نہ کام اہل بہ نیز کو کچھتے ہیں کہ یہ رست کا نہیں ہے</p>	<p>۱۵۶ دو ملحا جو نشان کہا دیے سوتا پر نہیں پر کچھ رحم نہ آ رہا تھے اس ماہر میں پر</p>
<p>۱۵۷ کا کوئی بانی تو ہوا زمین مسلمان یہ تو رہا بندہ کون سا صاحب ایمان کیسے یہ چلتے شرافت ہو گیا ان ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے</p>	<p>۱۵۸ یہ کیسے بندہ دست دریا وہ زمین اور شکر کے سب کیا کا سب جو زمین ساغیہ ہا غلو گیا نہیں زمین کی غفلت کی کہ وہ لوگوں کو</p>	<p>۱۵۹ پھر کیسے وہ دانشمند صاحب علم وہ سب تو اسے ہوئے جو نہ ہو اک کچھ کا کبھی ہو افسانہ گوارا کسی ہو گیا حال تو کیا صاحب علم</p>
<p>۱۶۰ ترجی اس کرتے ہیں عتیق و سنان جز شکر نگھتا نہیں کچھ اسکی زبان یہ دیکھ نہیں پڑھا کسی محتاج و غنی پر</p>	<p>۱۶۱ دل ہوتا ہو مگرے تری تشنہ دہی پر</p>	<p>۱۶۲ جو تشنہ دہی دینا سو سفر کر گیا ہو گا جیتا رہا ہو گا کہ پر مر گیا ہو گا</p>
<p>۱۶۲ کیا سب سے اس طرح کا نہیں ہو گیا کیا شکر سے اس طرح کا نہیں ہو گیا نیابت قدم البیاد ہو نہیں ہو گیا اور وہ دل البیاد ہو نہیں ہو گیا</p>	<p>۱۶۳ کیا سب سے اس طرح کا نہیں ہو گیا کیا شکر سے اس طرح کا نہیں ہو گیا نیابت قدم البیاد ہو نہیں ہو گیا اور وہ دل البیاد ہو نہیں ہو گیا</p>	<p>۱۶۴ کیا سب سے اس طرح کا نہیں ہو گیا کیا شکر سے اس طرح کا نہیں ہو گیا نیابت قدم البیاد ہو نہیں ہو گیا اور وہ دل البیاد ہو نہیں ہو گیا</p>
<p>۱۶۵ کیا ظلم نہیں کوئی مبداء نہیں ہے کچھ اسکو تری نام ہوا یا نہیں ہے</p>	<p>۱۶۶ مارا جو انھیں تو لے تو افسوس کی جا ہے مہر و کوئی انھیں کوئی ماہ تھا ہے</p>	<p>۱۶۷ سب سے بگائے ہیں چو بگائے غم ہے یہ باغ مرا کہ تو بگائے غم ہے</p>

<p>۹۹۱ بیدار سے جو ہر وقت دم بھالی ٹوٹی سیکڑا دس ہوئی جسے جانی پیر کیلے پستان جسے کھائی محباب کی اٹھارہ سیکڑا کھائی</p>	<p>۹۹۲ دیار بچے بانی کی پینے سے بیکار دانش میں ان کی زیر نگریم کا مختار جنت کیلے بانی کا اٹھارہ ہون کا بکار حسان سے منظور کی کا زمین نہار</p>	<p>۹۹۳ بھرت سنگھ کی پینے سے بیکار اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی</p>
<p>دو فٹل جو بیتی بہ ستارہ سا بڑا ہے چھوٹا ہی بہ بیابان اوسکا بڑا ہے</p>	<p>چند کی طرح تارک دنیا سے ولی ہیں نہا ہرین میں محتاج مگر دل کے غنی ہیں</p>	<p>چہرہ ہوائی درویش کو اس لطف کو بہر گہر پڑا وہ دور نہ حضرت کو قدم پر</p>
<p>۹۹۴ ناحق مریو بیابان کی غلے کی نہیں مل سکتی ہوئی غنیمت کی بہتر مریو بیابان کی غلے کی نہیں مل سکتی ہوئی غنیمت کی</p>	<p>۹۹۵ نہیں مل سکتی ہوئی غنیمت کی نہیں مل سکتی ہوئی غنیمت کی نہیں مل سکتی ہوئی غنیمت کی نہیں مل سکتی ہوئی غنیمت کی</p>	<p>۹۹۶ نہیں مل سکتی ہوئی غنیمت کی نہیں مل سکتی ہوئی غنیمت کی نہیں مل سکتی ہوئی غنیمت کی نہیں مل سکتی ہوئی غنیمت کی</p>
<p>مہمان کہ پینے ستم ایسا بھی کیا ہے دور در سے بانی نہیں پینے کو دیا ہے</p>	<p>حق میں کوئی دشمن کے دعا بد نہیں کرتے قانون میں مال فقرار دہنیں کرتے</p>	<p>بندہ نے کسی میں یہ کراست نہیں دیکھی والہدیت یہ بخاوت نہیں دیکھی</p>
<p>۹۹۷ اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی</p>	<p>۹۹۸ اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی</p>	<p>۹۹۹ اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی</p>
<p>۱۰۰۰ اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی</p>	<p>۱۰۰۱ اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی</p>	<p>۱۰۰۲ اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی اگر کھائی کھائی کھائی کھائی</p>

<p>۱۰۱ کیا چھتا تو قوم کا ہون لگا از مولد و مسکن جو ہرگز پہنچا مادر دہے ہوئے ہیں جسے حققت نہ ہوا مٹا ہون تین جگہ سے شوق کھانا</p>	<p>۱۰۲ راہی ہو خدائے کہ ہم سے ہوتا زیستین کر نیکی شیل بول نہ عدا چھو بیست پیاس باری نہ ہو یاد سکھو مری خست پسند انا زور نیا</p>	<p>۱۰۳ بے قوت و عاقبت تو بے تاب جو جاتیلان لگوں کی بے تاب ان غریب دار و پیر و اطاف و عطا غرض جو بچن ان تو بچا کار</p>
<p>۱۰۴ انین سے ہر گل گشت جنبت کا مکین ہے مظلوم ہون لب سر یہ مرو کوئی نہیں</p>	<p>۱۰۵ دینگار مری پیاس جو بزم عزتین لکھے گا اسے خالق اکبر شملین</p>	<p>۱۰۶ حق تعالیٰ نون تیرو سوا اور کسی کے اور مشرین ہون ساتھ حسیلین جانی</p>
<p>۱۰۷ کھنے کا شہر ہے تھوڑے سے دیکھا میں چسپان بن جانی باشاہ باد آقا خلیفین کیلئے پوجا تھا دھند نہرا کو دین اور اس کی دین</p>	<p>۱۰۸ غریب خست کے و خست پیاد میلے نہ نکلا خاکیں ہوا اکبار دیکھا کہ نہ تیا ہون نہ بند بار اور کالے لیے جانا ہے نہ ہنگار</p>	<p>۱۰۹ رباعی بالو غبار غریب عالم ہے پیشیا زائیس تو سوا ہے پسایا ہے سپیدی و محو چو کی اغب ہے چو نکات کو محو ہے</p>
<p>۱۱۰ تلاش جو دیکھے کہ جنگ اسے کہ نہیں حضرت کو عرض تیغ و سناں کا کہ نہیں</p>	<p>۱۱۱ مارا مرو جانی کو کہ چلاتی ہے زمین سپیدی خیمے سے چلی آتی ہے زمین</p>	<p>۱۱۲ رباعی درد و الم عات کیلئے گزرتے پس چند مہلت کیلئے گزرتے منہ کا دن گزرتا ہے کیلئے گزرتے اب بھین نکلی رات کیلئے گزرتے</p>
<p>۱۱۳ فرمانے لگے روک سید سرور دنیا ہم اسے غلامین جہاں ہوا خواہ نوشہ کش و شہرہ بین مجھے و افند سے راہ وین چلکہ ہم چلی بن</p>	<p>۱۱۴ ہم کو مری پیاس باری نہ ہو یاد سکھو مری خست پسند انا زور نیا</p>	<p>۱۱۵ رباعی درد و الم عات کیلئے گزرتے پس چند مہلت کیلئے گزرتے منہ کا دن گزرتا ہے کیلئے گزرتے اب بھین نکلی رات کیلئے گزرتے</p>

<p>۱۵۰          اللہ سبحانہ تعالیٰ میں غنا و فراخ          ہے سب کو جو دنیا و آخرت میں          سب کو ہر خوش و خرم و کامیاب          ہے یہاں کہ وہ انعام علیٰ ہر کامیاب</p>	<p>۱۵۱          ہے گویا ہر غنا و فراخ          ہے گویا ہر خوش و خرم و کامیاب          ہے یہاں کہ وہ انعام علیٰ ہر کامیاب</p>	<p>۱۵۲          ہے گویا ہر غنا و فراخ          ہے گویا ہر خوش و خرم و کامیاب          ہے یہاں کہ وہ انعام علیٰ ہر کامیاب</p>
<p>۱۵۳          دعویٰ نہیں غور زبان دردی نہیں          جو ہر تو لاکھ ہیں یہ کوئی جو ہر نہیں</p>	<p>۱۵۴          بے لعل لعلیہ لعلیہ رنگیں سننے نہیں          دامن ہیں ہیں وہ گل جو کسی نہیں</p>	<p>۱۵۵          ہر سو انکھیں تو مٹا کر دیوانہ ہو          ہر سو ہوتی زبان ہوتی شہر بیان ہو</p>
<p>۱۵۶          ہے ہر غنا و فراخ          ہے گویا ہر خوش و خرم و کامیاب          ہے یہاں کہ وہ انعام علیٰ ہر کامیاب</p>	<p>۱۵۷          ہے ہر غنا و فراخ          ہے گویا ہر خوش و خرم و کامیاب          ہے یہاں کہ وہ انعام علیٰ ہر کامیاب</p>	<p>۱۵۸          ہے ہر غنا و فراخ          ہے گویا ہر خوش و خرم و کامیاب          ہے یہاں کہ وہ انعام علیٰ ہر کامیاب</p>
<p>۱۵۹          پائی نہیں کبھی یہ علامت نبات ہیں          مضمون تو چمک ہے ہر بات بات ہیں</p>	<p>۱۶۰          مداحی حسین ہر حسن قبول ہے          یہ رتبہ غلامی آل رسول ہے</p>	<p>۱۶۱          قرآن میں جہ کا صفت کر خدا کرے          کس کی زبان سے پھر شہر انکی بنا کرے</p>
<p>۱۶۲          ہے ہر غنا و فراخ          ہے گویا ہر خوش و خرم و کامیاب          ہے یہاں کہ وہ انعام علیٰ ہر کامیاب</p>	<p>۱۶۳          ہے ہر غنا و فراخ          ہے گویا ہر خوش و خرم و کامیاب          ہے یہاں کہ وہ انعام علیٰ ہر کامیاب</p>	<p>۱۶۴          ہے ہر غنا و فراخ          ہے گویا ہر خوش و خرم و کامیاب          ہے یہاں کہ وہ انعام علیٰ ہر کامیاب</p>
<p>۱۶۵          نقشا جو کھینچا ہر صوف کا زرار کا          خامہ دکھا رہا ہے چلنے و رفتا کا</p>	<p>۱۶۶          جاتا ہے کیوں فلک طار کی ہے ہو          آد کا مقام ہر باگین لیے ہو</p>	<p>۱۶۷          ہمیشہ جہد میں ہیں درے نظیر ہیں          کافی ہے یہ کہ تو خدا کے عیال ہیں</p>



<p>۱۹۱ قرآن تیر نام کا اور ایشیل خدا تیر جلال کے اور سیدیل حاجت کا قنطورس سوار اور جیل چے بلوچے حضور بہ بندہ دین</p>	<p>۱۹۲ سب کی کوئی بھی خوشگیاں نہ آو دراکھا ایں ظلم اور کسے سیاحہ نہیں بیکسہاہ رسالت پناہ آہ زانوی ہر سینہ پیر آہ</p>	<p>۱۹۳ مطلوع سورہ جس میں کوئی اور جو سب کس میں سورہ تھی کلام کا اور حق فاقہ تھا لٹ اوس نہ در اس میں شکر تھا حالت اوس کس جو اس میں افندہ کس میں تھا کج جو اس میں</p>
<p>۱۹۴ بولاسم ہر اکو غیر الا نام کی - یہیے گا قبر میں خبر اکو غلام کی</p>	<p>۱۹۵ صحرا کر یا مین ہوا کیا بری جلی فاقہ تھا تیسرا کسے پر پھری جلی</p>	<p>۱۹۶ سب کو شاد یا فقط اتنی سی بات پر سورہ انکار تیر قدم کے ثبات پر</p>
<p>۱۹۷ اوشہ نہ تھارے غصے میں جان نکلے دماغ بولے تھارے الزام خفتی تھارے انہیں بیکت آنجان ہر جا بجا کجا مریسم آزان</p>	<p>۱۹۸ جاشد کو بھٹے لگا غلط کا باغ ناریک ہوئے تھی غل ہو پوراج جان غلی کو سوزا تھارے نہ تھا فراع دل نہ تھارے کھو گیا تھا فراع</p>	<p>۱۹۹ اوشہ نہ تھارے غصے میں جان نکلے دماغ بولے تھارے الزام خفتی تھارے انہیں بیکت آنجان ہر جا بجا کجا مریسم آزان</p>
<p>۲۰۰ ہوئی اگر زبان کو طاقت کلام کی جھاؤ نکالیں خود کہ دو ہائی اما کی</p>	<p>۲۰۱ ہوتا تھا جو شمار قدم پر امام کے رہ جانے تھے حشیں کچے کو تھام کے</p>	<p>۲۰۲ دیکھا جو منہ سرود دہاؤ گھٹے صغیر کو اپنے جگر سے کھینچ لیا آپ تیر کو</p>
<p>۲۰۳ عقل حلیقہ ایمان صغیر ہے تا بجز جس طرح دریاں جلیں ہے زانہ بجا کا ریل تو قرآن صغیر ہے پانی ملا نہ جسکو چوکان صغیر ہے</p>	<p>۲۰۴ یوسف چھٹا تھا جیل میں کیا حال شیر و ہرین تیرا سبب بے مال بان دوہر میں تیرا سر زانہ مال ہینوچ تیرا کیا حال</p>	<p>۲۰۵ اوشہ نہ تھارے غصے میں جان نکلے دماغ بولے تھارے الزام خفتی تھارے انہیں بیکت آنجان ہر جا بجا کجا مریسم آزان</p>
<p>۲۰۶ تھامس گلے کا نور فزون مہتاب سے دھڑکے تیر ہو انحر کے اسے</p>	<p>۲۰۷ شکوہ نہ محبت کا نہ خاک کا گلا کیا لاشہ لہر کا دیکھ کے شکر خدا کیا</p>	<p>۲۰۸ بالا تیر کون تھا ہوا تھی ہری ہوئی تھی چار سمت دشت میں بی گھر ہوئی</p>



<p>۲۱۸</p> <p>دفعہ سپاہی چالیس دن گرنی وہ درویش کی دوپٹا چاقو میں نہیں خاموش رہا اگر ہر دن کیلی نہ تھا شہین کے سر پہ</p>	<p>۲۱۹</p> <p>دلوں پہ سوار درویش کی دھیر نہی تھی کوئی جانی جانی نظر دست فرزند کی تھیں تکیا پہ نئے ترے سر پہ سلطان کی</p>	<p>۲۲۰</p> <p>نہیں سوار درویش کی دھیر قوت خدا کی ہے سو شام کی جا دین میں ہی دھج خون کی جا کین مقام داسا کی جا</p>
<p>تھا سبیل جوش و شہ کی سوار کو تو بے ہوئے تھے مثل علی ذوالفقار کو</p>	<p>قطر عرق کے دیکھ کر درویش کی غل تھا پڑی ہے اوس گل آفتاب پر</p>	<p>لا رہا یہ مصحف ناطق کے جائے میں خسار پاک مانتھہ قرآن اٹھائے میں</p>
<p>۲۲۱</p> <p>سلاخ پہ نہ تھی سوار کی جا نور کی تھی درویش کی جا نور کی تھی درویش کی جا نور کی تھی درویش کی جا</p>	<p>۲۲۲</p> <p>سلاخ پہ نہ تھی سوار کی جا نور کی تھی درویش کی جا نور کی تھی درویش کی جا نور کی تھی درویش کی جا</p>	<p>۲۲۳</p> <p>سلاخ پہ نہ تھی سوار کی جا نور کی تھی درویش کی جا نور کی تھی درویش کی جا نور کی تھی درویش کی جا</p>
<p>ابر و کرم کو دیکھ کر تھیں کھڑے لکین بتلی دھڑل کر صفیر ان الٹ لکین</p>	<p>روشن تھام سوار حفظ مشکبایہ میں تھاق فرق بال بھر کا حلب و تلمیز میں</p>	<p>لازم نے جن ایوں کو جواہر رقم کیا اوس لعل لب پہ سنگ لگا کر ستم کیا</p>
<p>۲۲۴</p> <p>تھا غنیمت جو جواہر کا مال نہ تھا شمع و زلال افندہ و شمع و زلال نہ تھا شمع و زلال</p>	<p>۲۲۵</p> <p>جنت عدل پہ شمع و زلال پہر سب میں کو کو شمع و زلال پہل پہر سب میں کو کو شمع و زلال فذلک وہ جبے سانسے اٹلی و زلال</p>	<p>۲۲۶</p> <p>جواہر میں پہل پہل سوار کی جا داسا داسا داسا داسا اپنی زبان چسپاں ہے سوار کی جا پہل پہل سوار کی جا</p>
<p>جلی جو کوند جاتی ہر چہر کے نور سے حورین شمار ہوتی ہیں سن سن کے دور سے</p>	<p>کیا ذکر رکھا او خط عمر زشت کا پہلو ملا ہوا ہر جفے بہشت کا</p>	<p>دریا پہ نشہ کام شہ نیک خور ہے پانی کی بھر جہان میں خاکل برور ہے</p>

<p>۱۵۱ کجاں کجاں تو دل کی بڑی شوق الاس کجاں کجاں تو دل کی بڑی شوق خود اپنے شہر میں کجاں کجاں تو دل کی بڑی شوق خود اپنے شہر میں کجاں کجاں تو دل کی بڑی شوق</p>	<p>۱۵۲ میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق</p>	<p>۱۵۳ میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق</p>
<p>تب سسر کے گہر پکٹا دکھاتے ہیں نمرن درخشب کی سیجا دکھاتے ہیں</p>	<p>دو دھبی ہیں جھکے ہوئے راز دنیا زمین بیشک درخت ہیں مہینہ کی نماز زمین</p>	<p>فتح و ظفر کو چمکے سر ہوا لیتے ہیں ناخن ہنسنے یا نہ ہونے یہ گہر کھول دیتے ہیں</p>
<p>۱۵۴ ماں آسمان پر چھوڑا شادام کا نور کوئی نہ دیکھ سکا کہ شادام کا نور سراج آسمان پر چھوڑا شادام کا نور سراج آسمان پر چھوڑا شادام کا نور</p>	<p>۱۵۵ رکھنا چہ دم کے کئی کیا چھوڑا نویں میں شمع شمع کی بوسہ سراج آسمان پر چھوڑا شادام کا نور سراج آسمان پر چھوڑا شادام کا نور</p>	<p>۱۵۶ وزن پر ہر شے کا وزن صندوق میں ہر شے کا وزن وزن پر ہر شے کا وزن صندوق میں ہر شے کا وزن</p>
<p>۱۵۷ مکس جہاں ہر سب فہم ناپ ہیں زور و چمک کے ہیں ہم آفتاب ہیں</p>	<p>۱۵۸ خجستہ وہ گلوں ہمارے جو کٹ گیا حیرت ہو کیوں درق نہیں کاٹ گیا</p>	<p>۱۵۹ دل اس طرح ہر سینہ شاہ شہید ہیں لہجہ جسطرح ہر کلام مجید ہیں</p>
<p>۱۶۰ میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق</p>	<p>۱۶۱ میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق</p>	<p>۱۶۲ میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق میں نے اپنے دل کی بڑی شوق</p>
<p>پہلے تاج چاہ و قمر کو رقم کریں زخم سے غسل کر کے طواف حرم کریں</p>	<p>پہونچا خیالات صحتی تھی بلی ہوئی ساچے میں نوکے ہیں شہیدین صحتی ہوئی</p>	<p>گرمی میں ان کا ہر جسے تنہا کی بھاپ سے دوہیلیاں کشمہ ہوں گھوڑوں کی ٹانہ سے</p>

<p>۱۵۶          تیر تیریں زخم بھائی بھندار          تیر تیریں زخم بھائی بھندار          تیر تیریں زخم بھائی بھندار          تیر تیریں زخم بھائی بھندار</p>	<p>۱۵۷          قلعہ سلطان علی          قلعہ سلطان علی          قلعہ سلطان علی          قلعہ سلطان علی</p>	<p>۱۵۸          ہر خیر و برکت میرا اختیار ہے          ہر خیر و برکت میرا اختیار ہے          ہر خیر و برکت میرا اختیار ہے          ہر خیر و برکت میرا اختیار ہے</p>
<p>گردن جو قبلہ رو بھی ہو دنیا زمین          ظاہر یہ تھا کہ فرج ہو میری نماز میں</p>	<p>قوت تعین نکھاتا ہوں اس غم لڑکی          لوگوں کی ہر برکتی غنیمت الفقار کی</p>	<p>عصہ فقط ہی چند نفس کا اخیر ہوں          اکبر سا لہو جان نہ رہا میں تو پیر ہوں</p>
<p>۱۵۹          بلور لعل موزی جلیقہ بزمین          انارنگہ شمعین زرد عین جود جاہلین          شہد بونک جگر جاکھا سائین سائین          رشتہ بھی ہر خطہ بزمین خطہ بزمین</p>	<p>۱۶۰          بزمین بزمین بزمین بزمین          بزمین بزمین بزمین بزمین          بزمین بزمین بزمین بزمین          بزمین بزمین بزمین بزمین</p>	<p>۱۶۱          خورشید مدام کو مریض بزمین          خورشید مدام کو مریض بزمین          خورشید مدام کو مریض بزمین          خورشید مدام کو مریض بزمین</p>
<p>سایہ سیطیح کا بجز آسمان تھا          سید کی لاش کا بھی کوئی باسبان تھا</p>	<p>لوگوں سے بچھو ہوں کچھ رو کو نہیں          شیر خدا کے شیر کا اب لوگوں سے نہیں</p>	<p>آہاد گھر حرمین کوئی یون لٹا بھی تھا          اصغر کو دیکھو دودھ جی کا چھٹا تھا</p>
<p>۱۶۲          وفا پورا بارالم سے کربان          خیم بیعت سے وفا کا بزمین          پیش نظر ہے لاشہ و زندہ سر کربان          صد مہر بزمین پہ دینے کو کربان</p>	<p>۱۶۳          شہید شہید شہید شہید          شہید شہید شہید شہید          شہید شہید شہید شہید          شہید شہید شہید شہید</p>	<p>۱۶۴          شہید شہید شہید شہید          شہید شہید شہید شہید          شہید شہید شہید شہید          شہید شہید شہید شہید</p>
<p>کیا غم نہیں ہو کو لٹا بیخ دالم نہیں          صد مہر ہیں کہیں سے کابیر قدم نہیں</p>	<p>اک بندہ حقیر ہوں رب غفور کا          منحہ سے کبھی نکلے گا کلہ عزور کا</p>	<p>کھیتی سب تو مریض بنو ہو گئی          رنگ لڑ گیا گلوں کا ہوا اور ہو گئی</p>

<p>۱۵۵ ایمان تو جو خوار و خستہ ہے بانی تو کیلئے کھینچنے کے ایذا رسول کے کھینچنے کے نیلو این پیہ بانی</p>	<p>۱۵۸ تھار و مشام چکی بستی آب کی بدو سر سیدین کے شربت کین چن کر چھوڑ دینا نیلو این پیہ بانی</p>	<p>۱۵۶ سارک چن کر اٹھنا اچھوڑ دینا جبر و استبداد کی کوڑا اچھوڑ دینا حسن کو اپنے اہل و عیال اچھوڑ دینا جسک مرے باخدا اچھوڑ دینا</p>
<p>چھوٹا کیا پس کو جواب مل کے ناہم خود غلط ہو، قرآن کو بھول کے</p>	<p>سر کے پاش پاش ہیں تن در زیر ہیں نیلو این کیا یزید کے لشکر کی تیز ہیں</p>	<p>تو خاک ہو چو ہیں بھی الفت کی کور نیز یہ سر چڑھاؤ تو منہ قبلہ رو رہو</p>
<p>۱۵۷ اک دن دھاکا سینہ زبر اٹھا کر تک یہ تھا میرا زونہی پتہ وہ یاد الدین کا وہ یاد دینی جاہ اک دن وہ کوئی نہ نہیں</p>	<p>۱۵۹ تو کے سینہ زبر اٹھا کر اٹھا کر دینے کو کیا تھا دور سے کسی لاش کی وہ چھیل جدا کیا چھیل</p>	<p>۱۶۳ جس کو دھاکا سینہ زبر اٹھا کر جس کو دھاکا سینہ زبر اٹھا کر مسند پناہ عزت و شرف کا پناہ ہو حال میں غیر کو تو کی غلط ہے</p>
<p>تام کا لون گھرن سد اشووشین تھا ایسا کہ بھی بیگم نہ تھامسین تھا</p>	<p>تھانج لیدرگ جو گور و گھن کے ہیں کس نخل کے ٹھہرے گل کس چن کے ہیں</p>	<p>مٹی ہو یا کہ خر ہون پاک کے تلے اٹھارو و گور کھ خاک کے تلے</p>
<p>۱۵۸ بھگت کا اٹھ کر بار و گور کے بھگت کا اٹھ کر بار و گور کے بھگت کا اٹھ کر بار و گور کے بھگت کا اٹھ کر بار و گور کے</p>	<p>۱۶۰ تو کے گھر گھر گھر گھر تو کے گھر گھر گھر گھر تو کے گھر گھر گھر گھر تو کے گھر گھر گھر گھر</p>	<p>۱۶۴ تو کے گھر گھر گھر گھر تو کے گھر گھر گھر گھر تو کے گھر گھر گھر گھر تو کے گھر گھر گھر گھر</p>
<p>جو الیہ کا دوست یعقوب کون ہے غلبہ ہے کسی فوج کا مغلوب کون ہے</p>	<p>قدسی رو تھوچتے ہیں اکلی شاہنہ تن انکے ہیں زمین پر سر آسمانہ</p>	<p>کیا کیا گل مراد مری باہد اٹے ہیں ملن جہانیں اکے پہل کس نے پاؤں ہیں</p>

<p>۴۳ مومنین کے ساتھ رہو جو گمراہی سے بچیں بے گناہ رہیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں</p>	<p>۴۴ جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں</p>	<p>۴۵ جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں</p>
<p>کچھ دن جو میری پاس ہو سوار تھے یہ لالہ لبت پروردگار تھے</p>	<p>بھی سی تیغ کو ندی تھی کس چراگی آتی تھی کس طرف سے صدالامان کی</p>	<p>دوسری ہو جواب تو ایمان کی چاہ کی آینگی کوئین سے صدالاکہ کی</p>
<p>۴۶ جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں</p>	<p>۴۷ جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں</p>	<p>۴۸ جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں</p>
<p>بالا ہو ورت حال تھی مضبوط پہ ہاتھ تھا خیبر میں کون شیر آبی کے ساتھ تھا</p>	<p>کیونہ فراریوں کی دوہائی بھی یاد ہے صفید میں صفوں کی صفائی بھی یاد ہے</p>	<p>باہر کوئین کے آئے عجب عزم و جاہ سے غل تھا کہ کھلے یوسف صدیق جاہ سے</p>
<p>۴۹ جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں</p>	<p>۵۰ جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں</p>	<p>۵۱ جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں جو کلمہ پڑھیں</p>
<p>زور و اتحاد دست و ہی رسل میں دو کر دیا تھامر کے قامت کو طرین</p>	<p>لشکر جو کھا خور ہو تیا ب ہو گیا ہر شے آگ بھی جگر اب ہو گیا</p>	<p>شعلہ ہو نہ سانس نہ واہ سے رہے دو تین روز چاہ پیکر پاچھے رہے</p>

<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں کو انوار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>	<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں کو انوار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>	<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں کو انوار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>
<p>دوم چہرہ بگڑا گناہ سوا اسکے پناؤ کے طوفان خون کٹھن کا کہ قہر چاہے بوسے</p>	<p>زینت ہوا سماں کی رولوں نہیں کی دنیا کی آبرو ہاں تو عزت ہر دین کی</p>	<p>اس طرح گھر تیار رسول خدا کا مسو سید انیسو کے منہ پہ پیرہ لرو کا کھو</p>
<p>سرسبز نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں</p>	<p>سرسبز نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں</p>	<p>سرسبز نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں نہیں خوش ترخانہ انوار ہوں</p>
<p>دور میں بھی ہم اپنا خدا کو حضور ہیں بھٹو چھٹیں کو خدا ایک نور ہیں</p>	<p>مکھو تو نہ زور جو چکی سدا رکے پڑھو نماز میں عہد کی سید کیا رکے</p>	<p>گیتی جو فرخ ہو منہش میں آگئی کالی گٹھا سپاہ کی جھنڈ میں چاگئی</p>
<p>سرسبز خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں</p>	<p>سرسبز خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں</p>	<p>سرسبز خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں خوش ترخانہ انوار ہوں</p>
<p>ایک ایک نہیں تاج سر مشرقین ہے احسان جہانیں نام حسین ہے</p>	<p>تیرے ہونے ملکیت شہ مشرقین کے وہت کی گھروں کی ہر گھر میں شین کے</p>	<p>بہرنگ شام گورگران تو لے لے لے برہم بڑے کیہ بیرون کو عدو کھنک لے</p>



<p>۱۶۲ کا علم نشان سیدہ کی سیما گوئی زینت کس کو زینت تھانہ نقیر کیس کو زینت نیشہ کی بصدائی کیسی بیکانہ</p>	<p>۱۶۳ کاٹھی تنخ و افکار کی باتھا آب گھر جدا یا تقابیح بندھی کھوٹ اٹھا کر بقی چکی اور اوپر دو دھڑا دھڑا جابے نکلتے جھکاو</p>	<p>۱۶۴ کلی وہ چنگا عجبیہ و زنج ساخا آئی اچھیلی آواز بقی چشمک یہ دسہم بھی برکیا ہل چلی آئی ہوہین ورنہ وافر فرخ</p>
<p>۱۶۵ منکر وہل کا شور کچے دہلتے تھے تھر کے جھانچہ بھی کف افسوس تھے</p>	<p>۱۶۶ و کھلائی سبکو منہ کی صفائی لڑائی میں بہا نین کر اور سے لین رونمائی میں</p>	<p>۱۶۷ دیر یا تھر تھر پروردگار ہوں طوفان و گھبراہٹ یا نسو بدن و الفقار ہوں</p>
<p>۱۶۸ دو غول منہ کو وہ دل شام و صبح آدھی سیاہ اٹھی گھٹائی جو کچھ نیا چھین پیا خاؤں جو کچھ تلاشے نیام سے قہقہے کو جو کچھ</p>	<p>۱۶۹ قبضہ وہ جسکی سچ و اندک بنیاد ناہین وہ دسہم جو دھائی بنیاد بہ آہی جسکو گھٹ پیتی بنیاد و تھر تھر کھلے مثال ماہ</p>	<p>۱۷۰ سینہ خراب ہوں ماہ اور سبک نشتہ ہوں مگر کار جان جو کچھ گلزار سے میں ہر سہلے وکیل مرا سکون اقبال ہر سہلے وکیل مرا</p>
<p>۱۷۱ اوٹھا مہی کا ہاتھ یاد گار کی شان سے نکلا ہمارا وچ شرف آسمان سے</p>	<p>۱۷۲ جو مر رہا ہیں کہ شیخ شہ افغانی کی ہے تمہ یہ اوسکھ ہے کہ عنایت خلکی ہے</p>	<p>۱۷۳ دو لون مریو میں مجھ میں کہ حرکت ہو تو ہوں امت ہوں سیکلے دشمن کو زہر ہوں</p>
<p>۱۷۴ باہر تھی نیام سے شیشہ شعلہ یا اب سے چلے ہوئی بڑی بھوار کیچکی کو چار کے نکلا سیاہ ماہ یا استیج بیا بیا آہ نکلا</p>	<p>۱۷۵ ہر تھر میں باور شکشک شایہ سید کر دین شام و صبح ہوا ہی جواو کی ابتدا تھی ہی انتہا ہی عاشق ہوید یہ پسندیدہ فدا ہی</p>	<p>۱۷۶ جنت میں کھڑے تھیں توڑی ہوئی نہر میں کھڑے تھیں توڑی ہوئی سیر کے ہاتھ میں تھیں توڑی ہوئی نہر میں کھڑے تھیں توڑی ہوئی</p>
<p>۱۷۷ نکلی عروس فتح مخافہ جدا ہوا یا ناہ ظفر سے لغافہ جدا ہوا</p>	<p>۱۷۸ یکتا تھر ذوالفقار قطعی دلیل ہے جو تیغ و دو لون باکین و ایل ہے</p>	<p>۱۷۹ جانی ہوں جیسے لال چھوڑی نہیں جوشن ہوا کہ شہر دہند موڑی نہیں</p>



<p>۹۱۱ محببتیں سچ علی ساجدین زیادین سچ سچ سچ سچ سچ کیونکہ سچ سچ سچ سچ سچ بجائے گشت سچ سچ سچ سچ شوق کوئی حسین کا مجھے نہان</p>	<p>۹۱۲ علا کر کیا چلی غنیمت کیا کہیم تھی جب بیکار در تھا اسید پیچ سنبہ تھانہ نہ ناچار جب ہم چون کہ سنبہ سیاہ ہوا ہریم</p>	<p>۹۱۳ دل کا نینے تھکے کھیلے اوچے اور کاٹھے ماتین غنائی راہ تو غنیمت تھا کاٹھے اودے کھٹے سونے تھانے اوچے اور کاٹھے سرخ کی چال قری کر رہی بل کاٹھے</p>
<p>۹۱۲ فریاد الفیث کو کہ پانتی ہون میں سیکے قاتلو تمہیں پہچانتی ہون میں</p>	<p>۹۱۳ شمشیر بادشاہ سلیمان بساط تھی کیا تھمتے کافروں کے قدم در بساط تھی</p>	<p>۹۱۴ پہونچی یہ و ان اس کا بھی جہا گزرنو لوہیکو کھائے یوں کہ زبان کو خبر نہ</p>
<p>۹۱۲ ایکے سحر تہیں جو شمشاد شہزاد جناب کی کر دکائی زمین صولت جہاد اعلیٰ کی فتح یعنی زبان بیخ کی دراز کشتے تھے کانچ پچے آپس میں</p>	<p>۹۱۳ تھی تو انقطاع میں ان طوطو پہنچتے تھے پھرتے تھے ہر اور کشت گزرتے تھے ہر اور سکھتے تھے ہر اور</p>	<p>۹۱۴ جیتا تھا تو چھ تیغ دھتور اور کیا دھتور کی ندی اور دھتور یکر در زینہ سر کے لیے کتبہ ہر اور لیہ صاف کر دیا اور جو صوف لہر اور</p>
<p>۹۱۳ کیونکہ جواب تو کوئی دم بند سب کے ہیں غل تھا کہ وہ انکار کہ نہ غنیمت کے ہیں</p>	<p>۹۱۴ ڈر کر کہ جو سو اگر کہ وہ مرے گے صف پہ گری جو صف تو پر پڑے گے</p>	<p>۹۱۵ دریاو خون فرات کو ساحل پہ بہ گئے وہ پارا در گئے یہ اوسی گھاٹ پہ گئے</p>
<p>۹۱۳ کوئی جو برق طاقت گنہگار گشتی جو صف پر اسٹا برسی تھی گشتی ثابت ہوا ہر سچ کو ذرا لگتی تو پہنچتی پڑے قیامت لگتی</p>	<p>۹۱۴ روشن ہو کر جو کونہ کوٹا اور دیے ہفت کوٹا کات کسے پڑا اور دیے گردن بچا کی کونہ کوٹا اور دیے پہنچا جو کونہ کوٹا اور دیے</p>	<p>۹۱۵ بلی بھی تھنچ جب شمشاد شہزاد لاکھوں باتنچ دیوینڈی اور شہزاد دو کیا چاہا نہ پہنچا اور شہزاد کافر کو کبھی نہ اور شہزاد</p>
<p>۹۱۳ پھر حشر تھا جو جہنم نالے حضور کو سخت سے ملا چکے تھے لہریل صو کو</p>	<p>۹۱۴ اوچھا بھی وار اگر کسی دشمن کو لگ گیا نن جا رہا تو پکے الگ سر لگ گیا</p>	<p>۹۱۵ یوں فرق پہ چوہی یہی اہل خلاف کے مرکز کی صلیح سو قدم سر پہ کاٹ کے</p>



[illegible]

<p>۱۱۸ میرا تو حق پرست کتنا مستعد سوا کھٹے بڑے اور عجیب جو دودھ ہوا جسے خاک و مین جوارادہ دیا دو دو تیر تو زور و کوشش کرد ہوا</p>	<p>۱۱۹ کیا تھی نظری اور مثال تھی کیا از سودہ کار تھی کیا دی سماں تھی بجلی زمین پہ تھی تو خاک پر بلال تھی اعدایہ تیغ قبلہ عالم پر دھال تھی</p>	<p>۱۲۰ غل تھا کہ اس کی فریب خالی غائبی مجان کے پیچے بالائی نہ جا بیگی مبائیگی سر و نہ زوالی نہ جا بیگی سودہ بلا بد پر بالائی نہ جا بیگی</p>
<p>خون عدو کو گھیت گھی لوین پاتا تھا سیدی لٹ پڑی بھی جلہ کھچا نہ تھا</p>	<p>اگے رہی ہر سے بھی کچھ رزم گاہین تمڑہ کی ڈھال بھی تھی ایسی کیا مین</p>	<p>جو ہر نہیں پہنچے تیغ شہ خوش نصان سیدی لکھی ہوئی ہر دعا کی ہلال پر</p>
<p>۱۲۱ وہا لیں تو تھیں حال حال بہا تھا شہر کی سی نیال تھی کمانا تھا باغ کی طرح تھی سایہ جو خوش تھی</p>	<p>۱۲۲ تیغ ظفر تھی اس کی کمان نہاد پستی تو کیا راج نہاد کہنہ کی خلق او سکو کہے آسمان نہاد جس تیغ کی نہاد میں جو نہاد</p>	<p>۱۲۳ جلیجی تھی تاجی و جلیجی تھی خادم کمر کیلے ساتھ اجل تھی صفت میں باطن جلیجی تھی سور تھا جو پچھلے تھی</p>
<p>پکڑا کلا تو سائنش تو سچ لی گئی دریا پر جسکو پایا ہوا و سکا لی گئی</p>	<p>نہرت بھی اک لقب ہم تیغ دوسرا تھا بروئے او سکی پشت پر تکیہ فر کا تھا</p>	<p>بیدم ہوا کوئی کوئی سرکش کھل گیا آنکھوں کے سامنے سے جھلاوا انگلیا</p>
<p>۱۲۴ نہت تھی قری قری غنیمت اجمال تھی جلیجی تھی ساقہ تھی قناری زلال تھی خیمہ تھی تھی تھی تھی تھی سور تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۲۵ سور تھی تھی تھی تھی تھی سور تھی تھی تھی تھی تھی سور تھی تھی تھی تھی تھی سور تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۲۶ سور تھی تھی تھی تھی تھی سور تھی تھی تھی تھی تھی سور تھی تھی تھی تھی تھی سور تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>جیتا تو سائنس کوئی کم لگ گیا منہ او سکا جسے دیکھ لیا دم ٹھگ گیا</p>	<p>دور زمین سرا و ٹھانی کی کب و کو بار ہے اب گزروں تیغ تیرا اور سوار ہے</p>	<p>بروئے ہی نہیں میں شہر تفریق کے جھیلے ہوئے لڑائی ان بدھن کے</p>

<p>۱۶۷ مبارک چاق و تاب سب کج جلجلیں اور کج جلیں سبے بول کر نہیں جی جلیں شیر زہلی آجھیں جی جلیں</p>	<p>۱۶۸ کیمیا قیظ و در کیمیا کیمیائی سے ہو کر جو کیمیا کاری تھی زون قدر انداز کیمیا ایک نامورین لٹے پھر آئے پھر</p>	<p>۱۶۹ جو لنگے بند نہ بند کراست فصحت ملے تو کیلے سناون بزارند بوسون اندوزان فصاحت شمارند جو کہ گریہ فزونی پانچ چارند</p>
<p>۱۷۰ دھالو کے رنگ خوف سے کافور ہو گئے چار آئینوں کے شیشہ دل چور ہو گئے</p>	<p>۱۷۱ لشکر سیہ رخ کا جو پامال ہو گیا ماری خوشی کس تیغ کا سنہ لال ہو گیا</p>	<p>۱۷۲ دی ہو مصطفیٰ کی قسم فوج شاہ لے تلوار روک لی ہو تھاری امام نے</p>
<p>۱۷۳ خالی ہو کر تھوڑے جھڑپوں سے خالی ہو کر تھوڑے جھڑپوں سے</p>	<p>۱۷۴ متمنی تھی جو تیغ شہ مشرقین کی جنگل میں شور تھا کہ دو دھالی حشیر کی</p>	<p>۱۷۵ منظر ہے نہ جنگ نہ ہاتھوں میں زور ہے بجلی جو تھم گئی ہو تو کیا سنہ کا زور ہے</p>
<p>۱۷۶ چلنے میں گریہ کی اور کس کی دعا دینی اور دین کی</p>	<p>۱۷۷ اگر طرح لیت شالی کمان تک بان بوزبان یہ چرس کمان تک</p>	<p>۱۷۸ کھلب و نا حشیں کا دل درد مند ہے ایزد و الفقار صبر خدا کو پسند ہے</p>





<p>۱۶۸          دودھ دینا سو دینا دھواؤں میں          خالق بنو عابد اور بیکان          شہید کو دینا تو دینا تو دینا          عزت جانیں تو دینا تو دینا</p>	<p>۱۶۹          بیکس کی لوسی کو دینا تو دینا          بیکس کی لوسی کو دینا تو دینا          بیکس کی لوسی کو دینا تو دینا          بیکس کی لوسی کو دینا تو دینا</p>	<p>۱۷۰          بیکس کی لوسی کو دینا تو دینا          بیکس کی لوسی کو دینا تو دینا          بیکس کی لوسی کو دینا تو دینا          بیکس کی لوسی کو دینا تو دینا</p>
<p>۱۷۱          زیر زمین بھی مورد لطف کرم ہیں          یہ بکے سب لطف بہ ثابت قدم ہیں</p>	<p>۱۷۲          یہ ظلم جو راجہ وحید کے سامنے          بیٹے کو فرج کرتا ہو مادر کے سامنے</p>	<p>۱۷۳          نہایت ہوا محو کہ اہل ب تہیہ          کہو دیا بھی ہو دور کہ تہیہ تہیہ</p>
<p>۱۷۴          لکھتی تھی تیرا کار کا تیرا          ریش غفلت اس کی کب تیرا</p>	<p>۱۷۵          چلے گا جو دور کے وہ تیرا          چلے گا جو دور کے وہ تیرا</p>	<p>۱۷۶          سیدان کی جیسے سے ظالم تیرا          سیدان کی جیسے سے ظالم تیرا</p>
<p>۱۷۷          زانو رکھا جو چھاتی پزیرا          دہنی طرف سوائی صدا ہوا کی</p>	<p>۱۷۸          اب جگر مگھا اس جسد پاش پاش پر          لکھو لے زینت تھی ہوا کی لاش پر</p>	<p>۱۷۹          بھائی کے مرنے وقت ہن کا گدازنو          یوں فرج کر مجھے کہ کسی کو خیرنو</p>
<p>۱۸۰          عمارت کی جیسے جو گادہ ادھر ادھر          دیکھا کھڑے ہیں انجمن میں</p>	<p>۱۸۱          سب سے پہلے اور دھڑلے          سب سے پہلے اور دھڑلے</p>	<p>۱۸۲          سب سے پہلے اور دھڑلے          سب سے پہلے اور دھڑلے</p>
<p>۱۸۳          در قہر حق سو دست درازی کو چھوڑو          مقتدی کا میر نمازی کو چھوڑو</p>	<p>۱۸۴          خلوت اپنے گھر شاہوار لے          تن سے سر حسین کو جلدی اتار لے</p>	<p>۱۸۵          خیر فرج جان دول فاطمہ ہوا          جس جاحقی قتل گاہ وہیں خاتمہ ہوا</p>



<p>۱۵۷۸          اس وقت پہنچی زینب شاد و سرگرم          جب شہر تھیں لے جاتا تھا شہر          کبھی ہوئی تھیں جو یہ پوچھیں          انصار و دون زرد و خوار و بون</p>	<p>۱۵۷۹          کیا چیک چکے جان ای کر شاد و سرگرم          سناج سناج کیا زینب و سرگرم          آئی صد کاربان کی نصرت ملی نہاد          زینب جاو حال کی جو خاک و گراہ</p>	<p>۱۵۸۰          جو کتنی مری ہو سیکر تنگ گاہ          اور اس کی سبب پہنچ خاطر گاہ          اور اس کی سبب پہنچ خاطر گاہ          اور اس کی سبب پہنچ خاطر گاہ</p>
<p>ہے خاک سجدہ گا چہیں حسین کی          آنکھیں کھلی تھیں خاطر گاہ کے نو میں کی</p>	<p>خنجر گلے پہ سینے پہ قاتل سوار تھا          اس جہر میں بہن مرا کیا اختیار تھا</p>	<p>ای شام غم وہ کیسوں الا کہ مر گیا          اور آفتاب تیرا اجالا کہ مر گیا</p>
<p>۱۵۷۹          قرآن طہر ہا تھا سارن بوزاب          ادیش میں کھلا ہوا تھا جابجا تھا          روشن غلابیوں میں وہ شہنشاہ          غلابیوں میں وہ شہنشاہ</p>	<p>۱۵۸۱          قاتل طہر ہا تھا سارن بوزاب          کس کی طرح کہ خدا حافظ اور بہن          پھیلا کر دون ہاتھ کو دینی بون          ای صدی خضر جو بون بون</p>	<p>۱۵۸۲          کہتی تھی کہ لاش پر نظر نہ پڑا          بس دوش کی طرح تھی وہ غم کی متلا          جلائی ہوا جلائی یہ کیسا غم بون          آئی صدی لاش جو غم کی متلا</p>
<p>آنکھوں سے یہ حیران گزینا سو جا رہی ہیں          ثابت خیر شک ہو تو نوسے تھا مسکرا رہی ہیں</p>	<p>یہی تیری شہید برادر کے ساتھ ہوں          تو جا کر ڈھونڈ لاش میں سر کے ساتھ ہوں</p>	<p>کچھ غم نہیں جو فوج میں کام ہو گیا          امت کی مغفرت کا سر انجام ہو گیا</p>
<p>۱۵۸۳          جلائی کہ لاش بون بون بون          جلائی کہ لاش بون بون بون          جلائی کہ لاش بون بون بون          جلائی کہ لاش بون بون بون</p>	<p>۱۵۸۴          جلائی کہ لاش بون بون بون          جلائی کہ لاش بون بون بون          جلائی کہ لاش بون بون بون          جلائی کہ لاش بون بون بون</p>	<p>۱۵۸۵          جلائی کہ لاش بون بون بون          جلائی کہ لاش بون بون بون          جلائی کہ لاش بون بون بون          جلائی کہ لاش بون بون بون</p>
<p>شاید ابھی جی ہر چہی خلق پاک پر          اسوجہ سر لہو ٹپکتا ہو خاک پر</p>	<p>زہرا کی عمر جھک گئی کو کیا ہوا          بتلا دی ای زمین مری بھائی کو کیا ہوا</p>	<p>یار ہر ابھر اچھن آرزو رہے          جہنک چھن میں گل لہو اور گلین بو رہے</p>

<p>یار کس کا رخ نماند وینا بین چرخ کوئی خانان مان بابا سپہ سالار نو جوان حالت جانیں حق وقت آرام جان</p>	<p>فرزند کس کا رخ نماند اس کی پیر چرخ کوئی خانان کیونچے جنگیں کرے دنیا چرخ دم بدم سپہ سالار نو جوان</p>	<p>فرزند کس کا رخ نماند دیگا کہ درویش کوئی خانان حضرت پیکار کوئی خانان شریک چرخ کوئی خانان</p>
<p>گر علاج ہو تو کھجے کا داغ ہے بدتر وہ قبر ہے جو گھر خیر ہے</p>	<p>دشمن کو بھی اپنی کمائی سے پاس ہے عزت بہرہ دولت ادا نہیں ہے</p>	<p>بھائی کو رو چکا نہیں بکاڑا نہیں بالو تھا سولال کو ہم کھو کر آ نہیں</p>
<p>چرخ کو بھی جانیں فرات چرخ کو بھی جانیں فرات چرخ کو بھی جانیں فرات چرخ کو بھی جانیں فرات</p>	<p>چرخ کو بھی جانیں فرات چرخ کو بھی جانیں فرات چرخ کو بھی جانیں فرات چرخ کو بھی جانیں فرات</p>	<p>چرخ کو بھی جانیں فرات چرخ کو بھی جانیں فرات چرخ کو بھی جانیں فرات چرخ کو بھی جانیں فرات</p>
<p>سہی ہو سلطنت جو ملے کائنات کی بیٹا نہ تو خاک ہر لذت حیات کی</p>	<p>پھر تو نہ کوئی اس نہ کوئی امید تھی چہرہ تھا زردیش بہا کہ سفید تھی</p>	<p>وان خیر و نکوسان پہ ادا چڑھا نہیں لوا اولع و نیکو اب ہم بھی جا نہیں</p>
<p>سہی ہو سلطنت جو ملے کائنات کی بیٹا نہ تو خاک ہر لذت حیات کی</p>	<p>پھر تو نہ کوئی اس نہ کوئی امید تھی چہرہ تھا زردیش بہا کہ سفید تھی</p>	<p>وان خیر و نکوسان پہ ادا چڑھا نہیں لوا اولع و نیکو اب ہم بھی جا نہیں</p>
<p>جرح تھا جرح دل کو نہ دیکھ تھا راحت نہ رات کو تھی نہ دیکھ تھا</p>	<p>مرتا سکی تھی ہر جسے پاس ہے بہا کی قبر بھی ملے کہہ کرے پاس ہے</p>	<p>بھائی کا حال دیکھ کے دیکھ کر تھی پر دالٹ کو دھڑلہ زہر اکھل پڑی</p>

<p>۹۰ قندیلہ کے سرودہ دلیری خیمہ میں چلے پڑے والا بخت زیادہ ہو جائے شہنشاہ مار لہجہ میں پڑے سکینہ خاک</p>	<p>۹۱ میں نے خود کو دیکھ کر توڑ دیا میں نے کہا کہ کیا ہوا اختیار دنیا سے اور خدا سے ہوں سزا ہو مجھ کو لطف پیمانی</p>	<p>۹۲ بنا لطف جلا ہے فراق بند کی صدمہ میں ہے غلامی دیش میں رہ کر یہ کائنات نیوت سے تو فوج کا بادشاہ</p>
<p>۹۳ الفت پاسی نکو دی کل کے سوتلہ شہنشاہ بھی اتنی حقیر تھی</p>	<p>۹۴ اس قافلہ میں خلق کا حاجت و آہ اچھا جو کوئی سر پہ نہو گا خدا ہو</p>	<p>۹۵ میٹولے باپ سولے بھائی جدا ہو تھے اس مکان میں کلبے جسے تو کیا ہو</p>
<p>۹۶ کہتے تھے کہ الفتن سکینہ جان میں نے تیار ہو اپنے کی دھم جان میں نے خود کو رکھ کے غرور و عقوان بے پروا کوئی آن لیا تو بولیاں</p>	<p>۹۷ یہ کھٹے روخت و زیت کی نظر دیکھا بھاری مافوقین خون اور پھر ہم سو بکے کئے شہنشاہ پر زینت تھار غم سے ہو کر ہو</p>	<p>۹۸ انسو میں سے دریاں بہا انسو میں سے دریاں بہا انسو میں سے دریاں بہا انسو میں سے دریاں بہا</p>
<p>۹۹ سد و کر و و انکو جو الفت کو باہن بی بی ہم اب سا فریاد رکاب ہیں</p>	<p>۱۰۰ پیٹ نہ مر خدا و پیڑ کے واسطے کیا اپنی جان دگی نہ لکے واسطے</p>	<p>۱۰۱ برسون میں جب کو جمع کیا تھا وہ گئے گویا کبھی جہان میں نہ تھے یوں گد گئے</p>
<p>۱۰۲ لائی تھی کبھی کبھی دست و پاں و پیراں و پیراں ہر چند درد و غم و غم و غم انجام احوال سا فریاد و فراق</p>	<p>۱۰۳ اس کے سانچے ایمان کا انتقال میں نے کئے کئے شہنشاہ و اجال دنیا سے میں نے کئے کئے کئے جانی دین میں نہو گا تھا حال</p>	<p>۱۰۴ میں نے کئے کئے کئے کئے میں نے کئے کئے کئے کئے میں نے کئے کئے کئے کئے میں نے کئے کئے کئے کئے</p>
<p>۱۰۵ تم سب کو علم میرا رقت نچا بیٹے بی بی مسافروں کو محبت نچا بیٹے</p>	<p>۱۰۶ میر جی کے چٹکے بلکتی سوتلی ہو میں ایسا کیا ہوں جسکے لیو جان کھوتی ہو</p>	<p>۱۰۷ ہر چند آج مالک تو زمین ہو نہیں سو چو نہیں کہ انسے تو بہتر نہیں</p>

<p>۱۹ افشک کنش منجھ سے یو دا دودھ ابن الدردہ کون کن کرمان شاہ کو دودھ نیو نیو سے باب چوٹ کے باب پس نہی نہیں خبر نہ ہمارے نہیں خبر</p>	<p>۲۰ وہ تیغ پیا پیا در و صابو صبر وہ تیغ پیا پیا در و صابو صبر وہ تیغ پیا پیا در و صابو صبر وہ تیغ پیا پیا در و صابو صبر</p>	<p>۲۱ نکلتے نکلتے گھر سے جا نہ رہا کلبا نکلتے نکلتے گھر سے جا نہ رہا کلبا نکلتے نکلتے گھر سے جا نہ رہا کلبا نکلتے نکلتے گھر سے جا نہ رہا کلبا</p>
<p>پیارے تھے سب پیارے کسی کو نہ لیکے جسم طلب تو کیا کیلے چلے گئے</p>	<p>یاں سیکڑوں بنی ہوئیں نکلیں بکولگیں بہنو سے بھائی بھائی ہوئیں پھر لگیں</p>	<p>اولاد قس ہوئی ماں باب اٹھ گئے بھوکوں سر پرست ہو جب اٹھ گئے</p>
<p>۲۲ ابھاکھو بھوکے تو سب کا کھانا راغی نہیں دینے کوئے شاہ کو دودھ وہ پو پو کا کھانا کھائی بابی فساد کے پیٹ سے غیر کھانا کھانا</p>	<p>۲۳ تو اگر تیرا تیری کیا جس گر تیرا تیرا تیری کیا جس گر تیرا تیرا تیری کیا جس گر تیرا تیرا تیری کیا جس</p>	<p>۲۴ نیا دین کئی کئی کئی کئی کئی نیا دین کئی کئی کئی کئی کئی نیا دین کئی کئی کئی کئی کئی نیا دین کئی کئی کئی کئی کئی</p>
<p>کیا کیا ستم ہو یہ شکایت دران کی امت کو حق میں آپ کبھی بددعا نہ کی</p>	<p>اہا نہیں وہ پھر کے کبھی جو جدا ہوا روئے پردے کے واسطے برسوں تو کیا ہوا</p>	<p>سب سے عمر آدہ کا میں گذر گئی اماں کا گھر اُٹھ گیا او میں نہ مر گئی</p>
<p>۲۵ افضل تھا جہاں کئی کوئی کوئی مخ کا چھپا تھا جہاں کے عتاب کس کا چھپو جو ہو اس کا سجد میں جا دیا کس کوئی کوئی</p>	<p>۲۶ ریت بڑا ریت کی کجا چوٹ یاں ریت بڑا ریت کی کجا چوٹ یاں ریت بڑا ریت کی کجا چوٹ یاں ریت بڑا ریت کی کجا چوٹ یاں</p>	<p>۲۷ بازار بھائی کوئی کوئی کوئی بازار بھائی کوئی کوئی کوئی بازار بھائی کوئی کوئی کوئی بازار بھائی کوئی کوئی کوئی</p>
<p>ہر چند جانتے تھے کہ تیغ اس کے پاس ہے فرمایا چل غار کو کیوں بے حواس ہے</p>	<p>چشم سے جو ملی شکست کیوں نہ رہے بچے رہے نہ رہے نے جو ان رہے</p>	<p>اماں جو لگے ہیں میں اوسو یاد رکھیے بچھ تو ہوں کے باب میں ایشاویہ کیے</p>

<p>۵۲۵ بیشکون کمان جو سچ منہ سے اتنا تو ہو کر کی کہ تار دیکھائے اڑنے سے نصیب بھالی میں کیا ہو راں کون کون دھونڈ کر نیک کیا ہو</p>	<p>۵۲۶ جان تو کون کون کون کون نیک جو بیکو دھونڈ کر کھو گیا نیک خدا کو کون کون کون نیک کریم تمہارا نکاح بیان نیک مراد ہو تار تو نصرت بیان</p>	<p>۵۲۷ پیشک بے سیمہ اکبر کا ہو بیجان ہو جو کون کون کون پیشک بھلی بھلی بھلی نیک مراد ہو تار تو نصرت بیان</p>
<p>چادر اوڑھنا کون جو میان سرخون قسمت میں لکھا ہو کہ میں زبردست بھاو کو جگا دو کہ بابا کو دیکھ لے</p>	<p>اکبر کو دھو دلیہ زہر کو دیکھ لے بھاو کو جگا دو کہ بابا کو دیکھ لے</p>	<p>نیزہ تم کا چاندی صورت پہ چل گیا دیکھنا پھر گئے کہ کچھ نکل گیا</p>
<p>۵۲۸ نیک کا تعجب نہ لائے غلط راہ خدا میں بے اسیر چلی غلط گرتی ہیں گرتی ہیں گرتی ہیں نیک ذات اس کی تم تار پر دھو</p>	<p>۵۲۹ نیک کے غلط غلط غلط نیک کا آپ آؤ میں جادو دھو دو بیجان سنبھالے میں باز دھو نیک غلط غلط غلط غلط</p>	<p>۵۳۰ نیک غلط غلط غلط غلط نیک غلط غلط غلط غلط نیک غلط غلط غلط غلط نیک غلط غلط غلط غلط</p>
<p>بکھو مر سخی کو بہن باتیز ہو میں او سکون پنتا ہوں کہ جسکی کتیر</p>	<p>بکھو مر سخی کو بہن باتیز ہو مانند عطران رخ پر نور زد ہو</p>	<p>بکھو مر سخی کو بہن باتیز ہو حیرت ہو کون لاش ہماری اٹھایا گیا</p>
<p>۵۳۱ لو الوداع جاوید ہم تار کون نیک بھلی بھلی بھلی بھلی نیک بھلی بھلی بھلی بھلی نیک بھلی بھلی بھلی بھلی</p>	<p>۵۳۲ نیک بھلی بھلی بھلی بھلی نیک بھلی بھلی بھلی بھلی نیک بھلی بھلی بھلی بھلی نیک بھلی بھلی بھلی بھلی</p>	<p>۵۳۳ نیک بھلی بھلی بھلی بھلی نیک بھلی بھلی بھلی بھلی نیک بھلی بھلی بھلی بھلی نیک بھلی بھلی بھلی بھلی</p>
<p>پیشیا راوہو دھو کہ ناز و کاپاڑ میں نیک بھلی بھلی بھلی بھلی</p>	<p>ہم سا بھی کوئی ہو گا نہ میکس نہ مایمیں آیا ہو وقت نھر کالائے اٹھائیں</p>	<p>اس پ میں بھلی بھلی بھلی بٹیا اسی بھلی بھلی بھلی</p>

<p>۱۷۴ بستر جاکت ربا کوئی دم ملت نہ دیکھو پھر نہیں یہانی بولیہ ہاتھ جو کہ بدمعاش چھوڑ دیکھائیں نہ دیکھو کوئی</p>	<p>۱۷۵ عالم ذات ایک خدا کو نہیں عسودہ دینی یا اسو لائق تھا چہو ہر وقت جا بڑے طاعت پر فخر راحت ہوا کی راہ میں جو سو</p>	<p>۱۷۶ باندھیں اگر سن سناں یہ شہر تعم جہان کو ہم ہوا داد کو شہر پیش کا ہر مقام پر ہوا ہر سکھایا کاشاں سے اور کوئی</p>
<p>۱۷۷ میشا نہ ایسے وقت میں یا ایک ساتھ ہو بیمار چاہیے کہ میسہ کے ساتھ ہو</p>	<p>۱۷۸ سب اس جہان میں گئے ہیں جانیہ پیدا ہو زمین رنج اٹھایا کو واسطے</p>	<p>۱۷۹ تو اٹھایا کس نے مریم جہان میں اک روز تھا اور نہیں کلا ایسا نہیں</p>
<p>۱۸۰ قاب نہیں تیغ اگر گویا عرش دار کھانگیا نہ تو آپ کو بلے جان شہر کہ جو نہیں تو بے دریا جی جہان روزی کو جب پہلو تو اڑا جی جہان</p>	<p>۱۸۱ خاتم کون کا سطر فخر جسم نیست ہوتے خام و کھائی کو پور کہ کہ کو کھم خا کہ سن کا کو پور گردن سلطان تیغ سے پور</p>	<p>۱۸۲ ایسوں جو کہ نہ جگہ کھانگیا جہان کو کھنکھانے جی جہان موت نہ تیغ کا پور تو کلا کھنکھانے دیس ہاں دراز جی جہان</p>
<p>۱۸۳ اویا ہر مل قیدی جانیہ جائیگا خادم سے بار طوق تھا یاد جائیگا</p>	<p>۱۸۴ حکم خدا میں پس ہر شان کا نہ پایا بہنو گے میں طوق چھو ہے آپ کا</p>	<p>۱۸۵ گردن جہاں کو دوج جو جہان فلاح ہے سکھتی فلاح نہ ہماری منافع ہے</p>
<p>۱۸۶ نہیے کلا کہ نہیں جانیہ و دراز بلیا جی جہان کی کھنکھانے کہ جو زبان تیغ سے کھنکھانے نقصان کیا ہو طوق ہر کھنکھانے</p>	<p>۱۸۷ قلب تھا لاکھ جہان کو کھنکھانے پوتا پور تیغ کی طاقت میں کھنکھانے بلیا جی جہان کی کھنکھانے عجب جی جہان کی کھنکھانے</p>	<p>۱۸۸ ایسوں جو کہ نہ جگہ کھانگیا جہان کو کھنکھانے جی جہان موت نہ تیغ کا پور تو کلا کھنکھانے دیس ہاں دراز جی جہان</p>
<p>۱۸۹ ہر اختیار خالق عادل کیواستے ظلمت گن کی ہر ہر کلا کیواستے</p>	<p>۱۹۰ بستر ہے وہ جو مری ربا لہا ہے او تو زمین صبر تھا راجہا ہے</p>	<p>۱۹۱ ناموس مصطفیٰ کو مدار الہام ہو تم میری لہو سار جہان کے لہا ہو</p>



<p>۲۶۶ گھڑتے وقت اگر آگیا جلال بوجہ کی کیا رسول خدا کی آل بوجہ کی کیا رسول خدا کی آل بوجہ کی کیا رسول خدا کی آل</p>	<p>۲۶۷ زبان شاہ رخ خدا حافظ المومنین فہمست ملے تو یہ کیلی لاش یہ بجوین اگر کو دین لطف کے جوہر انہی جلا اور مہا پوچھا کھلے جوہر</p>	<p>۲۶۸ اوسم پر پہلے کون کا ہوا خطاب مہج کیا کیلے و فرزند بوزاب گردن جگایا و دیا جوہر و مال پان جاکو نام ملے مری پند کی کباب</p>
<p>مطلق نہ لو لگا کوئی ناری جو گرم ہو دکھلا یو وہ صبر کہ آہن بھی نرم ہو</p>	<p>لینا خبر سن میں اگر اکھا ہاتھ ہو زمین پخت تھارے ساتھ میں تم انسا تھو</p>	<p>کام آئیگی ہر اک کو محبت حسین کی بس آخری ہی ہو یہ خدمت حسین کی</p>
<p>۲۶۹ تج کیا ہے بے سوز و فاقہ صابرین بانی دہائے دین سکھ کروں ان بھی جھپٹتے ہیں خدا رو جو صلہ بڑی کو جانید کہ جو بخشش کا صلہ</p>	<p>۲۷۰ ملک دوم جسبہ نہیں لعل شہر خورشید چھپا رام دین کہ جوہر جلالی دوزخ کی سیکنہ کہ جوہر زبانانہ خالق کہ کہ جوہر</p>	<p>۲۷۱ روح الامین کہ جو تھانی کا شب گھوڑے عیون کہ جو اوہ و عین کا الذکر و شان شکر آفتاب کا سگر باقی پختہ رسول ملک بناؤ</p>
<p>جہنم تو خوف خدین وان جوہر اشک گردنیں یوں ہو طوق کہ قوی کو شک</p>	<p>ود بولی کیا اب آپ نہ تشریف لائینگے مر کا حسین زبان ب نہ آئینگے</p>	<p>تھا اک عروج خلق کہ سراج کو لیے غل تھا حسین جاتے ہیں عراج کو لیے</p>
<p>۲۷۲ بلوئے باغ جو کہ آفتاب شد کام جو صلیت کریم کہ جو مری امام اچھا اسیر ہو نہ کو حاضر جوہر غلام سید خلی راہ دین جان بکام</p>	<p>۲۷۳ بیت الشرف سر کھلے جو سلطان ہو کیجا کہ دوزخ کھلے جو جھکا ہو حضرت نیاک خام کہ دیکھا احوال ہو سکری سید خانہ بردار و فاضل ہو</p>	<p>۲۷۴ جو حسین تھسا غور لے پور قدی جہدین غور طبع زریعے پور چہل تہ نجات کا دفر لے پور جہدین غور لے پور</p>
<p>جہاں کہ بیرون میں یہ ستم پہن حضرت دکان کہ یہ نجات دہر پہن</p>	<p>سرمائی حسین پر نہ ہر اسے رو دیا غزیت پہنی خود شد الے رو دیا</p>	<p>لٹتے ہیں پھول وادی غنیمت حسین دولہ برات لیکے جلاہر ہشت حسین</p>



<p>۵۵۵          بہرِ سحر افکارِ حق زانو کی گھاٹ          پیدایِ سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحر          سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحر          سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحر</p>	<p>۵۵۶          جہیزِ کدوئیں کی مالوئیں          پیدایِ سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحر          سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحر          سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحر</p>	<p>۵۵۷          قریبِ کدوئیں کی مالوئیں          پیدایِ سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحر          سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحر          سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحرِ سحر</p>
<p>شہدِ ملک کو دیکھ کر چہرہ چاہا          جلوہ تھا ایک پدین چار آفتاب کا</p>	<p>یاد کیا فریخِ روشنی کوہِ طور کو          دیکھو اس آئینہ میں مجھ کے نور کو</p>	<p>اسمیں آج تابشِ یہ رنگِ قہنگ ہے          یہ نور کی صدف اگر گہرین دہنگ ہے</p>
<p>۵۵۸          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات</p>	<p>۵۵۹          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات</p>	<p>۵۶۰          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات</p>
<p>اوی بھر یہ کوچہ زلفِ سیاہ ہے          نعرشِ نو کہ بالِ سیاہ کیا ہے</p>	<p>شہرِ مدحِ حسنِ چشمِ تھے آہو تبار کے          زگر کے پھول چھینکے وہ صفا داتا کے</p>	<p>یہ زیب گوشتوارہ عرشِ عظیم ہیں          دعویٰ ہے کیا بند ہی ہو یہ دیرم ہیں</p>
<p>۵۶۱          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات</p>	<p>۵۶۲          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات</p>	<p>۵۶۳          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات          آج کی دنیا کی کیا بات</p>
<p>اکہت اگر گیسو کا دین آسمان ہو          عجب میں ایسی بوجھ کہ سار اجماع ہو</p>	<p>کیسی طعی ثمنی عمر تیرہ بخت کو          وہ کون ہیں جو تیرہ میں لی خیرت کو</p>	<p>ہوا سطح کا چاند شہاب کے لیے          ایسی ہو محلِ محفِ خسار کے لیے</p>

<p>۹۶۳ آئینہ نگاہی سب کی کیا کیوں بدلیجی تباہ کن نہ رہی کیوں یاسین بزمِ فانیہ میں ترقی کیوں یاد بس کا جنتِ نورا کیوں</p>	<p>۹۶۴ کسیا انقلابِ باوجودِ عیار نیرنگیوں میں کھیلے ہو کدو دار سینہ جھکے خوں اس کے سحر دار دو دین میں کھڑے ہو اپنے ہر بار</p>	<p>۹۶۵ بہ چتری لگا لکھوانِ ابنِ سراج دھڑکے دل میں کیساں خام دم وہ شعور لیکر کا وہ فوج کا چوم وہ جا بجا نقیبو کا غصہ کی</p>
<p>پروانہ و اصد و زین عاشق حضور کے وصالِ اہم شمعِ طور کو سا پنجر میں نور کے</p>	<p>دشمن بھی یوں بلا میں کوئی مقبلہ انہو ایسے ستم ہوں اور قیامت بہ انہو</p>	<p>بچھایا ہوا تھا ابر ستم میمان بہر کیا آہنی تھی میکس و تنہا کی جان پر</p>
<p>۹۶۶ فانیہ وہ ہیں کہ جہنمِ فانیہ کا بازد کی آستین میں کیا نکلا ہے ساعتِ مہینت اس کے درکار ہو مہینہ وہ ہے کہ جہنمِ فانیہ کا</p>	<p>۹۶۷ کیا بات اوش کی کہ دم کر شہابی تجلی جس کی نقیض ہے بہت کجا جہی فانیہ میں انھیں ہے ہر صوم و صلوٰۃ کی نقشِ کمال کھاتا ہو راہِ نجات کی</p>	<p>۹۶۸ چھپا لکھو دھوپِ فانیہ کا تارین ملا بین قوسِ عذابِ جانی تھی تین منج سے سینہ پہ چھپا کئے تھے شاہ دین پہچھو غلام کی باختم و سیرین</p>
<p>ہر چاند سی فیاضتِ نیکو شہرشت کی دشمنِ ٹھکان کلیدِ ہر گنجِ شہرشت کی</p>	<p>لکھی ہوئی ہے سیرام سرِ شہرشت میں پیرِ دھند کے جائینگے سیدِ شہرشت میں</p>	<p>سر پر چھاپو یا مری مالک حضور میں اُسٹ کا حال کس سے کہوں آپ دُور میں</p>
<p>۹۶۹ جو کہہ دیتے ہو وقتِ سیدِ عالم ریان کی جان نام کا کھڑے آگ آگ قرآن کا اور اسکا بابِ ہر احرام نہیں کیا خونِ ہر بارِ ہرین</p>	<p>۹۷۰ یاد رہی میرا عجیب کہ گدا گور و دربار و درویشِ خدایا جنگ کی ڈھال میں تھے قیصرِ دنیا و آفتار منج سے خواہو کہ یہ کسبِ آفتاب</p>	<p>۹۷۱ نانا بلبلِ ناز کو جلدی کی جگہ قتل میں آکر حالِ مر لو کی جگہ کوڑہو جو کہ جامِ سہمی ساتھ لایا ہے سپاسا ہون میں کوڑا لایا ہے</p>
<p>صحفِ ہوائے سینہ الزکیہ واسطے سینہ ہوا کا صحفِ اکبر کیواسطے</p>	<p>ہر غیر کی نگاہ کو حسنِ جناب سے آنکھیں ملا سکا ہو کوئی آفتاب سے</p>	<p>ہوتا ہو وہ دم کہ مروت سے دور ہے امت سے چھپے کہ مر کیا قصور ہے</p>

<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا تندیسوں کی آب و ہوا کی نذر درندہ ہو جنگ کی جگہ کی جگہ کی سیلیاں نیکو کار کی جگہ کی سیلیاں</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا تندیسوں کی آب و ہوا کی نذر درندہ ہو جنگ کی جگہ کی جگہ کی سیلیاں نیکو کار کی جگہ کی سیلیاں</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا تندیسوں کی آب و ہوا کی نذر درندہ ہو جنگ کی جگہ کی جگہ کی سیلیاں نیکو کار کی جگہ کی سیلیاں</p>
<p>غارت گردن کا غول جو درانہ آگے گا اوس وقت کون چار زمین بچا کرے گا</p>	<p>غارت گردن کا غول جو درانہ آگے گا اوس وقت کون چار زمین بچا کرے گا</p>	<p>غارت گردن کا غول جو درانہ آگے گا اوس وقت کون چار زمین بچا کرے گا</p>
<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا تندیسوں کی آب و ہوا کی نذر درندہ ہو جنگ کی جگہ کی جگہ کی سیلیاں نیکو کار کی جگہ کی سیلیاں</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا تندیسوں کی آب و ہوا کی نذر درندہ ہو جنگ کی جگہ کی جگہ کی سیلیاں نیکو کار کی جگہ کی سیلیاں</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا تندیسوں کی آب و ہوا کی نذر درندہ ہو جنگ کی جگہ کی جگہ کی سیلیاں نیکو کار کی جگہ کی سیلیاں</p>
<p>سب نقش ہیں ہموں کو تو جانناش پر گھوڑے پہاڑ کو مری قاسم کی لاش پر</p>	<p>سب نقش ہیں ہموں کو تو جانناش پر گھوڑے پہاڑ کو مری قاسم کی لاش پر</p>	<p>سب نقش ہیں ہموں کو تو جانناش پر گھوڑے پہاڑ کو مری قاسم کی لاش پر</p>
<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا تندیسوں کی آب و ہوا کی نذر درندہ ہو جنگ کی جگہ کی جگہ کی سیلیاں نیکو کار کی جگہ کی سیلیاں</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا تندیسوں کی آب و ہوا کی نذر درندہ ہو جنگ کی جگہ کی جگہ کی سیلیاں نیکو کار کی جگہ کی سیلیاں</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا تندیسوں کی آب و ہوا کی نذر درندہ ہو جنگ کی جگہ کی جگہ کی سیلیاں نیکو کار کی جگہ کی سیلیاں</p>
<p>تجربہ پر پاس کر نہیں صدمہ گذرتے ہیں خنجر سے اہل ظلم مجھے بیچ کرتے ہیں</p>	<p>تجربہ پر پاس کر نہیں صدمہ گذرتے ہیں خنجر سے اہل ظلم مجھے بیچ کرتے ہیں</p>	<p>تجربہ پر پاس کر نہیں صدمہ گذرتے ہیں خنجر سے اہل ظلم مجھے بیچ کرتے ہیں</p>

<p>کائنات خود افتخار کو کیا کرے بتلا کر بارادہ ہوا و قوم اشقیاء منہا لوہوں کو بخداوندی خدا سزا دینے پر کیا کیا بیا بیا</p>	<p>دنیا کی بیچ بیچ سہرا بچھین دو خود بر زمین جاوے چھین دراجوین فرسہ بچھین سہل قلعہ اسو کیا بچھین</p>	<p>تقی کیا زار کا از شمع و بالباس بان ایک نقد عصمت و عفت و پاکس سینا ک طوق نیک و نیک ساس سینا ک طوق نیک و نیک ساس</p>
<p>بہر دم ندی کی تیغ علیٰ غوینس میر کے پہچے قدم ہوا جو طالب ہو خیر کے</p>	<p>یہ جنت و عیش ہر شاہی کام ہے دریش کو ضا و آئی سے کام ہے</p>	<p>سب تعلق غم کی کس چلن انکو یونہی ایذا میں شکر کرتی ہیں فاقون میں دہن</p>
<p>بازار بخت میں کوئی جو کس پاس بہر صفتی جو کس آتی ہو کس پاس عین طبع بخت میں اندوہ و فاس بازار بخت میں کوئی جو کس پاس</p>	<p>بازار بخت میں کوئی جو کس پاس بہر صفتی جو کس آتی ہو کس پاس عین طبع بخت میں اندوہ و فاس بازار بخت میں کوئی جو کس پاس</p>	<p>بازار بخت میں کوئی جو کس پاس بہر صفتی جو کس آتی ہو کس پاس عین طبع بخت میں اندوہ و فاس بازار بخت میں کوئی جو کس پاس</p>
<p>دل خون ہوا چہ بچم کو پر غم نہیں کیا اکبر سے فوجان کا بھی ماتم نہیں کیا</p>	<p>مضطر ہیں ورثہ و احباب امیر کے داعی مال و زینیں گھر میں فقیر کے</p>	<p>کچھ قدر مال و زینیں انکی نگاہ میں بہنو کو صدقہ کرو یا خالق کی راہ میں</p>
<p>عالم بے سادہ سپہ نام ہے نظر کا بے مدار ہادی صام ہے غیرت میں تاب و تابان ہے عزت و جان و زین و نام ہے</p>	<p>عالم بے سادہ سپہ نام ہے نظر کا بے مدار ہادی صام ہے غیرت میں تاب و تابان ہے عزت و جان و زین و نام ہے</p>	<p>عالم بے سادہ سپہ نام ہے نظر کا بے مدار ہادی صام ہے غیرت میں تاب و تابان ہے عزت و جان و زین و نام ہے</p>
<p>لینے ہیں کچھ کو خالق اکبر کو لیتے ہیں ہم آپ فاقہ کرتے ہیں سائل کو دیتے ہیں</p>	<p>حق غیر فقر کو نشی دولت علیٰ گرباس در کیا ردائے نک نہیں بنا سیکے پاس</p>	<p>مرسل ہوا یا ہم ہو کچھ مانع نہیں پتھر میں قلب ہم کو ہم جانتے نہیں</p>

<p>۱۹۱ کیا تم کو جو ان کی کتب میں ہا کے غیب میں ہوئی ہو مطلقاً نہیں سمجھ سکتے ہیں ان کی زبان کو دیکھا کھا نہیں سمجھ سکتے ہیں ان کی زبان کو دیکھا کھا</p>	<p>۱۹۲ جہلی اور دھڑلے میں کتنے غلک کو خدا اور دھڑلے میں کتنے غلک نہیں سمجھ سکتے ہیں ان کی زبان کو دیکھا کھا</p>	<p>۱۹۳ باز کسی کا من سے جدا تھا کیا دو خدا بیکل لاکوئی گونے لاکو کوئی ٹوٹا تھا اور کوئی اور دھڑلے</p>
<p>۱۹۴ ہر جہنم کی گھڑت ستم کھلے آئے ہیں گھوڑے اوس کی لاش پر ڈالے گئے ہیں</p>	<p>۱۹۵ مصر کی کسی کی ہر بھلاؤں بیچ میں اور ترافٹو کو پھانکے لشکر کی بیچ میں</p>	<p>۱۹۶ بھاگ کر زمین اہل ہوش میں تھک رہے ہیں زندہ جو تھے وہ کشتہ تیغ ہر اس تھے</p>
<p>۱۹۷ غیر الگ الگ کتب میں ہمارے خفا کی کتب میں علی و القادر کھینچ کر سے شعلے یار کو جلوہ دیا جو صاف ہے پتھر کی ناک پر</p>	<p>۱۹۸ جہلی کی کسی کی ہر بھلاؤں بیچ میں نہیں سمجھ سکتے ہیں ان کی زبان کو دیکھا کھا</p>	<p>۱۹۹ اک وار دیکھا ان کو خنجر میں دو ہاتھ میں ان کی جلیاں ہیں جواز دہ کا تھا بیکر ہو گیا سکھانے دیکھا کتب میں ان کی</p>
<p>۲۰۰ سب کو یقین ہوا کہ دو عالم اولٹ گیا روح الامین بھی چھوڑ کے مدد کو گیا</p>	<p>۲۰۱ گر گری کے پائال زبردست ہو گئے لشکر کے سر بلند جو ان پست ہو گئے</p>	<p>۲۰۲ ہر صف اموں کا انور نے رد کے رہ گئی سائے سسوی کی گشت زد ہو گئی</p>
<p>۲۰۳ نہیں دشت رنج کی ناکھال چلتے تھے بار بار دھڑلے کا تاجال</p>	<p>۲۰۴ دھالین دھال کے جب کتب میں نہیں سمجھ سکتے ہیں ان کی زبان کو دیکھا کھا</p>	<p>۲۰۵ نہیں دشت رنج کی ناکھال چلتے تھے بار بار دھڑلے کا تاجال</p>
<p>۲۰۶ جنگل سے کوہ تک جو نرادر کے گونے دہشت سوار سے بھی مہا چکر کرتے</p>	<p>۲۰۷ آفت کی تیغ بھی تو قیامت کا ہاتھ تھا گو یا جھری لیے ملک الموت ساتھ تھا</p>	<p>۲۰۸ سوار سوار گئے جہنم دعویٰ جدا کھا رد کے پیر کے دھڑلے اصل کا تھا</p>

<p>سیدہ خدیجہؓ سے ہوا جو خواتین کی مافوق حد کی شہادت کے لئے سکریا کے لئے برقی کر کے اور ان کی سنتی بیویاں میں بھی حرام کی گئی</p>	<p>سیدہ خدیجہؓ کی شہادت کا منکر نہ ہو مطلوع علی کی شہادت باوجود اس کے دوسری بیویوں کے جو ان کی بیویاں ہیں نہیں ان کے بیویاں بھی ان کی شہادت کے مطلوع علی کی بیویاں ہیں</p>	<p>سیدہ خدیجہؓ کی شہادت کا منکر نہ ہو مطلوع علی کی شہادت باوجود اس کے دوسری بیویوں کے جو ان کی بیویاں ہیں نہیں ان کے بیویاں بھی ان کی شہادت کے مطلوع علی کی بیویاں ہیں</p>
<p>اگر کتا ایک درخت سے پھانسی سے شعلے پھاٹا گئے تھے اس کی آگ سے</p>	<p>دل کا پتلا ہے کون اجل ہو وہ چاہو اس کی بولے تو کیجئے کے چار ہو</p>	<p>غل تھا خدا کی راہ میں ہونے والی شہادت یا قاتل کا لال لڑا یا علی لڑے</p>
<p>سیدہ خدیجہؓ کی شہادت کا منکر نہ ہو مطلوع علی کی شہادت باوجود اس کے دوسری بیویوں کے جو ان کی بیویاں ہیں نہیں ان کے بیویاں بھی ان کی شہادت کے مطلوع علی کی بیویاں ہیں</p>	<p>سیدہ خدیجہؓ کی شہادت کا منکر نہ ہو مطلوع علی کی شہادت باوجود اس کے دوسری بیویوں کے جو ان کی بیویاں ہیں نہیں ان کے بیویاں بھی ان کی شہادت کے مطلوع علی کی بیویاں ہیں</p>	<p>سیدہ خدیجہؓ کی شہادت کا منکر نہ ہو مطلوع علی کی شہادت باوجود اس کے دوسری بیویوں کے جو ان کی بیویاں ہیں نہیں ان کے بیویاں بھی ان کی شہادت کے مطلوع علی کی بیویاں ہیں</p>
<p>اگر کوئی ایک گروہ میں پھانسی سے تین سے انہوں نے شعلے پھاٹا گئے تھے</p>	<p>جہات ایک سیارے پر پھانسی سے یہ وہ گروہ ہے کہ ساحر بھی ٹٹنے لگے</p>	<p>عقد و خضر کے ادب کے امن ہی کی اکلیں ہاتھ لیسے ہوں تو جو ہر تیغ خدا اکلیں</p>
<p>سیدہ خدیجہؓ کی شہادت کا منکر نہ ہو مطلوع علی کی شہادت باوجود اس کے دوسری بیویوں کے جو ان کی بیویاں ہیں نہیں ان کے بیویاں بھی ان کی شہادت کے مطلوع علی کی بیویاں ہیں</p>	<p>سیدہ خدیجہؓ کی شہادت کا منکر نہ ہو مطلوع علی کی شہادت باوجود اس کے دوسری بیویوں کے جو ان کی بیویاں ہیں نہیں ان کے بیویاں بھی ان کی شہادت کے مطلوع علی کی بیویاں ہیں</p>	<p>سیدہ خدیجہؓ کی شہادت کا منکر نہ ہو مطلوع علی کی شہادت باوجود اس کے دوسری بیویوں کے جو ان کی بیویاں ہیں نہیں ان کے بیویاں بھی ان کی شہادت کے مطلوع علی کی بیویاں ہیں</p>
<p>سیدہ خدیجہؓ کی شہادت کا منکر نہ ہو مطلوع علی کی شہادت باوجود اس کے دوسری بیویوں کے جو ان کی بیویاں ہیں نہیں ان کے بیویاں بھی ان کی شہادت کے مطلوع علی کی بیویاں ہیں</p>	<p>سیدہ خدیجہؓ کی شہادت کا منکر نہ ہو مطلوع علی کی شہادت باوجود اس کے دوسری بیویوں کے جو ان کی بیویاں ہیں نہیں ان کے بیویاں بھی ان کی شہادت کے مطلوع علی کی بیویاں ہیں</p>	<p>سیدہ خدیجہؓ کی شہادت کا منکر نہ ہو مطلوع علی کی شہادت باوجود اس کے دوسری بیویوں کے جو ان کی بیویاں ہیں نہیں ان کے بیویاں بھی ان کی شہادت کے مطلوع علی کی بیویاں ہیں</p>







<p>۱۸۱ چند اشیا کے تھے جو تھیں باریک جلالی کا یہ شکر سکینہ جلاکار مقتل میں آیا جان میں آئین غار رو خدا نے یہ تھے شہید ہمار</p>	<p>۱۸۲ قصہ غنا حسن کی سر یاد ہمار چہرہ زو قلاب سا اور جازبا شو عمو افغانان نہایت کی آرزو سر زمین طوف و شہید و شکر</p>	<p>۱۸۳ دیکھا یہ سا خوب بیکار و ناز بجاء بیکار ہی جیسے میں اور ہوں اگر کا تھا جسے نہ ہو گا یہ سکینہ ماری ہو تھی کہ دیکھ نہ لیں سکینہ</p>
<p>۱۸۴ گردن کے لئے آج ہی میں جینے ہجراؤ سے کہ ہم زبان ہو نینے</p>	<p>۱۸۵ دل میں قرار ہاتھ جگر پر دھری ہوئے آنکھیں تو گئی مگر آنسو بھرے ہوئے</p>	<p>۱۸۶ اس کا کھلا بھی تیغ ستم کا ہوت نہو دیکھو ہن جس کی نشانی تلت نہو</p>
<p>۱۸۷ میں کو سکینہ میں سر خور سکینہ تینوں کا پرستہ ہے جو سکینہ سکینہ خون ہوئی صورت سکینہ سکینہ کی حالت کران پو</p>	<p>۱۸۸ نزدیک میں ہوں سکینہ خون کے ہوئے سکینہ کا پتہ وہ اس کے جسم کا ایک سکینہ عامہ میں سکینہ کا پتہ</p>	<p>۱۸۹ میں کو سکینہ میں سر خور سکینہ تینوں کا پرستہ ہے جو سکینہ سکینہ خون ہوئی صورت سکینہ سکینہ کی حالت کران پو</p>
<p>۱۹۰ مرستہ کر سکینہ آج اور میں کو یانا صبر کرد اب حسین کو</p>	<p>۱۹۱ یعنی پس میں باد شہ مشرقین کا بیٹا حسن کا ہوں تو بھتیجا حسین کا</p>	<p>۱۹۲ مان اپنا ہاتھ رکھی تھی جیت پاکر ہٹ ہٹ کے کھیلے پاؤں چلتا تھا خاکر</p>
<p>۱۹۳ کھنڈا ہوا ایک اور سکینہ کا حال ہو رہا تھا سکینہ کے چھوٹا حسن کا حال سکینہ کے چھوٹے چھوٹے سکینہ کے چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۱۹۴ سکینہ کے بھٹا سکینہ کے سکینہ کے بھٹا سکینہ کے سکینہ کے بھٹا سکینہ کے سکینہ کے بھٹا سکینہ کے</p>	<p>۱۹۵ سکینہ کے بھٹا سکینہ کے سکینہ کے بھٹا سکینہ کے سکینہ کے بھٹا سکینہ کے سکینہ کے بھٹا سکینہ کے</p>
<p>۱۹۶ گھر کے بنت فاطمہ باہر نکل پڑی بیٹے کے ساتھ مان بھی کھلے نکل پڑی</p>	<p>۱۹۷ قاسم کے بہشت میں آئے تو میں ہے اب سر خدا کا ہے یا جری آس ہے</p>	<p>۱۹۸ عمو کے ساتھ خدمت خدیجہ میں جا گیا اگر جان جاگی تو نہ اب گھر میں آ گیا</p>

<p>۱۳۱۱          کجھو نہ جان کسی شاہ جہنم          ہو جو علی کے لال کا چہرہ نورین          کوئی دین چہ نہ چہرے کی سب          سکا کہہ کر نہ کہ چہرہ نورین</p>	<p>۱۳۱۲          جان کے کہتی تھی تیری شاہین          لے کر نہ چھوڑی بسر کارزار          وہ کہتا تھا کہ تیغ چاہیے میرا بابر          پیغوی تھی تیرا تھہرے پانی واقفدار</p>	<p>۱۳۱۳          کیونکر نہ آس لی کو چاہتین کہ کریں          یہ کہ غیر رتو ہم ادس کی در کریں          سب کو جانے ہیں کہ پود علی کے ہیں          موفوف کچھ جوان پر ہونہ خود سال پر</p>
<p>۱۳۱۴          مان سستہ باغ تیرے تھی غریب          کیا جو بیاد ہو گیا اسد غریب          وہ کہتا تھا کسی کا نہیں تیرا لیب          نہیں کیلے ہیں کہ عمو کو</p>	<p>۱۳۱۵          مان کی تھی تیرا تیرے تھی غریب          اور جس نہ جیوگی میں تیرے غریب          تیرے کجھو نہ تیرے میں سلطان نہیں          وہ کہتا تھا تیرے اپنے اختر کیا جان</p>	<p>۱۳۱۶          سچ ہے کسی کا حال کوئی جانتا نہیں          میں کیا کروں اسے رادل لانا نہیں          ہو چکے ریاض خلدین کس آن بان سے          گردن پتیر کھا کے سدھار و جان سے</p>
<p>۱۳۱۷          بولنے لگا کجھو نہ تیرا پھر غدار          بولنے غش سے کہتے شاہ فلک دار          کوئی نہ جانے تیرے تھل کوئی نہ          نہ جانے تیرے تھل کوئی نہ</p>	<p>۱۳۱۸          زینب بلبل کے رکنے سے خاتم ہو گیا          جو نہ چھوڑا جس کو نہ گلاب سے تھا لٹا          فاسم کی مان سے کہہ دیا جان</p>	<p>۱۳۱۹          بیخین چاہتی ہیں کجھو نہ تیرا ہم          پالا ہے جسے بلبل سے تیرا جان ہم          کہہ چکا ہے تیرے تھل کوئی نہ          چھوڑا ہے تیرے تھل کوئی نہ</p>
<p>۱۳۲۰          ہمیشہ زین سیرا و موی سی بلبلاتی ہیں          لوجا و گھرین جاؤ کہ مان کی اتنی ہیں</p>	<p>۱۳۲۱          چھوڑو یہ ایسے وقت میں کیونکر صبر کو          بھائی پر صدقہ مرزد و اس نو صبر کو</p>	<p>۱۳۲۲          تیرا کوئی نہ کون ہر سب کی کر گئے          قائم دوہن کو چھوڑ کے کوئی نہ کر گئے</p>

<p>۱۳۱ کوشا خاں شہزادہ حسن علی شاہ میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو خوش و جان کی ہر چیز کو</p>	<p>۱۳۲ ظہار نزل کے جو بار بار کوشا خاں شہزادہ حسن علی شاہ میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو</p>	<p>۱۳۳ بانی چاہی کہ کاشا خاں میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو خوش و جان کی ہر چیز کو</p>
<p>۱۳۴ قاسم سی خیمہ پیر کے ساتھ اب گورگمان کا ہم علی احمد کے میں سب سے پہلے بیان کیا</p>	<p>۱۳۵ کافری ہو کر نڈیا علی کرے جہاد ہو خدائی مانگو کو خل کرے میں سب سے پہلے بیان کیا</p>	<p>۱۳۶ کر تا م خون سے گردن کی بھوکا داسن میں شہ کی چھپائی کیلئے مر گیا میں سب سے پہلے بیان کیا</p>
<p>۱۳۷ کوشا خاں شہزادہ حسن علی شاہ میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو خوش و جان کی ہر چیز کو</p>	<p>۱۳۸ کوشا خاں شہزادہ حسن علی شاہ میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو خوش و جان کی ہر چیز کو</p>	<p>۱۳۹ کوشا خاں شہزادہ حسن علی شاہ میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو خوش و جان کی ہر چیز کو</p>
<p>۱۴۰ صوم ہے یتیم ہے اور نو سال ہے اگر اس شام میں زین سید کا لال ہے میں سب سے پہلے بیان کیا</p>	<p>۱۴۱ صوم ہے یتیم ہے اور نو سال ہے اگر اس شام میں زین سید کا لال ہے میں سب سے پہلے بیان کیا</p>	<p>۱۴۲ صوم ہے یتیم ہے اور نو سال ہے اگر اس شام میں زین سید کا لال ہے میں سب سے پہلے بیان کیا</p>
<p>۱۴۳ کوشا خاں شہزادہ حسن علی شاہ میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو خوش و جان کی ہر چیز کو</p>	<p>۱۴۴ کوشا خاں شہزادہ حسن علی شاہ میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو خوش و جان کی ہر چیز کو</p>	<p>۱۴۵ کوشا خاں شہزادہ حسن علی شاہ میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو خوش و جان کی ہر چیز کو</p>
<p>۱۴۶ کوشا خاں شہزادہ حسن علی شاہ میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو خوش و جان کی ہر چیز کو</p>	<p>۱۴۷ کوشا خاں شہزادہ حسن علی شاہ میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو خوش و جان کی ہر چیز کو</p>	<p>۱۴۸ کوشا خاں شہزادہ حسن علی شاہ میں سب سے پہلے بیان کیا مگر میں نے جہان کی ہر چیز کو خوش و جان کی ہر چیز کو</p>

<p>۱۲۱          چادر و مٹی اک لہو کی تن پاش پاش          لکھتے دو دن اچھے بھیجے کا لاش</p>	<p>۱۲۲          غل تھا کہ ادھ گئی برکت اب جہان          قعرے لہو کے گرنے لگے آسمان</p>	<p>۱۲۳          جان غنیمت قلب در دہر ہر دم          خلیفہ اشک کے تیر کو طویل کین</p>
<p>۱۲۴          بجا کھینچ نہیں چہین آویز          نوح آج جس کے کھٹے کھا اویز</p>	<p>۱۲۵          بان عاشق حسین کی وہ کاکہ          زہر کا تاد در در و سلفے آد</p>	<p>۱۲۶          کانا رنگین گلانہ شرفین کا          محبوب حق کی گود میں ہر شرفین کا</p>
<p>۱۲۷          جو چاہتا تھا اس کا حق کبر          جہاں شرفین بجا آویز</p>	<p>۱۲۸          سمجھ و شریک مجلس نامہ رسول کو          سب ملے دے حسین کا پر رسول کو</p>	<p>۱۲۹          با صفا خضوع کیا فدا کو دین          بیخاطر حسین کے قربان تیرے دین</p>
<p>۱۳۰          گھر لکھا بول کا دنیا اجرا لکھی          زینب سے شاہ شاہ غنیمت لکھی</p>	<p>۱۳۱          نفی دان ہمارے یاد شدہ شرفین کو          پھر کور دین ہم جو مرد میں حسین</p>	<p>۱۳۲          سب سے پہلے شہید شہید          سب سے پہلے شہید شہید</p>

کتاب اعمال بھی رخصت ہوئی  
 باور میں غریب میں تھار گیا  
 قبر میں بکا حساب زندگی  
 بعد فیک بھی جگا رہ گیا  
 شہت و شوسے گو چا اور جلا ذیل  
 جامہ ملی میں دھبا رہ گیا  
 جب ہوئی بے پردہ اولاد رسول  
 پھر جان میں کس کا پردہ رہ گیا  
 قبر میں رکھ کر نہ بھڑکائی دست  
 بن گئے گھر میں اکیلا رہ گیا  
 فیض تجاوردگی کی آل میں  
 ہم سنگار دن کا پردہ رہ گیا  
 کو رہیں اسکا جلوہ دیکھ کر  
 فکر نہ آکھوں کا پردہ رہ گیا

فلک سب فوج ہو چکی غلامین  
 صاحب فکر اکیلا رہ گیا  
 اٹھ گئے باہن کے سارے حجاب  
 بس فقط آنکھوں کا پردہ رہ گیا  
 سب ہوئے سب بکھجے انوار  
 قافلہ شرب کا پاس رہ گیا  
 تیری ختی پر فلک پیچھاڑیں  
 چور ہو کر دل کا شیشہ رہ گیا  
 پیر گردن پر جو کھانا دھوپ میں  
 کھیر کے ٹھنڈی سانس پھر رہ گیا  
 زخم کھاتے ہی جا کر گر پڑے  
 چھوڑ کے جی میں کلیجہ رہ گیا  
 کتنی چھیان سویا سفر میں  
 ہائے خالی آنکھوں کا رہ گیا

سکوا بے پائے مادر دل علی  
 چل سجتا وہ بہ نلو کا رہ گیا  
 اس قدر خاکشک حضرت کا گلا  
 خیر فائل بھی سپا رہ گیا  
 سوڑ کے کتبک لب لبم آٹھواش  
 دن بہت غفلت میں تھوڑا رہ گیا  
 کس با بھی لکھ جانے تھے  
 پتھر بھی حرارت سے پگھل جاتے تھے  
 لکھتے تھے ہون نگ بد جاتے تھے  
 اللہ میری ہوائی گرم روزنا شور  
 جب آتی تھی اون درخت چل جاتے تھے  
 مجھ کو غلط اندازن اب ہے  
 جوڑ ہے پتھر رشتہ سطر ہے  
 سننے سے بھڑک جاتا ہے دل کیاب  
 کیا غم ہے جو غل قلم لاغ ہے







<p>۴۱۰          غرض تارکے پر گھوڑا کہیں نہ چلا          پائیں میری کاغذ نمک کھائی ہو کر نوا          تشنہ لب لکیر دروغ میں میری نہلا          سرسبز بن سکینہ بھیجا پاپا ہوا</p>	<p>۴۱۱          آئی پہلو سے عید تاج کی صدا          نہ خمد تو بڑی دیر سے حاضر کیا          درو کہیں میری مظلوم غریب نہما          مین تری پاس کے حذر تری ہوا</p>	<p>۴۱۲          زبکین تنوع غنیمت خیزی ہوا          راکب شہنشاہی پشت پر میرا          خاک پر میری گھوڑا پیرا          راکب کے زینت غنیمت ہوا</p>
<p>پھیر کر منہ کو جو کما ہوں الم ہے جھکو          خاک پر گر نہ پڑیں آپت غم ہو جھکو</p>	<p>بکھسے پیرم و خطا اہل ستم لڑتے ہیں          تیرے یہ کیلجے پر مری پڑتے ہیں</p>	<p>میں نے کانہ ذرا رخ اٹھایا تو نے          خاک پر میری نلے کو گرایا تو نے</p>
<p>۴۱۳          کہیں چین چین مجھ جیسے ہوئے تھے سوار          بازو بے اسے کر لیتے تھے رول بخار          تھی نقید قدم آہستہ اٹھاتے ہوا          رشتہ سوزی کین اور پڑا ہوا</p>	<p>۴۱۴          بیجان خلوت سے آئی ہوا کھوپڑی          کہتے ہیں شیر خدا ہاں پیر ہوا          بڑے لپٹے ہیں روز غم نہ شکر          گر دیکھو کر نہ کر کے بن دیکھو</p>	<p>۴۱۵          جاگتے ہیں یاد دہشت تیرے قدم          بڑے ہیں پیر پیرے جلا سے شکر          گرا کر گئے کوارن سلجھ کر          بڑے ہیں مس پیرے ہو کر</p>
<p>تیر پڑتے ہیں لگا جاتا ہے بھالاکوئی          آپ کا آج مینن تھانے والا کوئی</p>	<p>ابنا آئے ہیں پر سا مجھے دینے کے لئے          چلے آئے ہیں ملاک تجھے لینے کے لئے</p>	<p>رو کو حلاقی حق زمین کہ یہ کیا کرتے ہو          تن سے کیوں سرے بھائی کا جلا کرتے ہو</p>
<p>۴۱۶          اردو کہنے لگے تیرے تشاؤ و شہان          ابو کہیں جو نہیں چاہنے والے ہیں          سنا بابا بن بابا بن ابی بن          درخت سبب شہنشاہی ہو کر چلا</p>	<p>۴۱۷          شہنشاہ شاہی ناکی کا زاری          کہ لگا چھائی کہ نہ پہلو کاری          رشتہ پر سے سی سی جی جی جی          چھاپا ہے پیر</p>	<p>۴۱۸          اسے کوئی نہ مظلوم کر کے لالچ          نفع میں باتے نہ فائدہ میں          ہاں چھوڑ دینے پر غم نہیں          اس پر دھم</p>
<p>یا مثل زدہ سے ہر فرق تو انائی سے          کو چ دنیا سے ہو کس عالم تنائی سے</p>	<p>شور تھا سبط شاہ عرش نشین گر تھے          خاک پر دوش محمد کا نگین گر تھے</p>	<p>نہ ستم سے جگر احمد و حیدر کا نو          بر سے بھائی کے مین حاضر ہو کر نو</p>



<p>۱۰۰          سن کے متصل گاہ گاہہ          سن کے متصل گاہ گاہہ          چاہا جانی چاہا جانی          آئی آواز کیا کر کے اور نہیں          رہی مصحف اعلیٰ کا تجھ کو پاس نہ</p>	<p>۱۰۱          غم سے سب سے پہلے پانچ کر لیں          غم سے سب سے پہلے پانچ کر لیں          بیٹیاں غم سے پہلے پانچ کر لیں          بیٹیاں غم سے پہلے پانچ کر لیں          غم سے سب سے پہلے پانچ کر لیں</p>	<p>۱۰۲          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          عجب حبیب کو راگ انش          عجب حبیب کو راگ انش          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا</p>
<p>۱۰۳          علم حق حسین ہر وہ سینہ لازمی یہ          پادشہ تو رکھو نہ قرآن کے برابر ہے</p>	<p>۱۰۴          لہجہ و غم آپ کے مراح پہ اب ظاری ہے          او مددگار جہان وقت مدد گاری ہے</p>	<p>۱۰۵          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          عجب حبیب کو راگ انش          عجب حبیب کو راگ انش          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا</p>
<p>۱۰۶          کیا نساوت تھی کہ مطلق نہ ہو          کیا نساوت تھی کہ مطلق نہ ہو          رکھ دیا خجین خلق ہر مظلوم          رکھ دیا خجین خلق ہر مظلوم          بوج کس کی سی ہوئے تھے شاہ و جاہ          بوج کس کی سی ہوئے تھے شاہ و جاہ          خلق پہ پہنچ تھی تو تیر کی جانب تھی</p>	<p>۱۰۷          غم سے سب سے پہلے پانچ کر دیا          غم سے سب سے پہلے پانچ کر دیا          ان کے انکھوں کو نوریاں کر دیا          ان کے انکھوں کو نوریاں کر دیا          گھٹا اندر مشق سخن کر دیا          گھٹا اندر مشق سخن کر دیا          منہ بنی نے پہ جو جان کر دیا</p>	<p>۱۰۸          گمراہان جازہ روان کر دیا          گمراہان جازہ روان کر دیا          کھینچ کر خال مغرب کی صبح          کھینچ کر خال مغرب کی صبح          غم سے سب سے پہلے پانچ کر دیا          غم سے سب سے پہلے پانچ کر دیا          گمراہان جازہ روان کر دیا</p>
<p>۱۰۹          عمر جو یاد الہی میں کٹی جاتی تھی          صاف تکیر کی رگ رگ سے مٹا دیتی تھی</p>	<p>۱۱۰          مٹ کر ہو چلی تھی تاراز سے شعر          مٹ کر ہو چلی تھی تاراز سے شعر          مٹ کر ہو چلی تھی تاراز سے شعر          مٹ کر ہو چلی تھی تاراز سے شعر          مٹ کر ہو چلی تھی تاراز سے شعر</p>	<p>۱۱۱          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          عجب حبیب کو راگ انش          عجب حبیب کو راگ انش          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا</p>
<p>۱۱۲          خجین چلتی رہی ملک پہنچا          خجین چلتی رہی ملک پہنچا          خجین چلتی رہی ملک پہنچا          خجین چلتی رہی ملک پہنچا          خجین چلتی رہی ملک پہنچا</p>	<p>۱۱۳          مری قدر کر کے زین سخن          مری قدر کر کے زین سخن          مری قدر کر کے زین سخن          مری قدر کر کے زین سخن          مری قدر کر کے زین سخن</p>	<p>۱۱۴          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          عجب حبیب کو راگ انش          عجب حبیب کو راگ انش          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا</p>
<p>۱۱۵          شور تھا عالم مسکان میں کلافت آئی          لال ہجیان ہوا نہر کا قیامت آئی</p>	<p>۱۱۶          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          عجب حبیب کو راگ انش          عجب حبیب کو راگ انش          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا</p>	<p>۱۱۷          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا          عجب حبیب کو راگ انش          عجب حبیب کو راگ انش          زین بین پہرہ کو زمان کر دیا</p>

کمان لکھ کمان آفتاب  
خدا نے کسے مہربان کر دیا  
گھٹا آفتاب میں شمس  
مرا کہ پورے زبان کر دیا

مظہر تھا ہے کیوں اتنا امیر روح  
مقدور نے دیران مکان کر دیا  
شعبہ میں دیگا وہ فودوس میں  
مرا جس دیران مکان کر دیا

قلم سے فون اکبر چلی کی مان  
رجل سے زمین میں نہان کر دیا  
چھپنے لگے اپنے تختہ تیرین  
پتھریں جب خدا نے جو ان کر دیا

جو چوچھی علمدار نے جانے نمبر  
زراقی میں شمس نے نشان کر دیا  
نواں بیون نے زری اور اپنی  
ہر ایک رخ کو خوش بیان کر دیا

رباعی کر نام کر نام کر نام  
انڈیہ باطل سے کچھ میر انیس  
عقوبی کمانہ لہی کچھ میر انیس  
نا کا مچے جہل سے صد انیس

رباعی کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

رباعی کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

رباعی کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

رباعی کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

<p>ع جہاں پہنچے خفت علی اکبر کی جہاں پہنچے زانو چاکری ہو کر ختم شدہ عجب رشتہ میں رہ کر کتنے تھے کوئی لگیا نیلے سے جا کر</p>	<p>ع جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے</p>	<p>ع جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے</p>
<p>اب درگ کا طالب پسر شیر خدا ہے بیٹا ہی نہویں تو دواز لیت کا کیا ہے</p>	<p>سب گل ستم تیغ خزان سے گئے اذیت شبنم کی طرح روئی کو ہم گئے انوس</p>	<p>مرثیہ گل سے علی اکبر کے ملین گے اس س پر جیتے ہیں کہ اب کو ملین گے</p>
<p>ع کھوٹا سے بڑا ہے کھوٹا سے بڑا ہے کھوٹا سے بڑا ہے کھوٹا سے بڑا ہے</p>	<p>ع خاکت کوئی طالب اکبر کی خاکت کوئی طالب اکبر کی خاکت کوئی طالب اکبر کی خاکت کوئی طالب اکبر کی</p>	<p>ع بلیا جو ستمی تو تباہی جان بلیا جو ستمی تو تباہی جان بلیا جو ستمی تو تباہی جان بلیا جو ستمی تو تباہی جان</p>
<p>مرنے کے نہ تھے دن کہ نہ کر گئے اکبر میں پر تو حیات ہوں جو ان گئے اکبر</p>	<p>ہو خلق کٹا لے ہوئی ہم جا نہیں سکتے اور وانہ سٹے میں کیا نہیں سکتے</p>	<p>گھر ہو گیا برباد حسین ابن علی کا فرزند جو ان ہو کے نہ مر جا کسی کا</p>
<p>ع انوس برباد ہے انوس برباد ہے انوس برباد ہے انوس برباد ہے</p>	<p>ع جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے</p>	<p>ع جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے جہاں پہنچے</p>
<p>زخم او کو لے داغ جگر مہکوتے ہیں وہ پھول انھیں ادھر نہ مہکوتے ہیں</p>	<p>اکبر کی ملاقات ہو جیاس پدر کو جیتا تھا جو عقیقے پایا تھا پسر کو</p>	<p>ماتم ہے پیاپاک گریبان کیسے ہیں شہزادوں کو لوڑیاں حلقے میں تو ہیں</p>

<p>۱۰۰ رو کر کن زینب کو ٹھانی ہو جان سجھائی ہو چکی کوئی بازو خورج جلد کے سکینہ کے ساتھ نہ جان یا بادی نہ بانہ پوری شک کو جان</p>	<p>۱۰۱ اوڑھتی تھی دلی کو کھڑا تھا راجا اس نچو تھا دل بھی کچھ پی جی جلا کرتی تھی پہلا سر پہ وارث کا تو سار میں باہر زار کچھ کا بھی نہ تھی سار</p>	<p>۱۰۲ لو کچھ اگر کھڑے تو کھڑے دیا تھا منصف ہو جان یوں زور دے دیا تھا نہیں تنہا میں نہیں دیا تھا میں کچھ سا لپکا دیا تھا</p>
<p>دو دن عجم اکبر میں نہ آگیا چین کی دماں بھی چین کی نہ پھوپھی جان کی</p>	<p>رکھا ہو تباہی تو قدم گھر میں ہمارے دور را بھی پہناتے مقررین ہمارے</p>	<p>ہم تھے تو محافظ تھے امانت تھی اوکی بخش تھی اوس کی یہ عزمان تھی اوکی</p>
<p>۱۰۳ خفت نہ کر کوں بچہ زوردار خفت نہ کر کوں بچہ زوردار بی بی او خفت نہ کر کوں بچہ زوردار عباس علی سر کی خفت نہ کر کوں بچہ زوردار</p>	<p>۱۰۴ ہمیں کہہ دے یہ کہنے کوں بچہ زوردار ہمیں کہہ دے یہ کہنے کوں بچہ زوردار ہمیں کہہ دے یہ کہنے کوں بچہ زوردار ہمیں کہہ دے یہ کہنے کوں بچہ زوردار</p>	<p>۱۰۵ کھڑے</p>
<p>دنیا سے سو غلہ سفر ہے کوئی دم کو اکبر کو تو سب کچھ اب دین گئے ہمو</p>	<p>ہموگ تو مجبور ہیں مختار وہی ہے مشکل میں غریبوں کا وہی ہے</p>	<p>ہو او کی امانت ہو وہ سب کے چلے ہیں کچھ لیکے نہ آئے تھے نہ کچھ لیکے چلے ہیں</p>
<p>۱۰۶ سب بیان گھر میں نہ تھی نہ تھی تھلے تھلے تھلے تھلے تھلے تھلے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۰۷ جنگل اکبر نہ تھی نہ تھی نہ تھی جنگل اکبر نہ تھی نہ تھی نہ تھی جنگل اکبر نہ تھی نہ تھی نہ تھی جنگل اکبر نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۰۸ ہاں کیا امانت بھی تھی نہ تھی ہاں کیا امانت بھی تھی نہ تھی ہاں کیا امانت بھی تھی نہ تھی ہاں کیا امانت بھی تھی نہ تھی</p>
<p>میں کبھی بھی پر سنا تھے دیو نیلے لکڑ کا ہو اور ہی کچھ قصد جن بشر کا</p>	<p>ہو چپ ہو اثر کرتی ہو فریاد اسی کی ایذا اسی میں ہی یاد اسی کی</p>	<p>منزل پہ پہنچ جاؤں جو طے راہ تھا رستہ دم شمس پہ ہے دیکھئے کیا ہو</p>

[illegible]



<p>۵۳۷          دن کی سپر سچا بانو پکاری          جو کہ مرے اصغر تر تہائی سے اری          نہ تو کچھ کسو پہ بان رو کی ماری          نہ تو کچھ دیران ہوئی گوہر ماری</p>	<p>۵۳۸          فطرت کا یہ غافل کھنکھاتا ہوں          اقبال کہ کتنا غافل میں غفلتوں          نچ دربان کہتی تھی میں غفلتوں          دینے سے غفلت پر کراہی بے غفلتوں</p>	<p>۵۳۹          کی عرض ملا کہ سر یا سپر ابار          معصی میں تیری اہن چنے تو تیار          اسلحے سرگراہ ہوتے نعل تیار          بندہ ہوں میں جگاہی بے غفلتوں</p>
<p>۵۴۰          دلین مے ارمان بھری رکھے بیٹا          کرتے جو بیسے تھے وہ دھڑکے بیٹا</p>	<p>۵۴۱          گو سب ہیں یہ میں ہاتھ نہ قبضہ میں          پیاسا ہوں کئی روز کا پیاسا ہی دنگا</p>	<p>۵۴۲          کیا ابن علی صاحب مقدور نہیں ہے          آمت کی تباہی مجھ منقولہ نہیں ہے</p>
<p>۵۴۳          رشتے پہ تو پیر کیے جانے دیوان          چاہے یہ ناموس کرانہ دیوان          تھی نا بین غریب ہو اتھی نریشان          تھی نا بین غریب ہو اتھی نریشان</p>	<p>۵۴۴          غنیمت کے سوا رسولان سلوک          جات لانا کہ ہے پروردگار          شاہ شہد جہین شہید کہتے تھے          دل تھامے ہو ساتھ شہید تھے</p>	<p>۵۴۵          پیارے بچے کو انھیں نہیں جانتا          بولاز جیگر سا جوان بیٹے کو          عباس بھائی کا کیا داغ گوارا          شش ماہ پہ پہر نہ سہم</p>
<p>۵۴۶          نظر کے پسینے کی یہ کثرت تھی جین پر          ہر گام پر گرتے تھے سارے زمین پر</p>	<p>۵۴۷          ہر دم سپر یہ جلاتی تھی زہرا          سر پہٹی ہاتھوں سے چلی جاتی تھی زہرا</p>	<p>۵۴۸          مارا اوٹھیں جس جس نے وہ ہر چند بھی          بھائی بہن یہی اور دم فرزند یہی</p>
<p>۵۴۹          سو ان کی شہان جو دراند          تہا سے گرا تھی فک کی شہان          پہل تو تاک سب فک کی شہان          از حدین جھین جھین جھین</p>	<p>۵۵۰          کچھ کہے تھے بال تیرا دیا پا          تھامے ہوئے تھیں تیرے دیم          حوران تھی کوٹھا صبر کا کیا          جلالی جھین جھین جھین</p>	<p>۵۵۱          ابھی جو نشان دیکھ رہے تھے          اوٹھیں جھین جھین جھین          پہل تھی جھین جھین جھین          پہل تھی جھین جھین جھین</p>
<p>۵۵۲          دو دن پہ چپ راس شہدین کی نظر تھی          مرہا بن گئے تہا کی کسی کو نہ خبر تھی</p>	<p>۵۵۳          نہ تاب فلاک کو نہ تحمل تھازین کو          فراہ سے دون کی تزلزل تھازین کو</p>	<p>۵۵۴          مظلوم کا فرزند ہوں مظلوم مردن کا          کاٹینگے گلا بھی تو گلا میں کروں گا</p>

<p>۱۷۷ کسی سائے سونو کی گزشتہ یاد فراوان خلق کو کیا چاہیے زیاد راستی ہو نہیں گزرتی چرخِ فرود گھر سے دریا بہا بہت ہو یاد</p>	<p>۱۷۸ نیکے بیجا نونے گھر کو چاہا مال کی توں کو ہونے بھی نہ پایا خوشید کا جلوہ رخ روشن دکھایا غل پر لگایا آبا پسرا</p>	<p>۱۷۹ سچ کتنا خواہش نہیں سوچ میں کیا ہو صفت کا چل سید مراسف کے ہر سو میں کسک نہیں نہشک نہیں غنیمت سارا میں</p>
<p>لازم کر کر دھر علی کا پسرا تم بھی کو اتناک میں کیا بشرایا</p>	<p>ہمیشہ کہ اب تیغ شرابا کیٹھے گی جو عرش سے اتری ہو درہ ملوار کیٹھے گی</p>	<p>کس طرح نہ عاجز دم کو گرفتہ ہو کچھ سلسلہ ٹاٹھ آئے تو تعریف رقم ہو</p>
<p>۱۸۰ جنانوں پھر عشق کی قدر نہ کرے مخام خاتمِ زمین یا سبدا پیر فرمانے تلے ہے ہی جید و وصف سب کو جو برات میں چھٹے چاہے</p>	<p>۱۸۱ نورِ رخ روشن میں عجب بے گرجا یان مرجا ناکا چہ و نظری ہے خوشید یہ نہا دورہ چرخِ حوی ہے راکبِ رشتہ توں کبھی بھی چاہے</p>	<p>۱۸۲ اس گزل کریم آریاں ہے بابا شب قدر کا قدر آریاں ہے پا سندان عید پگن آریاں ہے چاہہ دل حسرت برا کا چھوٹاں ہے</p>
<p>۱۸۳ سڑکے شریک شہد اہو نیگے مولا ہم آپ کے قدم نہ فدا ہونگے مولا</p>	<p>بجلی ہے جو اسوار سے چمکا کے پھرے یہ قاف سرتافان ابھی جا کے پھرے</p>	<p>دیکھو توفیا چہرہ شاہ شہد کی دورا تو نہیں اک صبح قیہ رت خدا کی</p>
<p>۱۸۴ دراکہ تافج فلک کو بھی بچاں ہم ہر پیر صاب لاک ویاں پہن کر لڑائی کا مہا بھی سان پہن کر مجھ کو لکے وایقہ مہا</p>	<p>۱۸۵ جو عالم کو غیب سے صنف سکھا جہان کو عقل سکھوں کو سکھا تجربہ کی مور کوئی بھی نہیں سکھا چشمے ہے سنا میں نہیں سکھا</p>	<p>۱۸۶ تیا پانی جو زانی فرزند چاہے مے مطلع نورانیت نور اللہ میں ملے مہرِ نبیہ کیجئے تیرے روشن سکھ سکھ دین کا ہے نسبت تیرے نورانی</p>
<p>ہرگز نہیں لڑنیکا اشارہ نہ کروں گا دعاؤں کا علا گوارا نہ کروں گا</p>	<p>خوشید مجھ رخ سے قمر اس کف پاسے کس شے کو مقابل میں کروں زخماں سے</p>	<p>کتاب ہے یل لطف تو حاصل نہیں ہوتا تاقصن کبھی کامل کے مقابل نہیں ہوتا</p>

<p>آن بزرگوار کی جوتیہ ملائی کرتی چھوٹ جیٹ کہ چھوٹ جیٹ شب پیر تو جی جی کا سر پہنچا کیچکا تو یہ پوچھی جاوے چھوٹ جیٹ</p>	<p>وایتی ناچا اب جو کئی کالو دلاس تھوڑی چوٹ چھوٹ جیٹ ظاہر ہون بہن جو سب سے چھوٹ جیٹ افلاک نواس جس کے خیر ہون</p>	<p>گئے گردن نہ ملک حسن جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ اوس گردن نہ کریم جیٹ مطیع اسے جیٹ</p>
<p>ابرو فلک حسن پہ کیا نظر آئے اکھونے بھی ریتی میں ڈبانا نظر آئے</p>	<p>ہے فوق اچھین عقد ثریا گھٹے میں نیا فلک کے دودھ کے قطرے نہیں</p>	<p>کیا اس کے مقابل ہو جلا طور کا شعلہ وہ آگ کا شعلہ تھا یہ ہے دہکا شعلہ</p>
<p>نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ</p>	<p>جو دشت کے قطرے شعلے کر کے توڑ کے حد اوشن چھوٹ جیٹ افسوس نہیں پوچھتی طبعی سبکی سے بہن کو یہ پائے ہو جیٹ</p>	<p>نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ</p>
<p>بنا ہوتا عیار یہ خطا کسی طرف ہے تھیر تو اعلیٰ کی ہے ادنیٰ کا طرف ہے</p>	<p>بھجانہ کہ واث ایسے بھی گتے ہیں جہاں سبا کے دھڑاٹھیں اعلیٰ میں نہیں</p>	<p>رکھ لیتے ہیں سب سر یہ یہ صحت کا ادب ہے وان پاؤں رکھے شرم قیامت ہر غصہ ہے</p>
<p>نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ</p>	<p>تقریبی شہنشاہ جیٹ یا خانہ قدرت نے لکھا ہے خطا گزار عجاز سے خالی نہیں من شہنشاہ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ</p>	<p>نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ نہو جیٹ سدا شہنشاہ جیٹ</p>
<p>ہر لقب ہے ذکر اکی جو شیرین بخئی کا حیرت جگر جو ہے عقیق مہنی کا</p>	<p>ظلمہ کو پہلو میں اجاسے نے لیا ہے مہتاب کو آغوش میں لے لیا ہے</p>	<p>سرنے کو میدان شہادت میں چاہیں منہ فوج ملک نے اچھین قدموں پہ لیں</p>

[illegible]

<p>۲۰۱ یاد ہے وراثت خدا شدہ حاصل و دیو گئے لکوار سے جسکے حق باطل تو تانہ اگر صبر نہ تھی دیکھنے کی تو علم میں تیا بودین صبر میں مل</p>	<p>۲۰۲ چشم زخم تیرے میں آن تیغ علم سر اور تیرے زخم کو دیکھ کر ہر دم سر راکھوئے طرا آئی ہزار زخم کو سر نیز زکوکم سر اعدا کو علم سر</p>	<p>۲۰۳ شیر و کونو نہ تیرے نکلنے کی بجائی رو باہون کو بھنے کی جگہ سے بجائی جان انجی زردن نے فقط بھی بجائی دینے کے لئے بجائی بجائی بجائی</p>
<p>ہوتا نہ اگر صبر تو کچھ کام نہ ہوتا مظلوم زمانے میں مرانام نہ ہوتا</p>	<p>جنگ کہ جہان خلق سے آباد رہگا یہ معرکہ بھی حشر تلک یاد رہے گا</p>	<p>پر دار کے مشتاق غم پر بھول گئے تھے ہوش اُٹ گئے تھے خوف سے گھر بول گئے تھے</p>
<p>۲۰۴ اگر تھے بھی میری دیکھ کر کون کون یہاں غم نہ قبول تھی ایک کی تکلیف یہاں غم نہ قبول تھی ایک کی تکلیف یہاں غم نہ قبول تھی ایک کی تکلیف</p>	<p>۲۰۵ بہشتی شہزادہ جھکا یا کی خوف کہ جو حکم سر کا یا تلاوار جو پچی تو بلاؤں کا یا قدسی پہلے سے غضب کا یا</p>	<p>۲۰۶ تھی فوج خائفین عجب کی جھل رکھا کیا کہنا تھا کہ تھی جھل انکے پیادے ہزار آجانب تو جھل یادان طعنہ کیا نہیں ہر جھل</p>
<p>سمجھا کہ یہ سامان مروج حق میں ہوا اکھان کچ اور کئی لاکھ کا خون ہو</p>	<p>کام اہو اسی نے پر جبریل امین کو اللہ بچائے کر گاؤ زمین کو</p>	<p>بجلی ہو یہ بجلی میں جلا دینے کی جوتے اک ضربت شمشیر من پھر میں ہن توتے</p>
<p>۲۰۷ آئی تیرا چہرہ شیریں کبکے ہوئے جو نام شہر تیرا مشتوق سے عاشق بھی تیرے یاد ہے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۲۰۸ چشم زخم تیرے میں آن تیغ علم سر اور تیرے زخم کو دیکھ کر ہر دم سر راکھوئے طرا آئی ہزار زخم کو سر نیز زکوکم سر اعدا کو علم سر</p>	<p>۲۰۹ حکم کی شان نہ تیرا کیو نہ ہو نخ پھر تیرے تیرے تیرے بالائے زمین تیرے تیرے سر خیمہ زون میں صف اول کی</p>
<p>ہمت ہو جو یہی تو مرث ہو تو ایسی بندہ ہو تو ایسا جو اطاعت ہو تو یہی</p>	<p>دہشت سے ہرن شیر کے مسکن میں چھا شہباز کوئے کے نشین میں چھا تھا</p>	<p>یون چٹائی اجام مخالف کے وسط پر پھر تاپا جسطح قلم حرم غلط پر</p>

<p>۱۷۷ اوس منک بختی نذر آئی صفائی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی</p>	<p>۱۷۸ بزم صنفین ہو گیا جو علم اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی</p>	<p>۱۷۹ اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی</p>
<p>کٹ کٹ کے ابھی سرگرم تھوڑے روحون نے کما کر کیا پہلے ہی تنوں سے</p>	<p>کیا جانے وہ پھل کوٹ لے لہو کی بات چلنے میں ہوا لگ گئی جسکے وہ فنا تھا</p>	<p>یارانہ ٹھہر کر بسند وین رہا تھا تابت کوئی حلقہ نہ گند وین رہا تھا</p>
<p>۱۸۰ اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی</p>	<p>۱۸۱ اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی</p>	<p>۱۸۲ اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی</p>
<p>قبضے میں اسی کہ جو کچھ کار اجل ہے دست ملک الموت ہر باتین کا پھل ہے</p>	<p>چار آئینہ دلسے بھی تر تیغ دودم کھٹے ہر اقد میں شانی بھی یکدست قلم کھٹے</p>	<p>عالم پر پرواز کا تھا دامن میں پر دیر پاہ وہ تھا موج تو بجلی تھا زمین پر</p>
<p>۱۸۳ اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی</p>	<p>۱۸۴ اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی</p>	<p>۱۸۵ اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی اوس منک بختی جابا بس اللہ کاجالی</p>
<p>ہر سوچ نہ کبھی سل فنا کھا لگاؤ اسکے جبرئیل کے چہانتے ہیں کالکواؤ اسکے</p>	<p>ہر سوچ اژدہ کی طرح شعلہ نشان تھی مقراض جل تھی کہ وہ تیغ دوزبان تھی</p>	<p>رقار تو کب اپنی دکھاتا تھا کسی کو سایہ بھی نہ اوس کا نظر آتا تھا کسی کو</p>

<p>حکم نہا کاہ اسکا چوہنے غلط کر سہ سے اور اخل نہ سے چاؤن کر سے چوری آٹھ کر شیر سی چون ماری سی طمانچہ چاؤن لیے چون</p>	<p>حکم ہاں ہی میں نے تجھے رسی کی اجازت ابو میں کھالے سپہ شاہ و لایت سب ترور سے میں سرانجام کی تھا مشہور تجھی کو ہے کہ است نہو غارت</p>	<p>حکم یہ سننے ہی کو کہ ہے ہو چکے چاہو نہی ہو اور نہ ہو نہنیں ہو تینوں سننے کہ ابن اسد اف سے ہارو ہو سے مبارک کہ چکے نہر سے ہارو</p>
<p>حکم سے نے گوت جو وہ مخور ہو گئے تھے شیشو کی طرح کاسہ سر ہو چکے تھے</p>	<p>حکم غم میں ترے رد و کے جو زیاد کر گئے ہم بھی تو ریشیو کے تین یاد کر گئے</p>	<p>حکم سب سے سننے محو کی قبلا ل ہونی تھی چھاتی پہ یہ عالم تھا کہ غو مال ہوئی تھی</p>
<p>حکم جیسے ہزاروں شہزادے ہیں نعلین چلایا ہے یا سید عالم خفت کا غنیمت ہے نہ ہیکم خون کی ہر سہی ہے نہ ہیکم</p>	<p>حکم اندھری تلیم سے خدا بجا آئی ادھر دوزخ اور دوزخ کی تلوار گنگوڑی سے ادھر کہ یہ لکھ سے بل زار خولی جو کہان اور مان شہر نگار</p>	<p>حکم جیسے ہزاروں شہزادے ہیں نعلین چلایا ہے یا سید عالم خفت کا غنیمت ہے نہ ہیکم خون کی ہر سہی ہے نہ ہیکم</p>
<p>حکم اب ہم کو تیغ شہر بار کو روکو پامال ہو جاتے ہیں رہوار کو روکو</p>	<p>حکم اس حلق پہنچو احمد رسل نے ملا ہے عرصہ نہ کرین فرج میں حافر بگلا ہے</p>	<p>حکم روقی تھی سکینہ پہ نہ جاسکتے تھے حضرت ہر زخم میں شیشے کی طرح تکتے تھے حضرت</p>
<p>حکم جیسے ہزاروں شہزادے ہیں نعلین چلایا ہے یا سید عالم خفت کا غنیمت ہے نہ ہیکم خون کی ہر سہی ہے نہ ہیکم</p>	<p>حکم جیسے ہزاروں شہزادے ہیں نعلین چلایا ہے یا سید عالم خفت کا غنیمت ہے نہ ہیکم خون کی ہر سہی ہے نہ ہیکم</p>	<p>حکم جیسے ہزاروں شہزادے ہیں نعلین چلایا ہے یا سید عالم خفت کا غنیمت ہے نہ ہیکم خون کی ہر سہی ہے نہ ہیکم</p>



<p>۱۰۰ تغش میں شہین کا بیٹا زین الدار نیو اسے بیکے بیکے جاکے چار بار رکھنے جو کلا حلق چھوڑ کر ہاتھ جو اودھا کر یہ بکا پوڑا</p>	<p>۱۰۱ مقبول ہوئی شہین کا صاحب خانہ اک بچل کے زندہ دلان چوڑے کونین میں اس کے سے پاؤں گاتھ تازہ چوڑاں اسے اٹھکے نام سرد</p>	<p>۱۰۲ لگا ہوا ہوا مضامین کا پھر انبار خبر درویش زمین کے خوشے چوڑا پہل تھا نہ موت جیہ چھوڑے جس سے ایک انگوٹھی پو دو گنیو کو</p>
<p>۱۰۳ حکمران سے یارب کہ ہنسل کی گھڑی فریاد کو مادر مری سرنگے گھڑی ہے</p>	<p>۱۰۴ روتی گئے یوں خلق تباہے کوئی ہکو ہر سال اگر ہے تو ترقی اسی غم کو</p>	<p>۱۰۵ جانبہ اس کے اکبر سے تھا حسین غش کہ دست رکشا ہے اللہ بھی چوڑا</p>
<p>۱۰۶ باغیر کردار کا ہے سچا سچا آپ نے میں غریب نہ اندام قابل ہو گا کائنات کو نظر سے نہ اندام میرے سے سولے کروں خالی پریم</p>	<p>۱۰۷ سلام سہلے فکر نہ تھی بلکہ چوڑا جم سان سے لاکھ میں ان نینو پروچین درود نہ کیوں دیکھ چوڑا خیال صنعت صانع ہے پاک بنو کو</p>	<p>۱۰۸ صہین جانے ہیں ہر نہر و میدان پڑھائے نسل بد اللہ اسے بنو کو</p>
<p>۱۰۹ خنجر کے تلے حال نہ کچھ غیر ہو میرا کیجیو عا غامزہ باخبر ہو میرا</p>	<p>۱۱۰ سہین سو بہن چھوڑا ہے شہین کو قضا ہوا ان کے لکھی گئی کمینوں کو</p>	<p>۱۱۱ جلال تو دیا سہین کیا ماسل مٹھا چھپ بن زین الدار بن زینو کو</p>
<p>۱۱۲ قابل ہو کر خلق چوڑا چوڑا خبر شہین بکری کی خون تباہے چہ جان خربینج اوٹھائے دار کا دولت نہ شہادت کی اسے کھانچا</p>	<p>۱۱۳ یہ تعزیران ہنہین ہاتھوں نہ ضعف پڑ جائے خپا ہے جامہ اس کی اسٹینو کو</p>	<p>۱۱۴ علم ہے ہو کر عباس بکے خنیے پڑ چایا علی اکبر نے استیون کو</p>
<p>۱۱۵ اس نے اٹھانیکا مسلہ پاکے درخین خانی سو گنگار و کو خشا کے درخین</p>		

سلا  
زبان طوفانی مضمون سلیکین  
تقابلہ پڑھانے میں تندیوں کو  
خاطیہ لفظ وہ توڑن ہی مضمون کس  
ہر عجیب لہجے کی تکتہ چینیوں کو

فلک پہ جیت لی آواز کر بود صبح  
تو غازیوں نے رکھا کوئی نہ پڑھو گویا  
لگا دھامین چٹکنے ابو جہنم سے  
پڑھالیا شوالا لائے آئینوں کو

دوران کسب زربد کر پائی منہ  
خدا کے واسطے داکر جین کے چھوٹوں کو  
خیال خاطر اجاب چاہیے ہر دم  
انیس سٹین گجائے آگینیوں کو

رباعی  
خاتون خاتون ہے ایک  
عوان پیمان ہے ایک  
ناموچ انداز اس ڈراواریو  
چولم کے میں ان خاتون کے ایک  
غیر کسی لاس کو کھنکھائی ایک

رباعی  
کے مٹھوہ کیا چارہ ہے  
عابدی غریب وطن آواہ ہے  
یہ لاش غریب وطن ہو جائے  
گر جمع کریں تو قرآن ہو جائے  
ہر عضو میں جین ہے پا رہے

رباعی  
تھکے تھکے کے تھکے تھکے  
جلالے تھکے تھکے تھکے تھکے  
مظاہرین اور بے پروا تھکے  
ہم پر طوفانی ہر دم تھکے  
لہ نہ تھکے تھکے تھکے تھکے

رباعی  
تھکے تھکے تھکے تھکے  
پانی بھی تھکے تھکے تھکے  
مہلی ہی دعوت تھکے تھکے  
دیا پسا فو اور تھکے تھکے

رباعی  
تھکے تھکے تھکے تھکے  
کس کی تھکے تھکے تھکے  
جنت کو سدا رہے تھکے تھکے  
اب کوئی نہیں تھکے تھکے

رباعی  
اتنا غور کر کے تھکے تھکے  
م آرام بھی تھکے تھکے  
رکھ خاک پر تھکے تھکے  
اکرو خاطر سے تھکے تھکے  
نہ تھکے

<p>مثنوی میر انیس</p> <p>جنگ بوی جنگ بخت کو نہ بخت بخت جلالی کی لکھنے در کی بکس بکس خفت کو بیا بیاں پیر نظر آئے رور کیا مہر میں ہفت کروڑ آئے</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہ کو بیا خان کا بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس بکس بکس بکس بکس بکس بکس بکس بکس بکس بکس</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس</p>
<p>لو پیو پیو پیو جان سے سفری ہے اب فی طے کا لال چراغ سحری ہے</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>ماتم میں مرزا نادر زادہ کرے گی بہلائیو جہدمہ مجھے یاد کرے گی</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>کچھ میری بھی جو فکر و ہوش ہے ہر وہ مجھے مرنکی خبر دیتے ہو بھائی</p>
<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس</p>
<p>یاد رکھو کوئی جز بکسی یاس نہیں ہے اصغر بھی مراد کوئی پان نہیں ہے</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>کون اسکے بھلا ناز اٹھا بگاڑو چھاتی یاد سے کون سلائیگا مرو بعد</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>تہنا بھٹن مٹھو تر کھاتے نذرنگی مراہ نگہی پر آپ کو میں جانے نذرنگی</p>
<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس نہ کو بکس بکس بکس بکس</p>
<p>کس سے کروں چہ جو عزیزان کا قاتل ہے دل ٹکڑے ہے سینے میں کلید ہر شے</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>ہیہات گلابا نہ دیکھا جب شمر سن میں لاشہ مرا عدسے تر پچا میکاں میں</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>ہر شہر میں سرنگے میں دھتے پھر دہی صدقے لگی دروہین رسن ہنہ پھر دہی</p>

<p>۱۱۷ رونگے زینت سے پہنچا نہ ابرار چھاتی ہو لگا آیت بادین خنوار فرما کر دیو مجھ پر از غفار واللہ بہن بجاتی جو اس میں لایا</p>	<p>۱۱۸ رو کر کہا باؤں کے سب سے کچھ پوچھ میں جس سے ہو چکی اکبر سطح میں چھاتی کو بیکان سرور اس کی بری کور دی کسی بار کیے</p>	<p>۱۱۹ ایک صلیب سے ہونچ کر اوتھا انگلیا سر قدم چھکایا نہہ پچھ گئے اور اسے آہستہ اٹھایا منہ پر چھکے خنوار کا جائے نہایا</p>
<p>۱۲۰ کس طرح نہ مزیکا ارادہ کر کر زینت ہو مرنی خالق ہی تو کیا کر زینت</p>	<p>۱۲۱ جینے کی ہندیں دل پر بڑا رنج و لقب ہے آقا نے بھی نوٹھی کو جو چھوڑا تو غصہ ہے</p>	<p>۱۲۲ روشن ہو میں آنکھیں نہ دالا نظر کو بس بٹائی صحت کہ سجا نظر آئے</p>
<p>۱۲۳ جانید و بہن خالق اکبر نہی نہم روشن بہن سب کو چھپ کر نہی نہم زینت کی نہی نہم سب کو نہی نہم سب کو نہی نہم سب کو نہی نہم</p>	<p>۱۲۴ نہہ کہہ باؤں کی تہنیت کھاج تقدیر سے کچھ زور نہیں جس کی جا ہے آپ سے جو نہا میں ہاں کھڑا ہے سب کو نہی نہم سب کو نہی نہم</p>	<p>۱۲۵ نہہ کہہ باؤں کی تہنیت کھاج تقدیر سے کچھ زور نہیں جس کی جا ہے آپ سے جو نہا میں ہاں کھڑا ہے سب کو نہی نہم سب کو نہی نہم</p>
<p>۱۲۶ تہنائی سے دم سینے میں گہرا ہے بہت اب ٹھہر نہ تو وعدہ میں غل آتا ہے بہت</p>	<p>۱۲۷ دو بیٹے فدا کر چلی ہو راہ خدا میں شوہر کو بھی قربان کر دیا خدا میں</p>	<p>۱۲۸ اس گھر کے بس بیا لک تھا تھیں ہو ہو وارثی راٹو کے مذکار تھیں ہو</p>
<p>۱۲۹ پہنچے گری زینت گلین پر جلالی کو نہایت چلے لے برادر چھپنے نہ کہا دیکھ بیکر کو کھلے سر صاحب کو بیا حال کر کو چھپکے چادر</p>	<p>۱۳۰ پہنچاں نہ لے کا شاہ جہم پہر دی کہ بہوش ہوئی باؤں کو چم عاج کے سطلے سے روئے نہ عالم پہر دی کہ بہوش ہوئی باؤں کو چم</p>	<p>۱۳۱ سب کو نہی نہم سب کو نہی نہم سب کو نہی نہم سب کو نہی نہم سب کو نہی نہم سب کو نہی نہم سب کو نہی نہم سب کو نہی نہم</p>
<p>۱۳۲ لب پر کھنچے ہیں کبھی سینہ زنی ہے ہمتو بھی جیسے ہیں یہ کیا شکل نبی ہے</p>	<p>۱۳۳ کیا غصہ میں ہو حضرت کو پر آیا ہوتا آٹھو کہ وصیت کو پدرا لیے بیٹا</p>	<p>۱۳۴ فرزند ہو ہم ابن شہر عقدہ کشا کے پاندر ہو سلسلہ صبر و رضا کے</p>

<p>۵۱۱ اور ایک وصیت یاد آید کہ بانی بجو نواسوں میں تشدد وانی عزیز سے بن یا نہیں بانی عزیز بنی اگر کسی حکیم بانی</p>	<p>۵۱۲ شہ نے کہا کہ تیرے نظموں کی تندی اور عابد کی بی عواش تندی کس سے تعلق دھڑکنا تندی یا کسی سے تعلق تندی</p>	<p>۵۱۳ بھجائے غریب کو کیا دانا دانا رو بہو بیوہ کو کیا دانا دانا بھلا دینا بھلائی کی سیر کو دانا نہا کر ہو ہر دین کی سیر کو دانا</p>
<p>۵۱۴ مقام فتح بابا کی دلایو مہبت اور پیاسی سکینہ کو پلاؤ جو مہبت</p>	<p>۵۱۵ ماز بست کچھو باپک ماتم میں ہر روز چالیں سس محکوم کو غم میں ہر روز</p>	<p>۵۱۶ یہ شکے ہر اک تکتے تھے فطیر کی موت نہ دیکھتے تھے روکے فطیر کی موت</p>
<p>۵۱۷ اور کو مل جائے غیب سے چکر خفا سے کہیں جا نہ پڑے بی باک بھلا دین میں کین دین تھی یاد تری دین گلہ خفا سے</p>	<p>۵۱۸ بہن کو کہہ دینہ دار پیری جبر جب تم نہ کروں بار کچا تو آ جا کچا غش روز دیا صفت اب اب کھین نہ ہم تنگے با کور</p>	<p>۵۱۹ خنیہ کی راہ پو خشت مقدس سیدیاں دیوڑھی پان کھول کر کیا کچھ بیان کیسی سب کچھ بلا پانہ صحتیاں علوانہ</p>
<p>۵۲۰ تقدیر نے زندہ ہمیں بھراہ سفر سے اب حشر میں ہو دیگی ملاقات پر سے</p>	<p>۵۲۱ ناموں میں سول دوسرا کو تھیں سو بنا سو بنا تھیں گھڑا دھڑا کو تھیں سو بنا</p>	<p>۵۲۲ تھانے جو رکاب اچکی آنا نہ کوئی تھا ہوا تھا یا رکاب دوش نبوی تھا</p>
<p>۵۲۳ بھلا جانہ صفت کہا تھا کہ کیا بند کو نہ کیا بھلا اجازت اس بند کو نہ کیا بھلا اجازت بن کر کہ ہے ریت مری بن کر</p>	<p>۵۲۴ نقش تو کہے بھلا زینت کے چھوڑ رہے ہو کہ بھلا بھلا بھلا سور سے ہوا زینت زینت دیکھ حلا کے کہا بانے ہے تھی تقدیر</p>	<p>۵۲۵ کس سے بھلا بھلا بھلا بھلا دھلائی نہ دیا تھا کوئی بھلا بھلا رو کر سبھی بھلا بھلا بھلا دل تھام کے بھلا بھلا بھلا</p>
<p>۵۲۶ یہ شدت چہ اور یہ تنہائی ہماری گرا پنے چھوڑا تو اجل آئی ہماری</p>	<p>۵۲۷ اوٹھا ہے مری شاہ کا سایا مری سر سے لوگوں میں چھٹی جاتی ہوں زہر کے پیر سے</p>	<p>۵۲۸ لو جلد خبر سکیں بے یار ہوں عباس تم تھا مور کا بک کے تو اسوار ہوں عباس</p>

<p>۱۰۱ درد و کسب کی تھی تھنشاہ و عالم مخلومی شہنشاہ تھا بنی نام ہر نزدل نہیب کو تورا ایہ اسدم جلالی ہوئی دلیوی کی لکھی</p>	<p>۱۰۲ بچن بن تھا کرتی لان بن کی تھا ہر شہر جگہ تا تھا فاطمہ کا لال کتنے غم تھے گار نہ تھے شہر جلال کچھ تو ذرا شوکت تھی چو نہ لال</p>	<p>۱۰۳ نہ نہ ہو کہ کھٹے کھٹے خط تھو لال مین ہون جو کھٹے کھٹے کھٹے کھٹے نہ نہ ہو کہ کھٹے کھٹے کھٹے کھٹے مین ہون جو کھٹے کھٹے کھٹے کھٹے</p>
<p>۱۰۴ او بھائی دکھاؤں کے تھائی تھائی تھائی گئی رکا بگج یہاں تھائی تھائی</p>	<p>۱۰۵ نہ نہ کسی دن تھم غلام ہے ہین پر شیر سے میدا ہین کھڑو چوم ہے ہین</p>	<p>۱۰۶ نہ نہ ہو کہ تصویر سپر کی مٹا دی مین ہون کہ جسے تھیں تھیں گئی</p>
<p>۱۰۷ نہ نہ کیا نہ تھی لکھی نہ تھی جلالی کے لئے یہاں تھائی تھائی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۰۸ دن ہو گیا جلدی سے نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۰۹ نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۱۱۰ نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۱ نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۲ نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۱۱۳ نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۴ نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۵ نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۱۱۶ نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۷ نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۱۸ نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>

<p>۴۱۰ کس ہو جان فزنی تنہ شہ عالم ہنگامہ فتنہ کس جاتے ہیں باہم کسیے اسے برقی آغوش خالق اکرم غیر زینہ حجاب کا روئے اندام شرم</p>	<p>۴۱۱ ترکیب علم سینہ زبان دی عظم رہے ہو کر دیا چو پہنچے نہ عالم نہ گھٹا جوئے نہ ہلاک سیڑوں اکرم کس حملے میں ان سب کو یاد ہم ہم</p>	<p>۴۱۲ ارکب کی جہل فتنہ زبانی آن میں مٹی کی سوزنی شہ جباری دل کے کسی عوض کہ عاشق باری سیرت میں نہین اور مجھ کو جس تعالیٰ</p>
<p>جس غول پہ بکلی سڑہ جا پڑتی تھی محکم سگر تے تھے مانند گزر اہل تم کے</p>	<p>آئی جو ہوا اسپشہ ششہ دہانکو لگا دیا پانی پہ نظر کر کے دہانکو</p>	<p>حضرت کی طرح پاس بیزار ہو آقا میں بھی نہ پیڑنگا کہ دفا دار ہوں آقا</p>
<p>۴۱۳ میدان میں غنیمت دیا کا سوا جوش پھلکی کی طرح لوتے پھرتے تھے زویش نامی جو بہادر تھے نہ تھا اذیتیں راہ میں خدا شکر کہ سب جمع حیات حق لکھی ہیں</p>	<p>۴۱۴ حضرت نے جو کیا کہ شہینہ سے صبار لکھ کر آئے سے ڈال دیا نہین سرکار زبان کہ سب سب ہو اس پناہ دار بچا چو اچھو بیڑہ لین بھگین سفار</p>	<p>۴۱۵ رونگی پر مٹنے کیلئے لب لب پھر سو چکے پانی بھر علی سے اندر چاہا جو بین شہ کے کہ جس میں تیر حلیہ کے چاہنے لگا ایک مگر</p>
<p>کیا جاتے بھلا سب پر میر کے برابر اک برق بھجاتی ہے دکر کے برابر</p>	<p>اد میں تو کبھی پانی سے بے نہ کرونگا پیاسے موئے عباس میں پیاسا ہی دنگا</p>	<p>پانی سے ابھی حلق نہ تیر کیے حضرت گھر ٹٹا ہے ہاں جلد تیر کیے حضرت</p>
<p>۴۱۶ کب تیر تھی سیاف و تھی انصاف بان کوہ جہود کے تھے شل سیاف دم لینے نہ دیتے تھے کیونکہ نہ جاہ دو رخ کی طرف رکھتے تھے جو گوراء</p>	<p>۴۱۷ بیجاں چو پانی تو کیا علی اکبر باندھو پہ کر تھے دین تھے اصغر دم توڑی تھے جو بین پیاسی مخمفر مکھوئے تو نصف میں پانی پو پو</p>	<p>۴۱۸ تالاب ابراہیم حرم کا زور زور میدان شاہ جہان تھے نعل کی باہر پینو ہی شاہ جہان تھے نعل کی باہر اوس کی کوئی سب چپکے بانہ کے</p>
<p>سوجا لے ذرا ضرب دست شہین پر کتنے ہی ترپتے نظر آتے تھے زمین پر</p>	<p>اب لکھو کے ساع کو ترکی ہوس ہے اور حلق کو آب دم خیر کی ہوس ہے</p>	<p>سے تیر دو دم ہاتھ میں گھوڑی پر بھلکر جیسے کو لگے دیکھنے دیا سے بھلکر</p>



<p>۱۰۷ کسی غلام کو سزا نہ ملے اگر مطلق اثر میں شائع کی جائے عباس کو لاش کو جو کچھ لاش کو جانی نہیں جانے لاش</p>	<p>۱۰۸ وہ جس نے اس کو شہید کر دیا لے غلام کو چھاپن میں لے کر سجھو یہ سزا ہے کوئی کا لیا لیس بج کر تم کو تیرا لاش</p>	<p>۱۰۹ پیشانی پر ایک شکار اور بھی کاری آلودہ خون لاش مبارک ساری مل کے ہو چھوڑ دو عافیت باری کرتا تھا کچھ اس کے کی قدر باری</p>
<p>۱۱۰ گور گیا ویران علی اکبر کے مارے اڑھکر بہن پر سادو کہ مٹھ کے مارے</p>	<p>۱۱۱ ملواریں یہ سب ملتی ہیں جید کے جگر پر پڑتے ہیں یہ سب تیر سپہ کے جگر پر</p>	<p>۱۱۲ خود بہن جا کر دیو ہیں بابا سے ملو لنگا جنت میں سی طرح سے مانا سے ملو لنگا</p>
<p>۱۱۳ دور کے بھی کہتے تھے سب جا پیر جو گھیر لیا فوج شنگار نے اگر تیرا ہے چھین گیا سا اتر نور سینے پر ہیں چھپان دیو پوچھو</p>	<p>۱۱۴ خشتے نہ مظلوم کو فرات گھر اک پائے پاؤں لیا تھا سار کا شکر بہن کے آلودہ خون سے راتھا میں پو دیواری مجھ سے تھا پیونے پر پو</p>	<p>۱۱۵ ہا کا تیرا ہے اک جھپٹ لگائی حق میں خاں کی سان اوکی بھائی وہ دلیر تھا کہ جسے میں دوری گردن نہ مظلوم نہ ہر جھپٹائی</p>
<p>۱۱۶ لکڑے ہوا تیرے عامہ شہ دین کا آلودہ خون ہو گیا جامہ شہ دین کا</p>	<p>۱۱۷ لگتے تھے پو پیکان ستم چرسے یہ اگر ہر دم خون جھار تھا سر کو پھر اگر</p>	<p>۱۱۸ سب بھلا گیا دوش محمد کے لیکن سے یا شیر خدا کیا کرے خاتمہ دین سے</p>
<p>۱۱۹ دینی جو شہادت ہوا تیرا کاجانی حالت تو چھٹی اور بھی زندہ بانی ملواریں لگاتے تھے سب سے غلام بانی موتیو نہ زبان چھپ کر کہتے تھے بانی</p>	<p>۱۲۰ لکھنؤ میں چھاپتے تھے شہ ابدل پیکان شہ گردن انور سے ہوا پل حلقہ سے سینچا جو میں دانا و خوا وہاں سے زندہ چھپتی تھی اس کا حار</p>	<p>۱۲۱ نہ ختم ہوا تیرا کاجانی بہن کے طرح خون تیرے گئے سور آلودہ خون کا کہتے تھے غلام بانی ملواریں لگاتے تھے اس کا حار</p>
<p>۱۲۲ کرتا تھا کوئی رحم نہ اس شہ دین پر پانی کے عوض تیرے تھے بدن پر</p>	<p>۱۲۳ عدم تھا عجیب دوش محمد کے لیکن پر کرتا تھا گریبان سے آلودہ من میں پر</p>	<p>۱۲۴ کتنی خشاک زبانوں کے تھے تھر تھر منظومی سو کیا کیا گنہ کے تھر تھر</p>

<p>عجبتی تھی طبعی طور سے غریب          ہر کچھ غلوئی کے صدمے ہو پیر          دہر توڑنے ہو مانی پلے نین پر          اب نہیں بچتی ہو کچھ دیکھ</p>	<p>عجبتی تھی زینتِ انا کی جبر          نہ پوچھیں تھیں گے سیداکرم          کبھی کہہ دو خواہو یہ کمال          شہر تھی جو اٹھوئے اور تھی جو کرم</p>	<p>عجبتی تھی کھاتی کھاتی کھاتی          عالم کو زبان سوچی کھاتی کھاتی          مانی نہ دیکھ سکا کہے دھاری          عجب کہ نہ گردن کی کین کھاتی          سیکھتی تھی لب خفا کی جاری</p>
<p>ملواریں پڑی تونہ کھڑکی بھائی          میں آپ کو خیر میں اٹھا لادگی بھائی</p>	<p>مقام میں کئی بیدیاں اور خستہ جگر کو          اس صدمے سے خوش کیا تو ہر کے پسر کو</p>	<p>جس وقت جدا ہو گیا سر تیغ سے کلگر          خم ہو گیا قبیلہ کی طرف جسم اٹ کر</p>
<p>عجبتی تھی پوچھیں کون کھائے          تھی پوچھیں جو بے نیلے بجائے          ہر کچھ کس سے تھیں تھی پائے          ہر کچھ کس سے تھیں تھی پائے</p>	<p>عجبتی تھی پوچھیں کون کھائے          تھی پوچھیں جو بے نیلے بجائے          ہر کچھ کس سے تھیں تھی پائے          ہر کچھ کس سے تھیں تھی پائے</p>	<p>عجبتی تھی پوچھیں کون کھائے          تھی پوچھیں جو بے نیلے بجائے          ہر کچھ کس سے تھیں تھی پائے          ہر کچھ کس سے تھیں تھی پائے</p>
<p>یاجند رعدہ کھین اماراد کو پوچھو          بھائی کا کھانا کھائے فرما د کو پوچھو</p>	<p>خج کو رکھا شہ کے گلے پر جو لعین نے          تیکس کسی کھول کے تھیں شہ دین نے</p>	<p>غیراب غم شہیر کوئی غم نہ ذرا ہے          یارب مجھے وفیدہ فکر سے چھڑا دے</p>
<p>سلام          گنہ کا بوجھ گزرتا ہے          خدا کے گنہ گار          تمام یوں ہو اس کی گاہ دین          کہ عجب دیکھو اس میں</p>	<p>عجبتی تھی کیا دنیا کی تھی تانی کا          عجب جان سے جو سفر تو سہرا کے چلے          عجب ہے مارے اللہ کے فقیر کو          کبھی جو ہو گیا پھر اصداس کے چلے</p>	<p>عجبتی تھی کیا دنیا کی تھی تانی کا          عجب جان سے جو سفر تو سہرا کے چلے          عجب ہے مارے اللہ کے فقیر کو          کبھی جو ہو گیا پھر اصداس کے چلے</p>

۱۰  
 لا خبیث فیہ الا انما اذکی بوجہ لا  
 خبیث نے کھائی جو کچھ کھیر کھا کر چلو  
 حسین سے تھوڑا حسرت علی اکبر  
 بہار باغ جوانی بہن دکھا کے چلے

۱۱  
 ملک بیکار کر اور اڑا زمین کا طبقہ  
 حسین نے فوج بیکار تین چھلکے چلے  
 علی بیچو زخمی جاو روایت نام  
 زور عطا ہوشت جگر چڑھائے چلے

۱۲  
 علی کو عطا ہو کر کھٹے کھٹے اور  
 علی کے بھائی کو ہم خاکین ملا کے چلے  
 علی غرور سے نفرت نہایت کا رنکو  
 قتل کی طرح علی پر تو ہم چھلکے چلے

۱۳  
 تمام عمر کی سب بی بی عمر سے  
 کن بن بھی عزیزن تو کچھ چھپا کر چلے  
 انیسویں دم کا بھوڑا نہیں ٹھوڑا  
 چورخ لے کے کہاں سامنے ہو کر چلے

۱۴  
 ربابی راحت کیا حاصل ہوئی  
 لذت دنیا کی نہ تاقص ہوئی  
 اوقت میں گرفتار سب جا ہونے  
 دوچار گھر عیسیٰ زلیبت شکل ہوئی

۱۵  
 ربابی کس طرح زندگانی ہو جائے  
 تھوڑے چھوٹے بین تو پانی ہو جائے  
 اس دم جو نہ کی دودھ ہو سے سر  
 خورشید بھارنگ مانی ہو جائے

۱۶  
 ربابی دولت کا ہونچا آئی ہا نہیں  
 پندرہ ترقی سے کہا جا ہی نہیں  
 کبر زمین ہو دولت استقلال سے  
 ہر گھوٹن کوئی غنی سدا جا ہی نہیں

۱۷  
 ربابی ملود مرغی سے مار سنبھلے  
 دلیں بے صفائی ہے کہ آئینہ ہے  
 جب قفل میں کھلا تو جواہر نکلے  
 گویا بان کلبیدہ نجیب سب ہے

۱۸  
 ربابی کھجائے بین خود رنگ مینے دالے  
 کب بخت سے بین ہوا کہ بین بخت دالے  
 افسار کو تو سخن کی تار میرا نہیں  
 دودھ سے بین شش تیغ ملنے قتلے  
 تمام شد

<p>۴۰</p> <p>آج شہید ہو گیا عالم نہانی ہے ظلم کی جانب پر ہر آگ کی شمشاد ہے اوس طرف لنگر اعدا میں صف آرائی ہے پانٹ مٹا نہ جھنجھائی کو کی بجائی ہے</p>	<p>۴۱</p> <p>نہیں زنج عکس کے پہنچ بھی ہو ہے جہن جانی ہی یوں گر زخمی ہے سینہ بھینٹے باکبر زخمی ہے نیر بید سے دل زخمی جاگر زخمی ہے</p>	<p>۴۲</p> <p>میں تو پہلے جلدوں سمجھ سکتا میں تو پہلے جلدوں سمجھ سکتا میں تو پہلے جلدوں سمجھ سکتا میں تو پہلے جلدوں سمجھ سکتا</p>
<p>۴۳</p> <p>بر چھان کھاتے چل جاتے ہیں تلواریں مار پو پاس کو ہوشور تم گاردن میں</p>	<p>۴۴</p> <p>ضرب شمشیر سے بیکار ہیں بازو دونو ظلم کے تیروں کو خرم ہیں پہلو دونو</p>	<p>۴۵</p> <p>پاؤں ہر بار کاہوں کی کھٹائی ہیں یا علی کہتی ہو زینب تو سنبھل جاتے ہیں</p>
<p>۴۶</p> <p>دشمنی بازو میں کو غرور پہنچ جاتا ہے مگ لگاتے ہیں تلوار کی تیر میں جھنجھکا ہے پاس کا غلبہ کو لب شکست میں پہنچ جاتا ہے میں سے نہیں ہیں ہوا کا اعدا کو</p>	<p>۴۷</p> <p>بھجی کر کوئی پہلوں لگا جاتا ہے بازو کوئی نہ پوش لگا جاتا ہے بھٹتے ہیں زخم میں دیکھ جاتا ہے نیر بیکس میں ہر ایک چھکا جاتا ہے</p>	<p>۴۸</p> <p>اکھٹواریں ہیں اور ایک تیر میں اکھٹواریں ہیں اور ایک تیر میں اکھٹواریں ہیں اور ایک تیر میں اکھٹواریں ہیں اور ایک تیر میں</p>
<p>۴۹</p> <p>خدت مضع میں جیسا پہ نظر جاتے ہیں سیکڑوں تیر ستم کو گز جاتے ہیں</p>	<p>۵۰</p> <p>گرد زہر اعلیٰ گریہ کنان پھرتے ہیں غل ہو گھوڑا لیسے لام دو جہان گرتے ہیں</p>	<p>۵۱</p> <p>باگ گھوڑ کی لگتی ہو اٹھا سکتے نہیں سانے اہل حرم سے ہیں جاسکتے نہیں</p>
<p>۵۲</p> <p>گیسو کو وہ خون چہرے میں خار ہو شانے کٹ کٹ کے تیر کے تیر ہو تیر پہلے میں خون بہا ہو خار ہو لاکھ خون میں ہر جان ان خار ہو</p>	<p>۵۳</p> <p>تیر میں قتل خون زخم میں ہیں دست خنجر سے کھنجر کئے نہیں ہیں جو کہ کشتن سے کھنجر کئے نہیں ہیں کرتے ہیں کھنجر کئے نہیں ہیں</p>	<p>۵۴</p> <p>کوئی سید کا نہیں ہے کھنجر کئے نہیں ہیں کوئی سید کا نہیں ہے کھنجر کئے نہیں ہیں کوئی سید کا نہیں ہے کھنجر کئے نہیں ہیں کوئی سید کا نہیں ہے کھنجر کئے نہیں ہیں</p>
<p>۵۵</p> <p>فکر ہے بعد محمود میں مرثیہ کی دوار سے تیغوں کی فرصت میں نہ مرنی کی</p>	<p>۵۶</p> <p>ہر جہا تیروں سے غزال تبا گلگون ہے ہو نہو باقت سے زخمی ہیں ہر خون ہے</p>	<p>۵۷</p> <p>چرخ سے آگ برستی ہو زمین جلتی ہے لکے گرمی کے زبان شک ہو جلتی ہے</p>

<p>۱۰۰ بہن ہونے کو سائیں دینے کی کمال پیشگی جانی زبان پاکی کے خیال سبھی کے لئے ہر گاہ سے یہ خیال رجا بے غما ہوئے خوف سے چلے گئے</p>	<p>۱۰۱ تو نے بہن کو ہر بار اٹھائے باب وہ غایت کیا جو تجھے کیا پہنچا تیرا محبوب بیا بعد کو میرا کب دور رکھا تو چھاپا زبان مولا</p>	<p>۱۰۲ ختیان گری کی لڑائی کرمستان بہن کیسے جو جلتی پیچھے وردان دین ہوا زری بندہ سپید تن زبان میرا ہر دن تیرا ہی ہے غلغلے کی خان</p>
<p>۱۰۱ شل خورشید بدن صغیر سے قرا ہے یہ برج امامت پر زوال آتا ہے</p>	<p>۱۰۲ بھو گین غلام کا کھانا مجھے ادا کیا بھیج کر ہرنے کا بچا مراد شاد کیا</p>	<p>۱۰۳ بعد چلے جو مجھے فید میر ہو دے زخمی تن پر نشا را کو مرد اور ہو دے</p>
<p>۱۰۴ کہتے ہیں غلاموں کے خیال بان کھلا کر بہن جانی کا ایک جامہ لاپہ لا کر دین کہتے ہیں بیخ شہر کرا کر رہا پیسہ سے چھوٹے پھل کرا کر</p>	<p>۱۰۵ ایک لڑکی تیری سلوت او بیدار ہو روان خلق میں ایک بے قبیلہ کے پورا لہر میں جو حشر شہر کے حکم میں طاف کو کو نہیں</p>	<p>۱۰۶ تو کہہ کر منہ نہ ہوں کو با بھلا بندگی کا تیرے جوق تھا ادا ہو سکا خون غنہ سے بدن کا نیا ہو سکا سوئی اعمال کی کشتی کو بچا گیا</p>
<p>۱۰۷ یہ سننے کے بھی غنہ نہیں فرماتے ہیں یاس سے سوئی فلک کی کھلے ہجاو ہیں</p>	<p>۱۰۸ جلد گردنہ پر روان خبر بران ہو دے اسے خوشادہ جو تری راہ میں تباں ہو دے</p>	<p>۱۰۹ کوئی کھدے ترے لایق نہیں پائے حسین راہے خالی ترے دہار میں آتا ہے حسین</p>
<p>۱۰۹ خون کرنے میں خالق کو لڑا غبور تو نے عالم میں چھوڑے بند کیا قصہ کرتے ہیں چھو جیہ خطا نہیں پور پارہ دست پہ اٹھانا نہیں کو بیوقوف</p>	<p>۱۱۰ غمنین کچھ مجھے کو کیجئے باہن زیر شہر کھاتے کو باہن نور کا رہنے قیاسے لا جاہن تو نے شکل سے غایت کا علیک جو</p>	<p>۱۱۱ تو نے دیکھ کر کہہ سے ہوا جان نہن با پس کہ جنت تیری با جان نہن بندگی کو تیرے دہار میں نہن سلطان غلامین کا سر جان</p>
<p>۱۱۲ جانتے ہیں کہ محمد کا نواسا ہوں میں پانی دیتے بہن دور کا پیاسا ہوں میں</p>	<p>۱۱۳ تیرے سیدی میں یہ سرتن ہو جدا ہوا ہو طفلی کا جو وعدہ ہے وفا ہوا</p>	<p>۱۱۴ عاصیوں سے بھی محبت میں کم کرنا ہے جرم دہ کرتے ہیں تو لطف کو کم کرنا ہے</p>

<p>۲۱۵ چاہتا ہوں میں بھی اپنی شہادت حاصل تو ہر گاہ کہ دوں گاموں میں جو کچھ پاسا مستغفرت است ماحی کی ہوا و بار خدایا</p>	<p>۲۱۶ دوست دارو کا تو کوئی گنہگار نہ تھا باز بسا یہ طوبیٰ تیرا کہ تیرے آرام ہر گاہ کہ تیرے ساتھ عزا و اذیت تمام تو ہر گاہ کہ تیرے ساتھ عزا و اذیت تمام</p>	<p>۲۱۷ خدا کی تیرا</p>
<p>۲۱۸ ہو گا اراکھے جو کچھ کہ اذیت ہو دے اؤ گویا دنیا میں بھی عقیقہ میں بھی اچھٹ ہے</p>	<p>۲۱۹ نعم نہ کھا اہل جہان تیرے محبت ہے میں تو ہر گاہ کہ تیرے پیارے بھی ہیں پیارے ہیں</p>	<p>۲۲۰ یہ زمین عرش سو تیرے میں سوا ہوئے گی خاک تربت کی تری خاک شفا ہو دیگی</p>
<p>۲۲۱ عرش کرنے سے خالق و شہیدہ دار کیک یک عالم الہیے پائی آواز اؤ گویا دنیا میں بھی عقیقہ میں بھی اچھٹ ہے</p>	<p>۲۲۲ ہر گاہ کہ تیرے ساتھ عزا و اذیت تمام تو ہر گاہ کہ تیرے ساتھ عزا و اذیت تمام تو ہر گاہ کہ تیرے ساتھ عزا و اذیت تمام</p>	<p>۲۲۳ یہ میرا تیرا</p>
<p>۲۲۴ میرے عاشق کامل ہو فدا رہے تو جو کما دے ہی کیا صادق الاقرار ہے تو</p>	<p>۲۲۵ وار دنیا ہی میں ہیں جو سو کھین اید ہے انکھیں جب بند ہوئیں پھر دہشت دہے</p>	<p>۲۲۶ کیون نہ ممتا ہو وہ تو جسے رہے بکھے اس کھ خاک کو کیا رہے اعلیٰ بکھے</p>
<p>۲۲۷ تو جی قبول ہو اور میری بات قبول یادداشت بھی ہو مقبول طاعت قبول عاجز جی قبول ہو مقبول شہادت قبول تیرا جی قبول ہو مقبول شہادت قبول</p>	<p>۲۲۸ کتابا جانے بولے کوئی ہو دیکھا تیرا جی قبول ہو مقبول طاعت قبول عاجز جی قبول ہو مقبول شہادت قبول تیرا جی قبول ہو مقبول شہادت قبول</p>	<p>۲۲۹ یہ میرا تیرا</p>
<p>۲۳۰ ہم نے خیل شہد کا کچھ سہارا کیا اُمّت احمد مختار کا محنت ارسا کیا</p>	<p>۲۳۱ سارا گھر میری محبت میں فنا تو نے کیا بندگی کا تھا جو کچھ حق وہ ادا تو نے کیا</p>	<p>۲۳۲ تھامنے لے علی خلد سے گہرا گہرا دوڑے محبوب خدا ہاتھوں کو پھیلا کر ہوا</p>

<p>۳۱ اگر خفا کشی ہے پھر پلوں پر فوارا جھپٹا توڑ کے چھاتی کو کھینچا نیشٹ نازیبا سنبھلنے کا دنیا پالیا سر پر خاک پڑے غش خدا کا مارا</p>	<p>۳۲ لہنا تھا جو میں سے عیب بخت کھینچ چکے تھے غش میں علی کو دلہ کب تک تفتید و بے پروا کا وہ جا بے یاد رہا جو کا وہ مظلوم</p>	<p>۳۳ کو جلا کر کر کے بے نظیر کون کون کی مایہ کے گلے پر شیشہ نچا ہے سر سانچ میں شیشہ گر کہ شیشہ کی بے نیکی عجب خدا کا</p>
<p>گرد آلود قبای خمر پر روز ہا سودی ریت زخموں کے لیے مرہم کا نور ریت زخموں کے لیے مرہم کا نور</p>	<p>تین سے فاطمہ زہرا کا گلا چاک کر دو جلد بان خاتمہ پختن پاک کر دو</p>	<p>تو بھٹتا ہو کہ اسکا کوئی خونخو اہنیں بنت احمد ہین جید ہین ان ہین</p>
<p>۳۴ خانہ میں تیرے تیرے شہناہ میں گل کے نامہ کھلے تھے بے خیم گل کے نامہ کھلے تھے بے خیم</p>	<p>۳۵ ایسے مظلوم کو سزا کیا جو دربار جس کا کوئی بھی گوار نہ ہوا عوام میں تیرے ہی سے غریب ناچار</p>	<p>۳۶ تجاوہ ساز عزم میں شعلہ جھلکتے تھے اسے سر سبز شاہ امر تاجین پر کیا جو ج ستارہ عالم خاکہ سر کو رکھ لے آیا عالم</p>
<p>۳۷ غم ناموس ہی تھا پاس کی بھی شہر حق پھر سکیٹہ کو نہ دیکھ آئے ہی شہر حق</p>	<p>خونہا بھی نہ کوئی مانگنے کو آسے گا اک سپر ہے سودہ بیمار ہی مر جا دیگا</p>	<p>نہ میر لکھے ہن ماتھ سے کھانا ہوئے تو تھی دست تہم کو روانہ ہوئے</p>
<p>۳۸ کائنات کی مٹی زینت کے صدا جاکہ دل میں جاتا تھا کہ تیرے عجب لے آہ راہ کے پتھر کی لکھنوی گراہ نیم تر نیم سے تیرے غم کو بھلا</p>	<p>۳۹ کائنات کی مٹی زینت کے صدا جاکہ دل میں جاتا تھا کہ تیرے عجب لے آہ راہ کے پتھر کی لکھنوی گراہ نیم تر نیم سے تیرے غم کو بھلا</p>	<p>۴۰ جا بے عالم نے کہہ دیا کہ تیرے کا وار دیکھا آگشت بزدان سول فقار خاک او وقت ہوئے دست ملکبار راہ تیرے گری حوت جاکہ وار</p>
<p>۴۱ نہ زخمی ہو جو پیکان ستم کرتے تھے ٹھاک سو ادھکتے تھے اور کانپے گڑ پڑتے</p>	<p>۴۲ پیشے قرے محبوب خدا آدین گے بجدا فاطمہ کی آہ سے مر جا دیگے</p>	<p>۴۳ ماں سر رک پ بے جفت کے لہو جاری تھا خیم کوئے قبلہ تھے بذا کیصن عین غش ظاہر</p>



<p>۳۷ جنگ پنے کی چلی جانی ہی شکر کو غیر غنہ سرکش باخلف حیدر کو خون شکر جانی ہو نہ خیر کو سجے کشتا کا کجا بوسہ در کو</p>	<p>۳۸ کس زور کردن جانے بین کیا جو وہ چھل نہ حیدر میں دہر اوج شہن میں مر عیانی جو نہ ہا جو لاکھوں سے ہر کشتا جو کجا جو</p>	<p>۳۹ کشتار کا اسے بانو نے پیر ہر کسی مچھلے سے ہاتھوں کو پیر ہر کسی چھلے سے ہونے چو نہ ہر کسی چھلے سے ہونے چو نہ ہر کسی</p>
<p>خلف احمد مختار کا قاتل ہون میں کام میر ہے اسی کام کے قابل ہون</p>	<p>سر و گلزار رسالت کو قلم کرتے ہیں ہاؤ سید پہ مسافر پہ ستم کرتے ہیں</p>	<p>اولین چید کر کراری پوتی ہون میں احم کر کھچہ بن پکی ہونی ہون میں</p>
<p>۴۰ جکھوید سے خون جو چھلے ہو دودن مجھ سے اٹوے خوشی کا نام دولت فاطمہ لجاؤں یا دین نام رج حیدر کی پوچھیں جو آرام</p>	<p>۴۱ گزارش کے تھا ہون چھلے ہو بازو دنی کا کھڑی ہو چھلے ہو کتنی تھی دیکھ کر کو سکھتے ہو وہ چھلے ہو غم اعدا میں یا ہون</p>	<p>۴۲ کھینچت کو دعا کو در چھلے ہو باب دار کیا میر تو چھلے ہو سہرا دی گئی تھی ہون چھلے ہو میں تو ہون باجی شہزادہ عاتق</p>
<p>۴۳ منہ نہ میں دولت دیا ہے کبھی موڑ نہ آج زہر کے کیلے پچھری پھوڑ نہ</p>	<p>جاؤ گی اب میں ٹھہرنی نہیں کے پاس شمر خیر ہے جاتا ہے مروا کے پاس</p>	<p>باپ بن ایک م آرام نہ آؤ گا مجھے کون پھر آؤ گا جھاتی پہ سلاؤ گا مجھے</p>
<p>۴۴ نہر پانچ گویا شہ کے خون آسمان لکھا تھا لکھی شہ کی زمین درد و حللے لکھی زمین شہ کی زمین شہ میں کبھی نہ ہو چھلے ہو</p>	<p>۴۵ باب کے پاس جاؤ گی سکھتے ہو جو کجا کو کھڑے میں سجھاتے ہو انہی بابی میں چھلے ہو خیمہ کیل و کو سنا جو کجا ہو</p>	<p>۴۶ ہنسیاں لکھی تھی چھلے ہو لے رو کا کجا کو کھڑے ہو ہاتھوں کو کھڑے ہو کجا کو منہ کر کو کھڑے ہو کجا کو</p>
<p>۴۷ رحم زہر کے سپر پر نہیں کھانا کوئی خاک کو بھی نہیں زخمی کو اٹھا کوئی</p>	<p>۴۸ بھوکے پیاسے مرو یا کو نہ مائے کوئی اونکے بدلے داسر تن سے تو مائے کوئی</p>	<p>۴۹ کھر میں جو کچھ روزیو ہر ہلاؤ گی میں جان یا کیا کبھی تو عداؤ گی میں</p>

<p>۱۷۷          جگر و کبد و کھنکھ و کھنکھ          آنکھ و کمر و کمر و کمر          سر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر</p>	<p>۱۷۸          ارجا با تو روئے زانکه          کجاست با تو روئے زانکه          سر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر</p>	<p>۱۷۹          کمر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر</p>
<p>۱۸۰          دم آخر تو بھلا کام میں آؤں اونکے          اپنے کرتے سے لہو منہ کا چھوڑاؤں اونکے</p>	<p>۱۸۱          دل زہر اجگر شیر خدا کٹتا ہے          ظلم سے تیرے عہد کا کلا کٹا ہے</p>	<p>۱۸۲          شوق مرثیہ کا سر تن سے جدا ہو کر دو          جاؤ گھر میں مجھے اُمت پہ فدا ہو کر دو</p>
<p>۱۸۳          کٹنا کٹنا ہی رہی نہ تھی غرضِ غائب          اوس گلے سے لپیٹ کر نہ تھی غائب          مہربان کر کے نہ تھی غائب          کھنکھ و کمر و کمر و کمر</p>	<p>۱۸۴          فنِ مظلوم کو کیوں نہ تھی غائب          اربابِ کرب و غم کو کیوں نہ تھی غائب          دل جلی ہو جان میں کجی نہ تھی غائب          زنجیرِ جفا سے نہ تھی غائب</p>	<p>۱۸۵          کمر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر</p>
<p>۱۸۶          ظلمت کو اسد اللہ کی جانی ہو نہیں          ننگے سر پڑے باہر نخل اُئی ہو نہیں</p>	<p>۱۸۷          بد دعا دون میں تو نازل بھی آت ہو          سر باؤ نکو جو کھولوں تو قیامت ہو</p>	<p>۱۸۸          وقت طاعت ہو ذرا یاد خدا کر لو          ہم بھی بات نہ ہیں سجدہ کو ادا کر لو</p>
<p>۱۸۹          میرا مان کا ہے شوہر جانین کا          بعد طاعت بھی جنازہ نہ کسی نے دیا          اوس کی طرحی ہوں تو ظلم سے بے نیاز          نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۹۰          عیش و عشرت کی جگہ نہ تھی غائب          کمر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر</p>	<p>۱۹۱          کمر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر          کمر و کمر و کمر و کمر</p>
<p>۱۹۲          منہ کو اللہ پہ پڑے چھپا کاہتے نہ          میں تو زیادتی ہوں اور آنکھ چاہتے تو</p>	<p>۱۹۳          کیا کیا تھے کہ پڑے سو کھلے سر نکلیں          جیتے جی میرے سر پر پیسے باہر نکلیں</p>	<p>۱۹۴          پیٹ کر نہ تھی شہنشاہِ زمیں رونے لگی          باپ کو بیٹی برادر کو بہن رونے لگی</p>

فتح کا فوج مخالفین کا قہار  
غلن جو قتل پوشہ خدا کا پیارا  
بیل نیل سے نہیں گویا کی کا جگوار  
نہ سے خون ہو گیا سینہ پہ چھوڑا

کس سے اس روز مصیبت کا بیان ہو جائے  
آنکھیں روتی ہیں قلم روتا ہے دل قہار

سلام کہ ایک سانسے  
اگر اسلامیوں نام ہے کر ایک سانسے  
چوچین جس طرح قہر خدا کے سانسے  
دائے شہادت کچھ روزیاں سنئے اعمال نیک  
بافضالی ہم چلے اپنے خدا کے سانسے

قائب بن اورنگ زنگن میں چنگیز کو گھر  
ہم ہر یہ جیکے جاکے خدا کے سانسے  
مرواتی ہوئی کہیوں کا نشانہ پیش ہو  
دار کا ڈر ہے تو چل نوح خدا کے سانسے

میرزا بیگ نے غفلت کیا ازبغ و جوار  
موتن روزا پادشہ انبیا کے سانسے  
بہشت کی ساری نیش کا عقد عمل ہو  
وہ گروہ خلی سلک شاہ کے سانسے

وہ دہریہ حسرت کہ روز قلع بھی خطا کر دیا  
ہم اپنی ہوئی خال شفا کے سانسے  
دیگشاہ کی گتیا ہی پادشاہت روز خضر  
خجوا جس زبان بکر خدا کے سانسے

کتنے متوجہ ہیں کیا ہے کیا اور دشوم  
دہم بھی نکلا از شاہ کو رباب کے سانسے  
جیسے کتاب ہے کہ قادی زافچ چھوڑو  
یوغا از بی باتین ابد کے سانسے

جسے خدا جھکے سنیں ہم بادشاہ کو سانسے  
اقد پھیلائے تو نگر کیا گدا کے سانسے

کیوں نہ بجا بین تو گروہ شاہ کو سانسے  
آسمان کو توں کیا عرش عدا کے سانسے  
اوس کو زور شاہ اور اس کو گتہ ہو پہنچا  
قد کیا کہیر کی خال شفا کے سانسے

تین روئے ہو گیا بی بی گروہ خجوا  
ابو جیک بچہ بین اور سر خدا کے سانسے  
عرش پر دست علی خلا خدا کے سانسے  
شیر کا کاجیب آبا سلفے کے سانسے

کوہ بلین تھا خوار گروہ شاہ کو سانسے  
قلب روشن ہو گیا نور خدا کے سانسے  
تر سے نبی سے اور اراستہ شکر  
شر کے دن ہم یکدیگرے خدا کے سانسے

دفعہ نہدین صدائی ہی ہزار کو  
کچھ این بابا جات ہی دیکھ کے سامنے  
چوڑے بیٹے کا ہاتھ کو لینے یاد رکھ  
یوں چوڑی دل شکستہ کے سامنے

کیا خاوت تھی کہ چھپ چھپ علی خاتم  
آپ بچاؤ کھا اب گر کے سامنے  
خوشتریں اس دیو کا خضر صدم فاطمہ  
لاگنی شہ کا سر یون خن کے سامنے

غائبوں جیسے بی بی بیکہ  
سب عقد کھل گئے مسئلہ کے  
دفعہ نہدین پوچھتے ہماری روح کو  
بہتی رہتا ہوں باد صبا کے سامنے

دوڑی آگیا ہفتل کہ ہے ماری  
نہج کر چکو نہ بیت مسئلہ کے سامنے  
کہ تھی زینب بھین بھی بھڑکی جین  
تنگہ سر تھی ہون بل خلی کے سامنے

زینب سر پر جا کر خاک پوان نہیں  
ہے زانچو چا ہر غم کے سامنے  
کیا بھی دنیا میں نہ پہن ایک ساعت دیکھا  
یوں نہ بھی روز و رات دیکھ

راحت کا مکان اس کی گھر خانہ عیش  
دیکھا تو ہانپن تنوع عورت دیکھا  
کیا بھی جب دہے ایوان عمارت دیکھا  
لاریپ کر عیش کی کو دیکھا

سو بار کیا طوان کہہ اے دل  
اک بار چور و غہ و شک کو دیکھا

یابی یازیت میں ایذا ہو چکے  
یاد میں اگر بھی تو جا ہو پینے  
کیا دن ہو گا ناراض نہ کہ نہیں  
جب روز زیب کر بلا ہو پینے

لے شرم  
رستے شرم حسین شہید ہے  
آرام جان لاگو حسین شہید ہے  
خوش نشانی ہے حسین شہید ہے  
بالکے خوش ہے حسین شہید ہے

حقا کہ شش جہت میں اوجا لہے آپ کا  
پایہ مسح سے بھی دو بالا ہے آپ کا

فاخری ناسین شاہ زبان ہی  
نظارہ ہو کہ ہے طبع روان مری  
کچھ کہیں کہیں حقیقت کہان مری  
عاجز ہوں جو کہ زبان مری

ادوایا الم مجبازی ضرور ہے  
اے آفتاب درہ نوازی ضرور ہے

<p>۱۷۱ چند تاج تارکش عظیم ہے دریائے علم کا دریا عظیم ہے سائل کیف ہے جو کچھ ایا کریم ہے اگر کسی دلا چراغ رہیستقیم ہے</p>	<p>۱۷۲ شوان کی زبان تاج بہین روح القدس شامیہ تاج بہین خود بین بین سوانے تاج بہین سارے ملک میں تاج بہین</p>	<p>۱۷۳ قفل نجات سکھید و نجات پہلے ہے سر از جسکے قدم سے نجات عالم فیض آئینہ گوہر نجات پھر آتش مقدمہ و زخ نجات</p>
<p>۱۷۴ سب خلق فیض مانی ہر نزدیک در سے عالم میں روشنی ہے اوسے ایک ز سے</p>	<p>۱۷۵ دم بھر کسی کا کام معطل کیا نہیں عقدہ وہ کون ہے جسے مل گیا نہیں</p>	<p>۱۷۶ عالم میں تا بوجل غم کی رشت کے ناگوار سے میں ہی اکھٹوں بہشت کے</p>
<p>۱۷۷ خلیقین کو کائنات حاکم خلیقین کو کائنات حاکم خلیقین کو کائنات حاکم خلیقین کو کائنات حاکم</p>	<p>۱۷۸ خلقت میں سوائے وہ دعا جو با نوا مقبول حق ہو جائے وہ دعا جو با نوا</p>	<p>۱۷۹ زبان کھڑے وہ درختا نہیں پہلے ہے سر از جسکے قدم سے نجات</p>
<p>۱۸۰ مفسر فقر تشارشہ ارحم بند ہیں مجرم ہے آسمان تو سوائے پسند ہیں</p>	<p>۱۸۱ جب ہا خدا و طوائف گرد و مرالہ ہو گیا اکدم میں زندہ مردہ صد سالہ ہو گیا</p>	<p>۱۸۲ قریب جہنم ہو تو دل سے قریب ہو اؤ کمہتیں شراب اور انصاف ہو</p>
<p>۱۸۳ کوئی بین عیال پر اور میں عیال کا نور ایک انجان چہرہ دین میں کا نور</p>	<p>۱۸۴ تھا گوہر عظیم کہ میر کا لال جین ہوئی سوچا میر کا لال</p>	<p>۱۸۵ حورین در بجا رہیں کوئی نہ رہے اور عیال کا نور</p>
<p>۱۸۶ کس چشم کو فروغ بجلی کی تاب ہے پس یوزبان خوش بگئے جواب ہے</p>	<p>۱۸۷ کچھ باکی تو غنچہ امید کھل گیا بچنے گناہ جسکے بہشت او سکھ گیا</p>	<p>۱۸۸ ماہرین فقر و غش مجھ مرشت کے پہنو کفن آثار کے عیال بہشت کے</p>

<p>۱۲۰ جان بچن نہ جو غافل سے کیا پار خونی کسی شہر میں نفعی کیا پار مستغنی البیان جو خیر ان کا پار سب جاننے کو اٹھا خدا کا پار</p>	<p>۱۲۱ اتنے تھوڑے سول خدا کو نام رب ہم بھیچیں تین کو تین کو کی طلب ران و سبب بازہ زرد آلود طرب چرب لائے تین میں مانگا زبان جب</p>	<p>۱۲۲ کیا لائے سنگت سے ارمیہ و گلبدن فرستے ہوئے کسی کے رکھے یہ پیر پھلارہ مولے پیش نظر ملک کا چین اس رنگ کا رنگا بھیجی جان چین</p>
<p>۱۲۱ بچن سے بے نیاز کو ناز اٹکے جلاتے ہیں جس چیز پر جوئی ان جبریل لاتے ہیں</p>	<p>۱۲۲ ہر وقت شام گل تناسلی رہی میون سے انکی گود ہمیشہ بھری رہی</p>	<p>۱۲۳ مومن سے یہ رنگ شہادت کو واسطے جامہ یہ قطع ہو اسی قامت کے واسطے</p>
<p>۱۲۳ حاضر مقرر دئے تھے ملک تین برنگ کو دیکھنے کے لائے تین سب کی ان کے ہر ایک کیل میں تائید رہی شیخ جعفری چون ہوا تو کئی تین</p>	<p>۱۲۴ عربان تھا روز عید وہ جو ہو گیا بھیجے خدا نے طوفان جو دجاہ رد مال میرا تیرا سر من و کلامہ مشتے ہوئے ہیں تیرے سو ہو گیا</p>	<p>۱۲۵ چھوٹے سے اس عار کو کہ تین شمار صدوران ستون کے امیر و گنہار قربان اس قبا و جا پیر جان زار یوسف کو تین کی ہو جی میں شمار</p>
<p>۱۲۴ آکھو تین انگ بھر کے جو مکر کو فر کیا روح الامین نے انکے موتی کو دو کیا</p>	<p>۱۲۵ رتے سے پھر کے آگے خود کے سامنے گردن جھکا کے پیچھے گد کے سامنے</p>	<p>۱۲۶ کپڑے یہ دیکھ کر شہ مردان نے کیا کہا ہیا کے گلا کے مکتین ان نے کیا کہا</p>
<p>۱۲۵ یوسف ایک حضرت محبوب شمار پورا درجہ جہاں موت تھے بے شمار اتنے حق اہل شہر آکر کو بار بار صدقے سب بے شک و گکار</p>	<p>۱۲۶ بولے یہ سکر کے سول نکال ساس کیون آج دو بیٹے ہوا وہاں ساس شکر وادہ تھیں کیا تہہ لباس جی چاہتا جو بھی ہو تیرا ساس</p>	<p>۱۲۷ سب تو بچکر جان لوادھو آؤ نکھتے اٹھ اٹھ کے تین دیکھ لگاؤ صدقہ دن آن میں سنئے انہو کے کار درواہو نہ لب و زبان انہو میں کار</p>
<p>۱۲۶ لو زہد کے چاہنے والے ہزار تھے نہر کا ایک چاند تھا ہاے ہزار تھے</p>	<p>۱۲۷ ہے روز عید چھاتی سے لگجاؤ ان کے اویکہ جامہ زیب خدا تیری شان کے</p>	<p>۱۲۸ کس علم سے نہ لب ہو کہ لب کھولتے مہین کیا ہم سے تم رکے ہو کہ کچھ بولے تین</p>





<p>۱۱۱ دست کا سبکی کوئی تھا چاہے عین ہر ایک انشا خدا عدالت میں ہر عمل کیا کیا وہ شیعہ کیسے اسٹو کو عمل ساز اسے پڑا دغا سے پیر عمل</p>	<p>۱۱۲ روٹی تھی لوٹا تھا کوئی کھانا گھنٹی بولے گھر تو تھی بھی بیزار بار بار بنیں بڑا دین کو کھانا بھی تیار سایہ کو انکا دھوپین جا بجا کھانا کھانا</p>	<p>۱۱۳ ذرا تھوڑا پھیل تو تھوڑا شیشا اور نہ ارجلے صدے پر شیشا بنیں ذرا بار بار عالمی گھر شیشا فعلی کے تھا خشتین سب کھانا کھانا</p>
<p>جاتے ہیں اس طرف جو مملات کی راہ پر منقہ و فخر پر نقطہ الکی نکلاہ ہے</p>	<p>یوسف کی طرح ایسے رکھا نقاب میں سونا بن جائے چاند مر آفتاب میں</p>	<p>بوغیر میں بھی اوس گل تازہ کی چھائی گودی میں جکی ہنسنے گئے جان آگئی</p>
<p>۱۱۴ کبوں کو نہ تو جین کا تیر کی جلیں سب کی جلیں سو انہیں انکا کوئی عمل ہر ایک جلیں سب کو بھی نہیں کریب جو تھوڑا بول تو خاتم تھوڑا جلیں</p>	<p>۱۱۵ کیمپ تھا سب کا از در سلطان جھوٹا راؤ تھوڑا خوش خواب رہا بیٹھ پر نہر آگئی گود حضرت ریح الاسبیہ پر جاسو و ان تو جو خاطر ہوئی جہم</p>	<p>۱۱۶ وہ احمد قبول فعلی کی محبت میں وہ جملہ لہشت و جنت کی نعمت میں وہ پورٹ میں چین و چین کی چین وہ فاطمہ کے دودھ کی بار کوئی چین</p>
<p>اکرو زید عروج تھا ادبہ دقار تھا اکدن انہیں کے سینے پر قاتل سوار تھا</p>	<p>یہ حرف تھے سب مہ کامل کے واسطے رحیلین کی یقین ایک حامل کے واسطے</p>	<p>سوسم تھا کچھ دنوں تو بزرگوں کے پیار کا اکدن ذرا تھا خیر قاتل کی دھار کا</p>
<p>۱۱۷ تھوڑا تھوڑا پانے پانے تو تھا جین تھوڑا تھوڑا پانے پانے تو تھا جین تھوڑا تھوڑا پانے پانے تو تھا جین تھوڑا تھوڑا پانے پانے تو تھا جین</p>	<p>۱۱۸ سیکھ سدا بھائی یقین بان نہ جین تا سچ ہو جائے مولا کا بن اللہ سے اسیا طان مہور زین ولا دین باس لڑی چنی سکن</p>	<p>۱۱۹ بھوپن سیکھ سدا بھائی یقین بان نہ جین تا سچ ہو جائے مولا کا بن اللہ سے اسیا طان مہور زین ولا دین باس لڑی چنی سکن</p>
<p>نوبت ہو ایک گام بھی چلنے کی آتی تھی زہرا زمین کو جھار کے آئیں کھاتی تھی</p>	<p>داحسر تاکہ واقف حال سپر تھی تیو سنے چور ہو گئے یہ مانو خیر نہ تھی</p>	<p>کہتے تھوڑے دن یہ بہت یاد آئی تھی جب تین روز یا سین پانی نہ پائی تھی</p>

<p>۳۳۰ وہ احمد بنول علی کی حسین وہ غلام بیٹا جنت کی حسین وہ پرورش دہ چٹن حسین کی حسین وہ عالم کہ دودھ کی صاف دہ کی حسین</p>	<p>۳۳۱ ان تھاتے دست نفلت جو ابین جو کہے نو کہدین کہنے گاہ پرین بلی ٹپ کے دہر سلطان حسین ناوی کے نہیکہ کیا کہتے ہو حسین</p>	<p>۳۳۲ ٹپ کی یکے دہر سلطان حسین شہر کی کو نہیکہ کی پیکر حسین آئی جو نہیکہ دہر لکڑا دہر سوتے حسین بار دہر نہ لکڑا دہر</p>
<p>موسم تھا کچھ دنوں تو بزرگوں کے مبارک اکدن مرا تھا خیر قاتل کی دھار کا</p>	<p>تھا مو مجھ کو دل پہ قیامت گذر گئی امان تو مدد قے جانے کہ سنت ہی مر گئی</p>	<p>انہیں کچھ کھلی تو کبھی بند ہو گئیں مٹھتے تھے تکتے حضرت زہرا بھی سو گئیں</p>
<p>۳۳۳ ہلوتن سب کو تا تھا جہ فکک لکھا نیزک بھر کے کشتی علی کی کوزہ آب چوئی تھکے جہ تو چوئی نہ لکھا پایہ ہو حسین زبانی پو پو</p>	<p>۳۳۴ وہان جاؤں اکٹ نہ ہو سکا بابا میر کون دیکھان ضعیف پایا ہے وہ اور نہ کوئی کرم مٹھتے تھاتے کوئی اچان</p>	<p>۳۳۵ رو کر ہی جا لیں سکھو دہر خاب سب کو تا تھا جہ فکک لکھا چوئی تھکے جہ تو چوئی نہ لکھا پایہ ہو حسین زبانی پو پو</p>
<p>کہتے تھے روکے دن یہ بہت یاد آئیے جب تین دہر پیا سین پانی نہ پائیے</p>	<p>میں سچ کہوں یہ بات تو مجھ کو بری لگی کیا جاؤ تم کھجے پہ کسے چھری لگی</p>	<p>ملتی سنیں پناہ کہیں نور عین کو خیر سے بچ کر تپے کوئی حسین کو</p>
<p>۳۳۶ اتیک کچھ پیر پیر مصیبت سنیں اوس کی پیر پیر سنیں شوش چوئی میرا کچھ گرم ہو گیا اور دھو چوئی ان کچھ سنیں پانی گھوئی</p>	<p>۳۳۷ ان کے لپٹ کے سنیں فکک لکھا ان کے لپٹ کے سنیں فکک لکھا ان کے لپٹ کے سنیں فکک لکھا ان کے لپٹ کے سنیں فکک لکھا</p>	<p>۳۳۸ سید پیر پیر کہ کوئی بہن بچا ہے میرا کچھ گرم ہو گیا اور دھو چوئی میرا کچھ گرم ہو گیا اور دھو چوئی میرا کچھ گرم ہو گیا اور دھو چوئی</p>
<p>ہر چہ بھی دہر دودھ ہنگام دہر ہے پیر کو پیر ہنے کی عادت فرد ہے</p>	<p>برجی ہی اک لگی ہے دل بقرار میں برجی ہی اک لگی ہے دل بقرار میں</p>	<p>سر پر علی کے دشت مصیبت کی خاک ہے محبوب کبریا کا گریاں چاک ہے</p>

<p>۵۵۳ خانوں حشر و کرب و برب و برب و برب نہا اعلیٰ زانہ اور دریا و برب و برب شہر سے لپٹ گئیں بادیدہ برب و برب علیٰ کے لئے پناہ پھر اپنی برب و برب</p>	<p>۵۵۴ اس کو کب خیال ہو غافل و برب و برب قہر کے طبا کے پھر گری و سات بار اس دن کہاں تھی دہشت و برب و برب جہنم کھلا وہ جاہل تھا اور برب و برب</p>	<p>۵۵۵ مادر سے جب کہا اپنی سے انتقال کبیں ہو بس درستی و فاطمہ کلال آپا جلی خولیا ہی و برب و برب پھر کون دھوئے گروہ و برب و برب</p>
<p>گھر کے سر سے تابندہ دیکھنے لگیں منہ رکھکے غمی چھاتی یہ دم کھینے لگیں</p>	<p>رہ رہ کے وقت فرج ہو فریاد کرتے تھے مانگو حیل و تے تھے اور یاد کرتے تھے</p>	<p>شیر خدا لال کے جو ہلوین سوتے تھے راؤ نکو دان کے جبرین جابا کے روتے تھے</p>
<p>۵۵۶ چو کہتے تھے تھکسا بازو بلا بلا آوردی سپر کو کہ واری اٹھو ذرا وسواس بھگوتا ہے اس کے ہر دھما کیا وہ جو بیو بیوان کی فدا</p>	<p>۵۵۷ کیا راجین اٹھا کے کلا بن تو برب و برب وہ سنیے بول دہ آرم اور وہ خواب بین فتنہ کیا یہ زمانے سے انقلاب یہی بولے جان کو رسول انقلاب</p>	<p>۵۵۸ خند تو غمی نے سر کیا کھلے پل آؤ کیا دوی تہجرت نے بھی سفر آؤ کیا جو سے تو ختم ہوئی کہ باب آؤ کیا جو سے کجانی کی فہم</p>
<p>قربان جاؤں زینت کا کیا اعتبار ہے بہو ذرا گلے ہو کہ مان بے قرار ہے</p>	<p>تھکے سے دل پہ کوہ المہا گمان گرا گو یا زمین الٹ گئی اور آسمان گرا</p>	<p>آفت کا سامنا تھا جداجہ حسن ہوئے گھر بھی چھٹا حسین غریب اطل ہوئے</p>
<p>۵۵۹ اگر لائی کیا جو ایک اٹھا دے لیا مل کئے شہر سے کو آئینہ کو رہا سکون ان جان خیریتے شہرین فدا سب کیا سب کہ رتی کو نہو باجا</p>	<p>۵۶۰ سب سے اٹھا گیا جو تہا پرست قبا رہا تاج بھر گھر کا بندہ پرست زور نیا کھلانے لگے جیسے جو پرست سکھوئے بعد اوزانے سے دھانکے</p>	<p>۵۶۱ کاک فضا ہو کر کو مہر شہریت بے سریت و سرور تانی ہو کر شہریت پنجہ سے تہ جاک کہ دین نکلیاں سر مردہ چاہوں اور باقی و خیریت</p>
<p>کیون آج جو اس ہو کیون رنگا زور ہو امان خدا نخواستہ کیا دلمین دروہے</p>	<p>حقی حمل سے کہ پہلو سے زہر اپہ زور گرا زندہ تڑپے ٹپ کے سکھ سے پسر گرا</p>	<p>باقی رہیں نہ چار حدین جب تو کیا رہا اک مصرعہ محسن آل عباس رہا</p>

<p>۱۰۰ چو بچہ سو گریہ کیا فاطمہ کا تا خدا خدا میں لے گونہ نہا جہ بھی کرنے پائے کہ ابو بخور بیاہ مولا نے غلط رس کی لیا بیاہ</p>	<p>۱۰۱ چو بچہ سو گریہ کیا فاطمہ کا تا خدا خدا میں لے گونہ نہا جہ بھی کرنے پائے کہ ابو بخور بیاہ مولا نے غلط رس کی لیا بیاہ</p>	<p>۱۰۲ چو بچہ سو گریہ کیا فاطمہ کا تا خدا خدا میں لے گونہ نہا جہ بھی کرنے پائے کہ ابو بخور بیاہ مولا نے غلط رس کی لیا بیاہ</p>
<p>۱۰۳ نہج کیا بخت کا نہ سو بخت گئے یہ تنگ ہو کر اپا جمل کی طرح گئے</p>	<p>۱۰۴ چچین حسین کی پیاری ہنرمین ہر روز انہیں ابھی سہاری ہنرمین</p>	<p>۱۰۵ قربان تجھ پر رسالت پناہ ہو پونچا دے ایک دینس جو دودھ کی ماہ ہو</p>
<p>۱۰۶ غداہ صیف غی بھارت امان وان کی زمین پناہ کروا کر امان وان صوبہ خزان جلتے تھے اچان وان باریق تھے شہر باریق ہو جان</p>	<p>۱۰۷ گو گو ساؤ کو کو بوش کی بجاہ گو گو ساؤ کو کو بوش کی بجاہ گو گو ساؤ کو کو بوش کی بجاہ گو گو ساؤ کو کو بوش کی بجاہ</p>	<p>۱۰۸ غداہ صیف غی بھارت امان وان کی زمین پناہ کروا کر امان وان صوبہ خزان جلتے تھے اچان وان باریق تھے شہر باریق ہو جان</p>
<p>۱۰۹ دیا بھی گرم کس سے تھا آفتاب کے برپا کئے تھے اپنے نیچے جا کے</p>	<p>۱۱۰ بیتی پدر سے رخ و سبب پٹ پٹا کشتی بول کی کسی گل سن اٹھ</p>	<p>۱۱۱ خوش چہ جہا میں بین ایک دم رہوں نانا کے مان کر پا کے زیر قدم ہوں</p>
<p>۱۱۲ سا بھو ششہ ششہ ششہ ششہ ملا آوین رہت میں ششہ ششہ بھو ششہ ششہ ششہ ششہ بھو ششہ ششہ ششہ ششہ</p>	<p>۱۱۳ بیکے روتے جلتے تھے گونہ نہا دل تھا خالی است تو نہ تو نہا بیکے روتے جلتے تھے گونہ نہا دل تھا خالی است تو نہ تو نہا</p>	<p>۱۱۴ بیکے روتے جلتے تھے گونہ نہا دل تھا خالی است تو نہ تو نہا بیکے روتے جلتے تھے گونہ نہا دل تھا خالی است تو نہ تو نہا</p>
<p>۱۱۵ بستی نظر آتی تھی سستے اجازت تھے یار یک گرم راہ میں تھی یا ہماڑ تھے</p>	<p>۱۱۶ مطلب ہے کہ قیغ ستم سے گلائے مشتاق ہوں کہ جلد کمین کر بلائے</p>	<p>۱۱۷ او تو کہ قن سے سر کے اوڑھ لیا جائے یہ اوسا لکان راہ خدا کر بلا ہے یہ</p>

<p>۱۰۰          دھڑ دھڑ سے چوڑے سر پہ چھائی          سر کو کیا نہا گیا ملک شہادت کا          رافقہ تھا کہ باوصی خاکسار اور گائی          مرزا اعتبار از روز میں تو ہوا کر گئی</p>	<p>۱۰۱          چلے شہر کو نہ چھوڑیں          جہاں سے تھر تھر چلے          سہیلی جو راز کیچے رافقہ نہیں          غم نہ چھوڑا گیا ہے کس طرح علی جا</p>	<p>۱۰۲          یکے لڑتے لڑتے شہر کا قتل گاہ          فرار ہوا سب سے عباس          دھڑ دھڑ سے چلے گئے          جان کی جان کا کہیں برکات نہ</p>
<p>۱۰۳          صورت بھری جوا کہیں نہ ہر اک جہاں کی          نکلے آئی عاف صدامے ہاؤ کی</p>	<p>۱۰۴          ڈر کر سیکر جان رہا کھی جاتی ہے          ہر جویہ کس کے روئی کا دار تاتی ہے</p>	<p>۱۰۵          دم آٹھ ہیں کہ جی کے نواسے ہیں          لنگر کے کوئی جھم سے بھوکے پالیس ہیں</p>
<p>۱۰۶          نفاٹو ابوند سے دور آکر اس عمارت          جگہ سے چھوڑ دینا تو جو کو جواب          اس غم سے چھوڑ دینا تو جو کو جواب          دینے سے کیا کاک نہ رہا ب</p>	<p>۱۰۷          باتیں کہ بولے شاہ شہنشاہ کو          رافقہ ہو میں بہت شہر کے          جو وہی جو وہی جو وہی جو وہی          اس جگہ سے نہ چھوڑے ہم</p>	<p>۱۰۸          بات یہ بات کہ عباس میں          دیا کا توڑی نہ ہو یا باغ دین          تھاکا صحت ہو نہ کہ نہیں          کھانے کا کھانے کا کھانے کا</p>
<p>۱۰۹          اکون رخ ہونے چھوڑ شیر جانی کا          ہونا نہیں آگیا ہے سفینہ نجات کا</p>	<p>۱۱۰          نام سے سن چکے ہیں میں بلی پاک          شیشے میں سرسہرہ میٹکی خاک سے</p>	<p>۱۱۱          دس نہیں ایک قبر کی جا چاہیے ہیں          دریا پہ کیا ہے قرب خدا چاہیے ہیں</p>
<p>۱۱۲          ہنسے شہر سے ہنسنے کو ہر کوئی          سر آواز سے کہہ کر ہنسنے کو          ہنسنے کو ہنسنے کو ہنسنے کو          ہنسنے کو ہنسنے کو ہنسنے کو</p>	<p>۱۱۳          لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے          ماحول میں ہنسنے لکھنے لکھنے          تب شہر کے ہنسنے لکھنے لکھنے          ہنسنے کو ہنسنے کو ہنسنے کو</p>	<p>۱۱۴          اور لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے          چاکر جو ہنسنے لکھنے لکھنے          ہنسنے کو ہنسنے کو ہنسنے کو          ہنسنے کو ہنسنے کو ہنسنے کو</p>
<p>۱۱۵          کچھ خود بخود سیکر نہ آ سونکل پٹے          صفوحی مان کی گود میں اگر کھڑے</p>	<p>۱۱۶          جہیز لے سن جو کے تھو دیا دین          خوش اور کوئی ہو کہ دھو ہوتا دین</p>	<p>۱۱۷          یا بھائی جو میں کوئی تاہو نہ جائے          پیاسے اگر دین تو دین اگر نہ جائے</p>

<p>منازی کی توجہ میں غرضی ہوا استادہ کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا چکی بیان غرضی ہوا</p>	<p>گدڑی کی توجہ میں غرضی ہوا ادب کی توجہ میں غرضی ہوا میت کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا</p>	<p>سنگ کی توجہ میں غرضی ہوا سنگ کی توجہ میں غرضی ہوا سنگ کی توجہ میں غرضی ہوا سنگ کی توجہ میں غرضی ہوا</p>
<p>تھا تو را بہ عالم بالارین سے دیکھو سر آسمان نے نکالارین سے</p>	<p>ہاشم سے بایں امان ہوا پر دیوں پر آب وان ہوا</p>	<p>دور پر غرضی ہوا بجائیں غرضی ہوا</p>
<p>غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا</p>	<p>غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا</p>	<p>غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا</p>
<p>گھوڑے سب سول کے پیارے تھے گویا قمر کے ساتھ تھے اور تھے</p>	<p>کیا کیا حد کے غرضی ہوا پر لی سکینہ پائے غرضی ہوا</p>	<p>آگے تو غرضی تھے سنگے البتہ تھے</p>
<p>غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا</p>	<p>غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا</p>	<p>غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا</p>
<p>چہرہ کی منو سے چار طرف لڑھکا گیا آگے ہوشہ تو چاند تار دن میں گیا</p>	<p>دنیائے غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا</p>	<p>غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا غرضی کی توجہ میں غرضی ہوا</p>



<p>علا علیکم بوزنان بوزاب خود پیشتر قین خود فلک جناب پڑھنے لگانے جو نہر کا آفتاب تھامی علم کو گاڑے عباسی رکاب</p>	<p>کس کی لاد و لڑائی کا کیا ہے اشیاں سبھی مجھ سے عرب لڑے دیا کی سمٹنے کی کیا تھک لڑے دودھ کی بھری پیٹ کی کیا غلبے</p>	<p>کھلے منہ جی و جا پھر کسے جلال ایسے لڑے کہ ہو گیا میدان ابو مال سنگ و پتھر لگا کر ایسی بیج پڑا دل لاشے ملے کہ رو جین تھامی کا دل</p>
<p>زین روشنی سے خانہ پر ناز ہو گیا چمکی جو برق حسن فلک طور ہو گیا</p>	<p>بیدار بھی ہوئے تو یہ جو ہر دکھا گئی لوہے کوشل تیر و زندہ چب لگئی</p>	<p>آئی صدایہ دل سے کہ صدی بڑی ہوئے ہیں خاک پر کیجے کے دکڑے پر ہوئے</p>
<p>خانی علی گشتن باغ اردو چلا غنی چینیو سنگا جان سے بچ چلا نہ بکے ساتھ نسا جاہ و شہر چلا غل پر کیا حنین سولے چلا</p>	<p>شیر کی چھلکے کے کھنکھارے بھاگے وہ لوگ چھوڑ کے شہر چلا راکھو نین کا کوئی کر سکا نہ د خود پر کیا حنین تھا علی د</p>	<p>اب حال غریب مجھے حضرت سنبھالے کیونکہ یہ جبر باد کوئی نہ پالے میں نے جی با کین کے سے پالے لش و افکار علی کو نکالے</p>
<p>کل کر گئے سفر دل پروا نہ رہ گیا دوا سرتا بہار گئی باغ رہ گیا</p>	<p>دھڑکتے تھے وہ مجمع قوم ہول میں گھوڑوں کو عرض میں تو سوار کو طول</p>	<p>فریاد لڑے جسے جینے کی چاہ ہو ایہ دل دعا یہ کر کہ نہ امت تباہ ہو</p>
<p>جہاد مجاہدین ہوئے وہ کھنکھار مٹی گلشن سول خاں پر ببار میدان کین کین ہوئے وہ کھنکھار سیران گونہ پڑے وہ کھنکھار</p>	<p>وہ ناموران بن ہوئے کسے کو خان یہیں لڑے عقل کے فزند کو خان جتنے کسے بے ناز وہ چب لگائی خان وہ میدان علی کے ہوئے چب لگائی خان</p>	<p>ہم ان خوش بین اب نہیں ہو لائیں ہم نے لڑے کہ ہو گیا اسکا کھنکھار جہاد میں رہنے سے پائی لائیں نہیں یہ بد بابہ کہ ہوئے کھنکھار</p>
<p>سینو لسنے کے تیر کی سران گذر گئیں اوجلی قبا میں غازیو کی جوین بھر گئیں</p>	<p>سینو نہ زخم تیغ و سان کھا کے مر گئے نقشہ علی کی جگ کا دکھا کے مر گئے</p>	<p>چاہوں تو مہو جرن بھی طوافی نوح کا پر کیا کروں کہ خوش نما کی روح کا</p>



<p>۱۴۰ ایمان صلیحہ لکھنے کا چین خاکیم درویشی میں لکھنے چین بدست ہونے سے عیاس من چین زارا سے لڑائی کا لکھ چین</p>	<p>۱۴۱ خاکیم لکھ کر کیا غارت خانہ لکھ لکھ ہاگہ دو جان جس سے لکھ لکھ دوران لکھ کر اب جو کھڑو لکھ لکھ کھیا اچھین لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۴۲ بھول کر کیا نام نہ لکھ لکھ لکھ دوران لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ ہم غفلت و قیاس میں لکھ لکھ لکھ حاضر میں لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>۱۴۳ مارانہ دم اچھین کی شفاعت کے واسطے یہ سب تم سے فقط امت کے واسطے کیتے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ نیر خاں سے لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۴۴ جلدی و ہمدردی سے لکھ لکھ لکھ کھوڑ کی باگ عظام کے حضرت لکھ لکھ دونوں چال ایک ہی لکھ لکھ لکھ چم و نہایت دیکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۴۵ اس شکل سے زمین پر بیت کم کم لکھ حکم خدا سے ہو کے عجم جم لکھ کھینچا کرتے لکھ لکھ لکھ لکھ بین غم سے لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>۱۴۶ سبقت اور مرے ہو چکی لکھ لکھ لکھ ہاں و علی کے لال یہ ہنگام لکھ لکھ کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۴۷ رو کو کھیں نظر سوتے دیکھ لکھ لکھ حضرت کی بے کسی پہ کھیں لکھ لکھ کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۴۸ منظور زیست کی کھینچ لکھ لکھ تیری ظفر مہر فوج مدد کی لکھ لکھ کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>۱۴۹ غل پر کیا شہر سو لکھ لکھ لکھ بھاگو مٹھا رہے نے نکالا ہے غا لکھ لکھ کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۵۰ منگل چو تپہ ہو تو اسے پہلے حل کر دے پھر اس ستم کی فوج سے جنگ جہل کر دے کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۵۱ ہاں وقت ذی فتنہ کا امیڈار ہوں میری ہی فتح ہو کہ اسپر نثار ہوں کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کھینچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>



<p>عشق شیر خورشید زلفش مست قدیمش نفس نهالده چو کجی طایر چو کجی کز دانه</p>	<p>عشق چشمه شیشه عطر شیرین خون میکر با بهر دخترین پیش روی ساد و کجا</p>	<p>عشق چشمه شیشه عطر شیرین خون میکر با بهر دخترین پیش روی ساد و کجا</p>
<p>کشته ترے سوسه بین حبیب کشته ترے سوسه بین حبیب</p>	<p>کاشوق گردن جھکائے کاشوق گردن جھکائے</p>	<p>آلوده غل غل آلوده غل غل</p>
<p>عشق الند کریم عشق الند کریم</p>	<p>عشق عشق عشق</p>	<p>عشق عشق عشق</p>
<p>مقدور غریب مقدور غریب</p>	<p>اوٹا گیا بجبر اوٹا گیا بجبر</p>	<p>کتاب جو کتاب جو</p>
<p>عشق عشق عشق</p>	<p>عشق عشق عشق</p>	<p>عشق عشق عشق</p>
<p>غریب جو غریب جو</p>	<p>کیون پہلو کیون پہلو</p>	<p>پیش نور پیش نور</p>



# فاتحہ الطبع از ابو ناظم مولانا محمد حامد علی خان صاحب حامد شاہ آبادی

## محققہ علمہ تصحیح مطبع

کل عین بالکیتہ یوم القیمۃ بکلت علی حسین فناھا ضاکطۃ مستبشرۃ بنعیمۃ بحجۃ  
 خوشحال گریہ کنندگان بر مصائب خاص آل عبا و جنائمال ماتم و دران جناب سید الشہداء علیہ التعمیدۃ و الشاکر جوہر سال  
 بلکہ ہر ہر اپنے جان و مال کو صرف کر کے تمام اہلبیت کو کمال کرتے ہیں اور باندک توجہ خاطر خواہاں تعداد و تفسلی حاصل  
 کرتے ہیں محب طرح کا وسیلہ بخشش غم حسین ہے کہ مصداق لفظ تنباکی یہی حصول جنت فرض عین ہے۔ معنوم المعقور  
 فقط عاشقان حسین ہیں جبکہ مزاج خود رسول انبیین فی الحقیقت ہے حسین جان گرامی فدائے امت کردہ  
 دوست است انت اگر جان کند ذہاے حسین + چونکہ روزگار دانا عمدہ ارکان مغفرت سے ہے اور بغیر ذکر اہلبیت علیہم السلام  
 ممکن نہیں ایسا سٹے اکابر دین کے صدائے کتب میں مصائب آل عبا میں تصنیف و تالیف فرمائیں اور مخلصانہ ان کے اکثر کتب  
 معوضہ طبع میں بھی آئیں لیکن فی زمانہ طریقہ رشیدی کوئی کا شاعرانہ ذی کمال نے نکالا ہے۔ اگر نظر انصاف دیکھو تو طرز  
 سے نرالا ہے۔ اگرچہ دادی ناہید انکار اور دشت پر خوار میں فن خاص میں ہر ایک نے کتب کو آگے بڑھایا مگر مشل  
 گوش پر کار جہان سے چلے تھے وہیں پر پھر لکھو یا بلا کا ریں مضامین فصاحت و بلاغ کا وہ بلا سٹل کا ملین منجہ اشاعرین  
 سلطان الاداکرین افضل انبیین انے روز خفی و جلی جناب میر میر علی صاحب مغفرت تخلص آیتس اسکنہ اللہ  
 بمحبوبۃ الفرائدیں نے اس بادیہ وشت خیر نے اور بیدارے ہلاکت انگیز کو بحال آسانی ملے کیا۔ اور بر سواران ملک نا  
 ہوس کے کیستہ غم کہے کیا الحق کہ اس فردوسی ہند کا کلام بلاغت نظام عجیبہ تاثر ہے کہ سامعین کے دلون پر ایک کیفیت  
 دہید پیدا کرتا ہے۔ اسی سبب ہر غریب و کبیر کے سخن کا دم بڑھتا ہوا زبان کا ہر شخص اس امر کا متقی تھا کہ کسی طرح سے اس میں کلام  
 یکجا فرم ہو لیکن اس میں ہی کو زکریا اور جہد طبع و درکار تھا پس بوجیل مراد و استبداد شائقان اہلی طبع فیض مجمع بحر حبت  
 و صلا قلم فتوت و احکام مقبول اہل شہر عشق فول کشور صاحب ہی آئی۔ امی کجھانی نے اس امر پر اصرار  
 اپنی ذہنیت و الامتد بربا اور ہندوان ہزار کو شمش اور صفت زکریا سے ایسے مثنویں کا تہرہ جمع کیے کہ کسی کے  
 ہم و خیال میں بھی نہ تھا۔ اور فی الواقع اگر کلام بلاغت انصاف اس میں کار نیر طبع ذاکا تو بیجا ت احکامات



ایسے بالکل کا متوا۔ اب شائقین کو تجارت ہو کہ جیل کلام کا جمع ہوتا شمار عدد و مال اور وزن جبال  
کیل بکار کے برابر تھا وہ در شاہوار اب کوڑیوں کے ٹول ہو گیا اور اس افراط کے ساتھ کہ چار ملین اس  
کلام بلاغت انضمام کی معرض طبع میں اگر مطبوع خلافت ہو بین اور واسطہ صحت ان مرفیوں کے جامع  
علوم عقلی و نقلی جناب مولوی سید تصدق حسین صاحب رضوی کو مالک مطبع موصوف نے مقصود  
کیا اور آٹھوں نے بھی حتمے الوسع اتنی مدت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا اگرچہ سہو و خطا  
پر شخص کے آب و گل میں سرشت ہے۔ اور جس سے خطا نمودہ آدمی نہیں فرشتہ ہے۔ لیکن کیسب  
ہے کہ کوئی مصرعہ بے تک بے معنی اور ناموزون دریا ہوا یا نہ نہ صاحبان ہم اور والیان کرم بے  
خواستگاری ہے۔ کہ اگر سبب خلقات منقول کہیں سہو و خطا ہو گئی ہو تو دو امن عقود اصلاح سے  
مستتر فادین لان العذر عند کرام الناس مقبول و مامول۔ چونکہ اس کلام کا ایک  
زمانہ مشتاق تھا بجز طبع تمام جلدیں دست بدست پہنچے شائقین ہو گئیں اور پھر اسی طرح اشتیاق پیدا  
ہوئی رہا چنانچہ یہ جلد نہایت مرتبہ میرائیس کی حسب خواہش شائقین یا تمکین کے مطبع منشی مولیٰ محمد  
واقع کان پور میں لایا گیا۔ لیکن اسے القاب سے بہادر منشی پراگ ترائیں صاحب بھارہ  
مالک مطبع دائم اقبالہ باہتمام نیاٹ شام ناتھ صاحب بھارہ منشی سید عابد باہر چاہم چسپالی گئی فقط

لیکھ طبع اولیٰ و متحرر منشی بالکرام صاحب خیر شوقیادگار حضرت لکھنوی مصرعہ طبع مطبع

میرائیس شاعر بکیتاے روزگار از لہر ز خوش نمود ادا حق زدم را بر منبر نشسته جو خواند او ز باغی بلند سوم در مشہ اشش طبع شد کہون حکم گستر ز سر زمین گشت نوم خوان	بھٹاے او بر شیبہ گوئی و گر تخواست شہرہ دہی زمانہ چوکیم در استراست شہر یادو کا لہڑاہل غزایک بیک تخواست تاریخ سال طبع نویسم دلم خواست این صدق و اخلاص شہیدان کر بلاست
---	---